مسنون نماز
اور
مقبول دعائیں

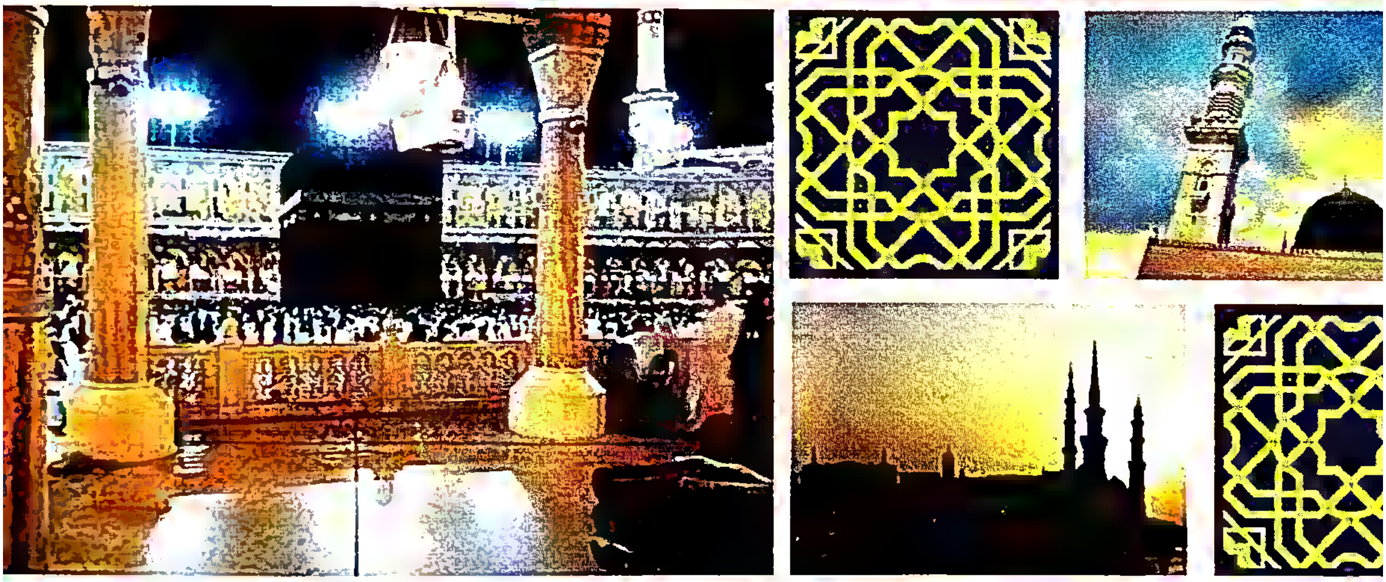

مفتی محمد نعیم

استاذ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
خطیب جامع مسجد عسکری 7 ملیر کینٹ کراچی

ناشر
مکتبۃ النور کراچی

مسنون نماز

اور

مقبول دعائیں

مفتی محمد نعیم

استاذ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

خطیب مسجد توحید ڈیفنس آفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی ملیر کینٹ کراچی

مکتبۃ النور کراچی

Mob: 033[illegible]-2375446 - 0300-3674495

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب — مسنون نماز اور مقبول دعائیں

نام مؤلف — مفتی محمد نعیم

سرِورق — لومینز گرافکس

کمپوزنگ — فاروقِ اعظم کمپوزرز کراچی

ناشر — مکتبۃ الانور کراچی 0333-2375446

قیمت —

اسٹاکسٹ

ادارۃ الانور

دوکان نمبر۲ پلاٹ نمبر GRE 672/4 انور مینشن بنوری ٹاؤن کراچی

Ph: 092-21-4914596 - 4919673 Cell: 0300-2573575

E-mail: Idaratulanwar@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

یہ کتاب میں اپنے والد صاحب مرحوم کے نام منسوب کرتا ہوں جو سادہ مگر قابلِ رشک زندگی گزار کر اپنی آخرت سدھار گئے۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو والد ماجد مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں اور ان کی بال بال مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرضِ مؤلف

نحمدہ ونصلّی ونسلِّم علی رسولہِ الکریم!

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ ناکارہ کی تالیف "تفہیم الفقہ" (حصہ عبادات) شائع ہو کر جس وقت منظرِ عام پر آئی تو حضرات اہلِ علم، طلباء کرام ور اہلِ محبت نے اسے بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اپنی مخلصانہ دعاؤں سے سرفراز فرمایا۔

اور یہ بات ناچیز کے علم میں آئی کہ طباعت کے بعد جلد ہی بعض مقامات پر اہلِ علم وفضل نے اس کتاب کو اپنے حلقۂ درس میں شامل کر لیا ہے اور "تفہیم الفقہ" کے آسان اور دلنشین اسلوبِ بیان نیز دلچسپ اور بصیرت افروز عملی مشقوں (Exercises) کے ذریعے جدید تعلیم یافتہ طبقے کو احکامِ اسلام کے ضروری حصے سے روشناس کرنے کا آغاز کر دیا ہے۔ ولِلّٰہ الحمد علی ذالك۔

چونکہ یہ کتاب مدارسِ عربیہ کے طلبۂ کرام اور عصری علوم کے شائقین اسکول و کالجز کے طلباء دونوں طبقوں کے لئے درسی اصول کے پیشِ نظر لکھی گئی ہے۔ لہٰذا اصل مضامین کے ساتھ ساتھ عملی مشقوں کے مل جانے سے اس کی ضخامت اور حجم کا بڑھ جانا فطری بات تھا، بعض مخلص احباب کی طرف سے یہ تقاضا بڑی شدت سے پیش کیا گیا کہ اس کتاب میں سے صرف "نماز" کے مسائل کا ایسا حسین انتخاب ہو جائے اور ساتھ ساتھ مشکلات میں جکڑی ہوئی انسانیت کے لئے ایسی "مقبول دعاؤں" کے مجموعہ کا اضافہ کر دیا جائے تاکہ یہ کتاب ہر گھر میں موجود ہو، بچہ بچہ اس سے مسائل سیکھے، دعائیں یاد کرے، غموں، دکھوں سے مارے ہوئے لوگ روحانی و جسمانی شفا

حاصل کریں اور ٹوٹے ہوئے دل جڑ جائیں۔

مولائے کریم کا بڑا احسان ہوا کہ ناچیز کے ہاتھوں ''مسنون نماز اور مقبول دعاؤں'' کے نام سے ایسا مجموعہ تیار ہوگیا جس سے قدردان آدمی بہت کچھ حاصل کر سکے گا، اللہ کی رحمت سے بڑی امید ہے کہ یہ انتخاب بہت سے زخموں کے لئے مرہم اور بہت سے غیر محفوظ لوگوں کے لئے محفوظ قلعہ ثابت ہوگا۔

اس کتاب کی تالیف میں بنیادی طور پر ناکارہ نے قرآنِ کریم، صحاح ستہ و دیگر کتبِ احادیث، الحزب الاعظم، حصن حصین، مناجاتِ مقبول، پرنور دعائیں، حصن المسلم، احکامِ میت، مسائل بہشتی زیور اور اپنی کتاب تفہیم الفقہ سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کتابوں کے مصنّفین کو اپنے شایانِ شان جزاء خیر عطا فرمائیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس حقیر کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں اور اس کو ناچیز، اس کے محترم والدین، اساتذۂ کرام، مشائخ عظام، اعزہ واحباب، محسنین اور معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنا دے۔ اور اللہ تعالیٰ اس تالیف کو مسنون نماز کے ذریعے مسجدوں کی آبادی و رونق اور مقبول دعاؤں کے ذریعے دنیاوی اور اخروی چین وسکون کا ذریعہ بنا دے۔ اور نماز و دعا کے اس حسین امتزاج میں حیاتِ طیبہ سے لطف اندوز فرمائیں۔ آمین۔

محمد نعیم

استاذ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

خطیبِ مسجد توحید ڈیفنس آفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی فیز ۱۱

ملیر کینٹ کراچی

شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ بمطابق ۱۴ ستمبر ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعائیہ کلمات

جامع المحاسن ولی کامل سیّدی حضرت اقدس ڈاکٹر محمد صابر صاحب سکھروی مدظلہ العالی

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ الکریم!

اسلام قبول کرنے کے بعد ایک مسلمان پر سب سے پہلے جو فریضہ عائد ہوتا ہے وہ ''نماز'' ہے اور یہی وہ فریضہ ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن سب سے پہلے سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کی اس عبادت میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ اگر اسے اُن تمام مسائل اور احکام کے مطابق ادا کیا جائے جن کا نماز میں خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے تو یہ ایک مسلمان کی دینی زندگی میں عجیب وغریب انقلاب برپا کرتی ہے، بے حیائی اور برے کاموں سے اسے روک دیتی ہے، صاف ستھری اور پاکیزہ زندگی کے حصول کے لئے پہلی سیڑھی ایسی ''نماز'' ہے جس میں اس کے ظاہری اور باطنی آداب کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہو —— ایک ایمان والا آدمی جس طرح نماز کے ذریعے اللہ جل شانہ کے حضور اپنی عاجزی وانکساری کا اظہار کرتا ہے اسی طرح ''دعا'' کے ذریعے عزت وجلال والی بارگاہ میں اپنی انتہائی ذلت اور پستی کا اظہار کرتا ہے —— یہ عاجزی وانکساری، یہ ذلت وپستی ہی عبادت کا مغز اور روح ہے۔ جس کے ذریعے انسان رحمتِ خداوندی کا موردِ بن جاتا ہے۔ دعا کے ذریعے اللہ جل شانہ کے حضور عاجزی وانکساری کا جو بے مثال انداز ''مسنون دعاؤں'' میں ملتا ہے اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی —— آقائے دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

دعاؤں کے ذریعے امتِ مسلمہ کو ایسے محفوظ قلعے عطا فرمائے ہیں جن کے ذریعے ہر مسلمان براہِ راست اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اپنی ہر وہ مراد حاصل کر لیتا ہے جسے وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں اضطرار اور بے چینی کے پردوں میں چھپائے ہوئے ہوتا ہے ـــــ نماز اور دعا دو ایسی عبادتیں ہیں جو خالق ومخلوق کے درمیان گہرا تعلق استوار کرتی ہیں۔ نماز اور دعا کی اہمیت کے پیشِ نظر میرے عزیز مولوی مفتی محمد نعیم سلمہ اللہ تعالیٰ اپنی تازہ تالیف ''مسنون نماز اور مقبول دعائیں'' کے نام سے منظرِ عام پر لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تالیف کو قبول فرما کر آخرت میں بلا حساب وکتاب نجات کا ذریعہ بنا دیں۔ عامۃ المسلمین کو خوب خوب استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میرے عزیز کو صحت وعافیت اور کامل خلوص وصدق کے ساتھ مدتِ مدید تک دین کی اعلیٰ سے اعلیٰ خدمات کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور مؤلف کو ہر قسم کے شرور اور فتنوں سے محفوظ فرما کر صحت وسکون کی دولت سے مالا مال فرمائیں ـــــ آمین۔

احقر محمد صابر عفی عنہ
خانقاہ مسیحیہ باغِ حیات سکھر
۱۵؍شوال ۱۴۲۶ھ

فہرستِ مضامین

انتساب 3
عرضِ مؤلف 5
دعائیہ کلمات 7
فہرست مضامین 9
وضوء کے احکام 15
غسل کے احکام 26
استنجاء کے احکام 13
تیمم کے احکام 38
نجاستوں کے احکام 47
نماز کے احکام 52
نمازوں کے مستحب اوقات 58
نماز کی شرائط کا بیان 62
مفسدات (نماز کو توڑنے والی چیزوں) کا بیان 77
جماعت کے احکام 84
سترہ کے احکام 108
وتر کے احکام 110
نفل نمازیں 112
مسافر کی نماز کے احکام 118
قضا نمازوں کے احکام 124
مریض کی نماز کے احکام 129
سجدۂ سہو کے احکام 133

سجدۂ تلاوت کے احکام 139
صلوٰۃ الاستسقاء کے احکام 144
صلوٰۃ الکسوف کے احکام 147
عیدین کے احکام 149
جماعت کی نماز میں شامل ہونے کا بیان 155
نمازِ جمعہ کے احکام 159
میت کے احکام 167
تکفین کے احکام 176
نمازِ جنازہ کا بیان 182
تدفین کے احکام 184
شہید کے احکام 195
مقبول دعائیں 205
اہل وعیال کی سعادت مندی کے لئے دُعا 205
والدین کے لئے دعائے خیر 205
نیا کام شروع کرتے وقت یا کسی نئی جگہ میں داخل ہوتے وقت دُعا 206
بیت الخلا جاتے وقت دُعا 206
بیت الخلا سے نکلتے وقت دُعا 206
وضو کے دوران دُعا 207
وضو کے بعد دُعا 207
مسجد میں داخل ہوتے وقت دُعا 208
مسجد سے باہر نکلتے وقت دُعا 208
فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دُعا 208
شام کے وقت کی دُعائیں 210
گھر میں داخل ہوتے وقت دُعا 210

کھانے کے بعد دُعا 211
کپڑے بدلتے وقت دُعا 211
نیا کپڑا پہنتے وقت دُعا 211
آئینہ دیکھتے وقت دُعا 212
گھر سے باہر جاتے وقت دُعا 212
جب بازار میں داخل ہو 214
سواری پر سوار ہونے کی دُعا 215
سفر کی دُعا 216
جب کسی نئی بستی میں داخل ہو 217
کسی منزل پر ٹھہرنے کی دُعا 217
گھر میں داخل ہوتے وقت دُعا 218
نکاح کی مبارک باد 218
بیٹی کی رخصتی کے وقت 219
نئی سواری خریدنے پر 219
نیا ملازم رکھنے پر 220
بیمار کی عیادت کے وقت دُعائیں 220
بخار کی حالت میں دُعا 221
جب اپنا کوئی عزیز وفات پائے 221
جب کوئی کام مشکل معلوم ہو 222
کسی چیز کے گم ہونے پر دُعا 222
مہینے کا پہلا چاند دیکھ کر 223
غصہ آ جانے پر دُعا 223
جب کسی خبر کا انتظار ہو 224
ہر مجلس کے آخر میں دُعا 224

میدانِ محشر میں خوشی حاصل کرنے کی دُعا 226
حالات کی اصلاح اور نفسانی خواہشات سے آزادی کے لئے دُعا 227
سیّدالاستغفار کی عجیب وغریب فضیلت 227
دنیا اور آخرت کے غموں سے نجات 228
قرضوں اور غموں میں جکڑے ہوئے شخص کے لئے دُعا 228
دس غلام آزاد کرنے کا ثواب 229
مستجاب الدعوات بننے کا نسخہ 230
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خدائی تحفہ 230
موت وحیات میں بھلائیوں کا مجموعہ 231
سراپا نورانی بننے کی دُعا 232
سخت مصیبت مین گرفتار کے لئے نسخہ آزادی 233
بارگاہِ خداوندی میں استغفار کا نرالا انداز 233
دُنیا و آخرت کے شر سے حفاظت اور ہر خیر کی طلب 234
نکاح کے لئے مخصوص استخارہ 235
فکر اور رنج دُور کرنے کے لئے دُعا 236
تھکاوٹ دُور کرنے اور مزید توانائی کے لئے دُعا 237
کسی مصیبت زدہ کو دیکھنے کی دُعا 237
بیمار کے لئے دم 238
مریض کے لئے تحفۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم 238
روحانی ونفسانی امراض سے خلاصی کی دُعا 239
نعمتوں کے زوال اور ناگہانی آفات سے بچنے کی دُعا 240
بُرے پڑوس سے حفاظت کی دُعا 240
دینِ اسلام پر استقامت کی دُعا 241
بُرے وقت اور بُرے ساتھی سے پناہ 241

سفید کپڑے کی طرح دل کی صفائی کی دُعا 241
دِین ودُنیا کی اصلاح کی درخواست 242
باہمی الفت ومحبت کے حصول کی دُعا 243
نعمتوں میں اضافہ اور حصولِ عزت کی دُعا 243
اللہ تعالیٰ کی محبت کا والہانہ سوال 243
علم نافع کے حصول کی دُعا 244
صاف ستھری زندگی اور بہترین موت کی دُعا 244
بڑھاپے کی زندگی میں آسودگی کی دُعا 245
ہر کام میں اچھے انجام اور دُنیا وآخرت میں ذلت سے حفاظت کی دُعا 245
اپنی نظر میں حقیر اور دوسروں کی نظر میں معزز ہونے کی دُعا 245
عافیت کی دُعا 246
ناگہانی حادثات سے بچنے کا مجرب عمل 247
دُشمنوں وشر پسندوں سے حفاظت کی آزمودہ ومقبول دُعائے انس رضی اللہ عنہ .. 247
جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال 250
شریعت پر عمل پیرا ہونے میں کمزوری اور سستی دُور کرنے کی دُعا 250
اگر کسی عیب کے ظاہر ہونے سے رُسوائی کا خوف ہو 251
اللہ تعالیٰ کے احکام سے متاثر نہ ہونے والے سخت دل کے لئے دُعا 251
ظاہری تندرستی کے ساتھ ساتھ روحانی صحت کا سوال 251
اللہ کے ذکر اور تلاوتِ قرآن سے پہلے یہ دعا کرے 252
ہر مشکل کام میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دُعا 252
اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھوں کا سوال 252
اچانک موت اور ناگہانی آفت سے بچنے کی دعا 253
قرآن کریم کے ساتھ گہرے تعلق کی پہلے دُعا 253
گمراہی سے حفاظت کی دُعا 254

خیالات کی بیماری سے پریشان شخص کے لئے دُعا 254
برے اور مکار دوست سے بچنے کی دعا 254
ہر مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ساتھ 255
موت کی سختی سے حفاظت کی دُعا 256
وبالِ جان بن جانے والے اہل وعیال اور مال ومتاع سے حفاظت کی دعا 256

وضوء کے احکام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ۔ اور اپنے سروں پر (گیلا) ہاتھ پھیرو۔ اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ۔“

اور جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

”لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّا“

(رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی نماز کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتے جب تک وہ وضو کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔“

وضو کا معنیٰ: ”وضو کا لغوی معنیٰ ہے اچھی طرح پاکیزگی اور صفائی حاصل کرنا۔ اور اصطلاحِ شرع میں وضو اسے کہتے ہیں کہ پانی سے چہرہ، ہاتھوں اور پیروں کو دھونا اور سر کا مسح کرنا۔“

وضو کی اہمیت: ”نماز وضو کے بغیر جائز نہیں اور قرآن مجید کو وضو کے بغیر چھونا جائز نہیں ہے، جو شخص ہر وقت باوضو رہتا ہے تو اس کو ہر وقت باوضو رہنے کا ثواب ملتا ہے

اور اس کے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں۔"

وضو کے ارکان:

وضو کے ارکان یعنی فرائض چار ہیں:

① چہرے کو ایک مرتبہ دھونا۔ اور چہرے کی حد یہ ہے کہ پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔

② ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ایک مرتبہ دھونا۔

③ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

④ پاؤں ٹخنوں سمیت ایک مرتبہ دھونا۔

وضو کے صحیح ہونے کی شرائط:

وضو کے صحیح ہونے کے لئے تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ ان میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔

① جن اعضاء کو وضو میں دھونا واجب ہے ان اعضاء پر پانی بہانا، محض تر کرنا کافی نہیں۔

② اعضاء پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو پانی کو کھال تک پہنچنے نہ دے مثلاً ناخن وغیر پر آٹا، ناخن پالش، موم بتّی یا پینٹ وغیرہ کا لگا ہونا۔

③ جن چیزوں سے وضو باطل ہوتا ہے ان کا نہ پایا جانا۔ اگر دورانِ وضو بھی کوئی ایسی چیز پائی گئی جن سے وضو باطل ہوتا ہے تو از سرِ نو وضو کرنا پڑے گا ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ مثلاً سر کا مسح کرنے کے بعد منہ یا ناک سے خون نکل آیا یا ہوا خارج ہوگئی تو از سرِ نو وضو کرنا پڑے گا۔ اگر ان افعال کے سرزد ہونے کے باوجود وضو کو

جاری رکھا اور پاؤں بھی دھو لئے تو یہ وضو صحیح نہیں ہوگا۔

وضو کی سنتیں:

وضو میں درجِ ذیل کام کرنا سنت ہیں۔ وضو کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہو تا کہ اس کا وضو کامل ہو جائے اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو۔

۱ وضو شروع کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرنا۔

۲ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا۔

۳ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔

۴ مسواک کرنا۔ اگر مسواک نہ ملے تو پھر اُنگلی یا موٹا کپڑا استعمال کرنا۔

۵ کلّی کرنا۔ (تین مرتبہ)

۶ ناک میں پانی ڈالنا۔ (تین مرتبہ)

۷ اگر روزہ نہ ہو تو کلّی میں غرغرہ کرنا اور ناک میں کچّی ہڈّی تک پانی چڑھانا۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۸ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔

۹ سارے سر کا مسح کرنا۔

۱۰ اپنے کانوں کا مسح کرنا (جس کا طریقہ یہ ہے کہ شہادت والی اُنگلی سے کان کے اندر کا مسح کرے اور انگوٹھوں سے کان کے اُوپر کا مسح کرے۔ یاد رہے کہ کان کے لئے الگ سے پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سَر کے مسح سے جو پانی بچا ہے وہی کافی ہے۔)

۱۱ داڑھی کا خلال کرنا۔

۱۲ اُنگلیوں کا خلال کرنا۔ پاؤں کی اُنگلیوں میں خلال کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے پیر کی اُنگلیوں کا خلال کرے۔ دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے

شروع کرے اور بالترتیب بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کردے۔

۱۳ اعضاء کو دھوتے وقت انھیں ملنا۔

۱۴ دوسرے عضو کو پہلے عضو کے خشک ہونے سے پہلے پہلے دھولینا۔

۱۵ اعضاء کے دھونے میں ترتیب کا خیال رکھنا۔ پہلے چہرہ دھونا، پھر دونوں ہاتھ دھونا، پھر سَر کا مسح کرنا اور پھر دونوں پاؤں دھونا۔

۱۶ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھونا۔

۱۷ سَر کے اگلے حصے سے مسح کی ابتداء کرنا۔

وضو کے آداب و مستحبات:

مستحب کی تعریف: ایسا کام جس کے کرنے سے ثواب ہو، نہ کرنے سے کچھ بھی گناہ نہ ہو اور شریعت نے اُن کے کرنے کی تاکید بھی نہ کی ہو۔ ''مستحب'' کہلاتا ہے۔

وضو میں درجِ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

۱ وضو کے لئے کسی اونچی جگہ بیٹھنا تاکہ مستعمل پانی کی چھینٹیں نہ پڑیں۔

۲ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھنا۔

۳ وضو کے کام میں کسی سے مدد حاصل نہ کرنا۔

۴ لوگوں سے بات چیت کرنے سے پرہیز کرنا۔

۵ وضو کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دُعاؤں کا پڑھنا۔

۶ دل سے وضو کی نیت کرتے ہوئے زبان سے بھی کر لینا۔

۷ ہر عضو کے دھوتے وقت ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھنا۔

۸ کانوں کے مسح کے دوران تَر اُنگلی کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا۔

۹ انگوٹھی کو حرکت دینا۔ اگر انگوٹھی ایسی تنگ ہو کہ ہلائے بغیر پانی جلد تک نہ پہنچے

تو وضو کے صحیح ہونے کے لئے انگوٹھی ہلانا واجب ہے۔

۱۰ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا۔ البتہ ناک صاف کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا۔

۱۱ اگر آدمی معذور نہ ہو تو ہر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے وضو کر لینا۔

۱۲ وضو سے فارغ ہو کر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ."

وضو کے مکروہات:

وضو میں درجِ ذیل باتیں مکروہ ہیں:

۱ بلاضرورت پانی زیادہ استعمال کرنا مکروہ ہے۔ خواہ پانی کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

۲ بلاضرورت پانی کے استعمال میں بخل سے کام لینا اور کم استعمال کرنا مکروہ ہے۔

۳ منہ پر زور سے پانی کا طمانچہ مارنا۔

۴ وضو کے دوران دُنیوی گفتگو کرنا۔

۵ وضو میں دوسروں سے تعاون حاصل کرنا۔ ہاں! اگر معذور ہے تو پھر دوسروں سے مدد لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶ ہر مرتبہ نیا پانی لے کر سر کا تین مرتبہ مسح کرنا بھی مکروہ ہے۔

۷ وضو کے دوران آنکھوں یا منہ کو زیادہ زور سے بند کرنا۔ اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کوے میں پانی نہ پہنچا تو وضو نہیں ہوگا۔

وضو کی اقسام:

وضو کی تین قسمیں ہیں:

① فرض ② واجب ③ مستحب

فرض: درجِ ذیل چار صورتوں میں محدث پر وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے:

1. نماز کی ادائیگی کے لئے خواہ نماز فرض ہو یا نفل۔
2. نماز جنازہ کے لئے۔
3. سجدۂ تلاوت کے لئے۔
4. قرآن کریم کو چھونے کے لئے۔ اسی طرح اگر کوئی بے وضو آدمی کاغذ یا دیوار یا کسی اور جگہ لکھی ہوئی آیتِ قرآنیہ کو چھونا چاہتا ہے تو اس کے لئے بھی وضو کرنا فرض ہے۔

واجب: وضو صرف ایک صورت میں واجب ہوتا ہے۔

* بیت اللہ شریف کے طواف کے لئے۔

مستحب: درجِ ذیل صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے:

1. رات کو سوتے وقت تاکہ طہارت کی حالت میں نیند ہو۔
2. نیند سے بیدار ہو کر۔
3. ہمیشہ باوضو رہنا۔
4. ثواب کی نیت سے وضو کے ہوتے ہوئے وضو کر لینا۔
5. غیبت، چغلی یا جھوٹ وغیرہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب ہو جانے کے بعد۔
6. کسی گندے شعر کے پڑھنے کے بعد۔
7. نماز سے باہر قہقہہ لگانے کے بعد۔
8. میت کو غسل دینے سے پہلے۔

٩ جنازہ اُٹھانے سے پہلے۔

١٠ ہر نماز کے لئے الگ وضو کرنا۔

١١ جنابت کا غسل کرنے سے پہلے۔

١٢ جنبی آدمی کے لئے کھانے، پینے یا سونے سے پہلے وضو کرنا۔

١٣ غصہ کے وقت وضو کرنا۔ کیونکہ غصہ شیطان کی وجہ سے آتا ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے۔ لہٰذا اس کو ٹھنڈا کرنے کے لئے وضو مستحب ہے۔

١٤ زبانی تلاوتِ قرآنِ کریم کے لئے وضو کرنا۔

١٥ حدیث شریف پڑھنے یا روایت کرنے سے پہلے۔

١٦ علمِ شریعت (فقہ وغیرہ) سیکھنے کے لئے۔

١٧ اذان دینے کے لئے وضو کرنا۔

١٨ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔

١٩ میدانِ عرفات میں وقوف کے لئے۔

٢٠ ''صفا'' اور ''مروہ'' کے درمیان سعی کے دوران۔

نواقضِ وضو: (وضو کو توڑنے والی چیزیں)

درجِ ذیل صورتوں میں سے کوئی صورت پائی جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

١ سَبیلَین (پیشاب اور پاخانے کے مقام) میں سے کوئی چیز نکل آئے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے پیشاب، پاخانہ اور ہوا وغیرہ۔

٢ بدن سے خون یا پیپ نکلے اور وہ بدن کے اس حصہ کی طرف سے بہہ جائے جس کا دھونا غسل میں واجب ہوتا ہے۔

③ منہ سے خون نکلے اور وہ تھوک پر غالب ہو جائے یا تھوک کے برابر ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

④ اگر قے ہو جائے تو اس کی مختلف صورتیں ہیں:

① اس میں کھانا، پینا یا پت نکلے اور قے منہ بھر کر آئی تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

② اگر قے میں نرا بلغم ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ بلغم کتنا ہی کیوں نہ ہو۔

③ اگر قے میں خون گرے اور وہ پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ خواہ وہ خون تھوڑا ہو یا زیادہ۔

④ اگر جما ہوا خون ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرے اور وہ منہ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر کر نہ ہو بلکہ کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

وضاحت: یہ یاد رہے کہ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر سب ایک ہی دفعہ آتی تو منہ بھر کر آتی تو پھر دیکھا جائے گا کہ متلی (دل کی برائی) برابر باقی ہے یا نہیں۔ اگر متلی برابر جاری رہی تو اس تھوڑا تھوڑا قے آنے سے (جس کی مجموعی مقدار منہ بھر کے ہو جاتی ہے) وضو ٹوٹ جائے گا۔

✦ اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی اور دل سے برائی ختم ہو گئی اور پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سی قے آ گئی اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ ہوا تو اس طرح کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ خواہ ان کی مجموعی مقدار منہ بھر کر ہی کیوں نہ ہو۔

✦ منہ بھر کر آنے والی وہ قے ہوتی ہے جو بڑی مشکل سے منہ میں رکے۔ اگر قے آسانی سے منہ میں رک سکتی ہے تو اسے منہ بھر کر نہیں کہتے۔

۵ لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی ایسی چیز سے سہارا اور ٹیک لگا کر سو جانا جس کے ہٹانے سے آدمی گر سکتا ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۶ بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۷ پاگل ہو جانا۔

۸ نشہ آور چیز کھانے سے اس قدر نشہ آجانا کہ صحیح طریقے سے چلا نہ جائے بلکہ قدم ادھر ادھر ڈگمگاتا رہے تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۹ رکوع سجدے والی نماز میں بالغ آدمی کا بیداری کی حالت میں قہقہہ لگانا۔

* لہٰذا نابالغ آدمی کے قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
* بالغ آدمی نے قہقہہ لگایا ہے مگر وہ نماز رکوع سجدے والی نہیں ہے۔ (جیسے نمازِ جنازہ) تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔
* یا نماز رکوع سجدے والی ہے اور قہقہہ لگانے والا بالغ آدمی ہے مگر نماز کے اندر نیند کی حالت میں قہقہہ لگا دیا تب بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

ہنسی کی اقسام:

۱ ایسی ہنسی جس میں صرف دانت کھل جائیں لیکن کسی قسم کی کوئی آواز نہ ہو اسے عربی میں "تبسم" کہتے ہیں۔ اس سے وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی۔

۲ ایسی ہنسی جس میں اتنی آواز نکلے کہ آدمی خود سن لے اس کو عربی میں "ضحک" کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ وضو نہیں ٹوٹتا۔

۳ اور ایسی ہنسی جس میں اتنی آواز نکلے کہ اگر کوئی شخص قریب ہو تو وہ بھی سن لے اسے عربی میں "قہقہہ" کہتے ہیں۔ اس سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

ایسی اشیاء جن سے وضو نہیں ٹوٹتا:

ذیل میں وہ باتیں ذکر کی جاتی ہیں جو ان چیزوں کے مشابہ ضرور ہے جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر درحقیقت ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

1 ا۔ اگر کسی شخص کے بدن سے خون یا پھوڑے پھنسی سے پیپ اور گندا پانی صرف ظاہر ہوا ہو مگر ابھی اپنی جگہ سے بہا نہ ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ خواہ اس خون یا پیپ کو ٹشو وغیرہ سے صاف کر دیا گیا ہو۔

ب۔ اگر کسی نے زخم، پھوڑے پھنسی سے دبا کر خون نکالا ہے، مگر وہ خون بہا نہیں تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

ج۔ اگر کسی کے زخم سے تھوڑا تھوڑا کر کے خون رس رہا ہو اور یہ شخص کپڑے یا ٹشو سے برابر اس کو صاف کر رہا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اس کے دل کا غالب گمان کیا ہے۔

اگر دل میں یہ بات زیادہ قوت سے آجائے کہ اگر یہ اسے صاف نہ کرتا تو یہ سارا خون جمع ہو کر بہہ پڑتا تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر دل میں یہ بات آئے کہ اگر یہ اسے صاف نہ کرتا تب بھی سارا خون جمع ہو کر اپنی جگہ کھڑا رہتا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

2 سَبِیلَین (پیشاب، پاخانہ کے مقام) کے علاوہ کسی اور جگہ مثلاً زخم یا کان وغیرہ سے کوئی کیڑا نکل آئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

3 کسی آدمی نے بلغم سے قے کی خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

4 اگر کوئی شخص سنت کے مطابق نماز پڑھ رہا ہو اور وہ نماز کی حالت میں سو جائے تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا خواہ وہ قیام کی حالت میں سوئے یا رکوع کی حالت

میں، سجدے کی حالت میں سوئے یا تشہد کی حالت میں۔

وضاحت: یہ مسئلہ صرف مردوں کے لئے ہے اور اگر عورت سجدے کی حالت میں سوجائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۵ اپنے ہاتھوں سے آلہ تناسل کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۶ کسی عورت کے چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

۷ سونے والے شخص کا جھومنا۔

غسل کے احکام

غسل کے فرائض:

غسل کے تین فرائض ہیں جن میں سے کوئی ایک فرض بھی چھوٹ جائے تو غسل نہیں ہوتا۔ وہ فرائض یہ ہیں:

1. کلی کرنا۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا یعنی منہ میں پانی لے کر منہ میں اچھی طرح گھمانا۔
2. ناک میں پانی ڈالنا۔ (یہاں تک کہ ناک کا نرم حصہ اندر سے تر ہو جائے)
3. پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ جسم میں بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

غسل کی سنتیں:

غسل میں درجِ ذیل باتوں کا خیال رکھنا سنت ہے غسل کرنے والے شخص کو چاہئے کہ درجِ ذیل امور کا خیال رکھے تا کہ اس کا غسل کامل طریقے پر انجام پائے۔

1. غسل شروع کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' آخر تک پڑھے۔ ننگے ہونے کی صورت میں کپڑے اتارنے سے پہلے پڑھے۔ یہ نیت کرے کہ وہ طہارت اور پاکی حاصل کرنے کے لئے غسل کرنا چاہتا ہے۔
2. سب سے پہلے وضو کی طرح یہاں بھی اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔
3. اگر بدن یا کپڑوں پر نجاست لگی ہوئی ہو تو غسل کرنے سے پہلے نجاست دھو

ڈالے۔

۴ غسل کرنے سے پہلے مسنون طریقے سے وضو کرے۔ اگر کسی ایسی نشیبی جگہ میں کھڑے ہو کر غسل کرے جہاں پانی جمع ہو رہا ہو تو پھر وضو میں ابھی پاؤں نہ دھوئے۔ بلکہ غسل سے فارغ ہو کر دھوئے۔

۵ اپنے پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔

۶ سب سے پہلے اپنے سر پر پانی ڈالے، پھر دائیں کندھے پر، پھر بائیں کندھے پر ڈالے اور اپنے پورے بدن پر پانی بہائے۔

۷ اپنے جسم کو اچھی طرح ملے۔

۸ اپنا جسم اس تسلسل کے ساتھ دھوئے کہ پہلے عضو کے خشک ہونے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے۔

غسل کی اقسام:

غسل کی تین قسمیں ہیں:

۱ فرض

۲ مسنون

۳ مستحب

غسل فرض کب ہوتا ہے؟

درجِ ذیل چار صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے تو غسل فرض ہو جاتا ہے:

۱ جنابت کی حالت میں انسان پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

۲ عورت جب ''حیض'' (ماہواری خون Menses) سے پاک ہو جائے تو اس پر

غسل فرض ہو جاتا ہے۔

۳ عورت جب ''نفاس'' (ولادت کے خون Delivery) سے پاک ہو جائے تو اس پر بھی غسل فرض ہو جاتا ہے۔

۴ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے۔

غسل مسنون کب ہوتا ہے؟

درجِ ذیل چار صورتوں میں غسل کرنا مسنون ہے۔

۱ جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔ جن پر نمازِ جمعہ واجب ہے۔

۲ عیدین کے دن نماز فجر کے بعد سے ان لوگوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔ جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

۳ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا مسنون ہے۔

۴ حج کرنے والے شخص کے لئے عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

غسل مستحب کب ہوتا ہے؟

مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہوتا ہے:

۱ شبِ برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات کو غسل کرنا مستحب ہوتا ہے۔

۲ لیلۃ القدر کی رات میں اس شخص کے لئے غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلۃ القدر معلوم ہوگئی۔

۳ کسوف (سورج گرہن)، خسوف (چاند گرہن)، کی نمازوں کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۴ ''صلاۃ الاستسقاء'' بارش کی نماز کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۵ خوف اور گھبراہٹ کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

۶ تاریکی چھانے کی صورت میں غسل کرنا مستحب ہے۔

۷ سخت آندھی کے موقع پر غسل کرنا مستحب ہے۔

۸ عام محفل میں جانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۹ نئے کپڑے پہننے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۰ کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۱ سفر سے واپس آنے والے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۲ مدینہ منورہ (زَادَهَا اللّٰه شرفاً وَّكَرَامةً) میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۳ مکہ مکرمہ (زَادَهَا اللّٰه شرفاً وَّكَرَامةً) میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۴ مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لئے دسویں تاریخ (۱۰/ ذی الحجہ) کو طلوعِ فجر کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۵ طوافِ زیارت (حج کا فرض طواف جو دسویں ذی الحجہ کو کیا جاتا ہے) کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۶ حج کے دوران منٰی میں کنکریاں مارنے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۷ مُردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۸ جس شخص کا جنون ختم ہو جائے، یا بے ہوشی اور نشہ ختم ہو جائے اس کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۱۹ اسلام لانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر کافر پہلے سے جنبی ہے تو پھر غسل کرنا فرض ہے۔

متفرقات

- غسل کے لئے وہی آداب ہیں جو کہ وضو کے بیان میں گذر چکے ہیں۔ سوائے اس بات کے وضو میں قبلہ رخ ہونا چاہئے مگر غسل میں عموماً آدمی ننگا ہوتا ہے لہٰذا اس میں قبلہ رخ ہونا جائز نہیں۔
- اسی طرح جو چیزیں وضو میں مکروہ اور ناپسندیدہ ہیں اسی طرح وہی چیزیں غسل میں بھی ناپسندیدہ ہیں، البتہ غسل میں اس بات کا اضافہ ہے کہ وضو کے برعکس اس میں کوئی دعا وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔
- اگر کسی شخص نے غسل کے دوران کُلی نہیں کی! البتہ منہ بھر کر پانی پی لیا اور پانی سارے منہ میں اچھی طرح پہنچ گیا تب بھی غسل کا فرض ادا ہوگیا۔ کیونکہ اصل مقصود تو پانی پہنچانا ہے۔
- اگر کسی شخص کے دانتوں میں چھالیہ وغیرہ کا ٹکڑا پھنسا رہ گیا اس نے نہ نکالا اور اسی حالت میں غسل کر لیا اگر اس ٹکڑے کی وجہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔

استنجاء کے احکام

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ﴿اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُکُمْ فَاِذَاَتٰی اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلَا یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرُھَا وَلَا یَسْتَطِبُ بِیَمِیْنِہٖ وَکَانَ یَأمُرُ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ وَیَنْھٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَۃ﴾ (رواہ ابوداؤد)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں تمھارے لئے ایسا ہوں جیسا کہ باپ بیٹے کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ میں تمھیں احکام سکھلاتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت (پاخانہ وغیرہ) کے لئے جائے تو قبلے کی طرف منہ کرے نہ پشت اور دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے کو منع فرماتے تھے۔

قضائے حاجت (یعنی پیشاب پاخانہ) کرنے والے کو مندرجہ ذیل آداب کی پابندی کرنی چاہیے۔ ان آداب کو سہولت کی غرض سے تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

① کرنے کے کام ② نہ کرنے کے کام ③ استنجاء کے مکروہات۔

① استنجاء میں کرنے کے کام:

❶ اتنی دور چلا جائے کہ اسے کوئی دیکھ نہ سکے، اس سے نکلنے والی آواز کو کوئی سن نہ

سکے۔ نہ اس کے فضلات کی بدبو دوسرے شخص کو پہنچے۔

۲ قضائے حاجت کے لئے نرم اور نشیب جگہ کا انتخاب کرے تاکہ پیشاب کے چھینٹے اس کے بدن اور کپڑوں کو نہ لگیں۔ کیونکہ قبر کا عذاب عموماً پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی بناء پر ہوتا ہے۔

۳ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثْ."

اور جو شخص کسی صحرا (میدان یا جنگل) میں قضائے حاجت کر رہا ہو تو اس کو مندرجہ بالا دعا ستر کھولنے سے پہلے پڑھنی چاہئے۔

۴ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں اور اس سے نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر نکالے۔

۵ قضائے حاجت اور استنجاء کے وقت سر ڈھانپے۔

۶ بائیں پیر پر ذرا زور دیکر بیٹھیں اس لئے کہ یہ ہیئت قضائے حاجت میں سہولت کا سبب بنتی ہے۔

۲ استنجاء میں نہ کرنے کے کام:

۱ کسی سوراخ وغیرہ میں پیشاب نہ کرے اس لئے کہ عین ممکن ہے کہ سوراخ سے حشرات میں سے کوئی موذی جانور نکل کر اسے تکلیف پہنچادے۔

۲ کسی راستے، قبرستان، یا مسجد کے قریب ہرگز پیشاب یا پاخانہ نہ کرے۔

۳ اسی طرح سے کسی چھاؤں میں بھی پیشاب وپاخانہ سے گریز کرے۔ اس لئے کہ اس سے چھاؤں میں بیٹھنے والے کو تکلیف ہوگی۔ اسی طرح اس جگہ کا حکم بھی یہی ہے جہاں لوگ موسم سرما میں دھوپ کے لئے بیٹھتے ہوں۔

۴ پھل دار درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ نہ کرے۔

③ استنجاء کے مکروہات:

❶ قضائے حاجت کے دوران کسی سے بات کرنا مکروہ ہے البتہ ضرورت یا عذر کی بناء پر درست ہے۔

❷ استنجاء کے دوران قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور زبان سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

❸ قبلہ کی طرف منہ کرکے یا پُشت کرکے پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے خواہ وہ بیت الخلاء میں ہو یا کسی صحرا میں ہو۔

❹ سورج اور چاند کی سمت رُخ نہ کرے۔

❺ ماءِ راکد (یعنی ٹھہرا ہوئے پانی) جو تھوڑا ہو اس میں پیشاب کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

❻ جاری پانی یا ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہت زیادہ ہو پیشاب، پاخانہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

❼ غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اکثر وسواس کی بیماری اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

❽ کسی کنویں، نہر یا حوض کے قریب پاخانہ یا پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

❾ کسی ایسی جگہ بیٹھ کر استنجاء کرنا جہاں پر کسی کی نظر پڑنے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔

❿ بغیر عذر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

⓫ بغیر عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

جب قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے پھر یہ دُعا پڑھے:

"غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ."

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ استنجاء سے فراغت کے بعد یہ کلمات

کہنے چاہئیں:

"اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِىْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِىْ مِنَ الْفَوَاحِشِ." (احیاء العلوم:۱/ص ۲۱۸)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میری شرم گاہ کو بے حیائی کے کاموں سے محفوظ رکھ۔"

استنجاء کے آداب

استنجاء کرنے سے پہلے پیشاب، پاخانہ سے مکمل استبراء (فراغت کا یقین) حاصل کرنا ضروری ہے۔ استبراء کا مطلب یہ ہے کہ پیشاب وغیرہ کے ایک دو قطرات جو باقی رہ جاتے ہیں ان کے نکل جانے کا مکمل اطمینان حاصل کرلیا جائے۔

شیخ المشائخ حضرت سیدنا شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے استبراء کا یہ طریقہ بیان فرمایا ہے کہ تین پاک پتھر لئے جائیں۔ جن میں سے ایک پتھر دائیں ہاتھ میں لیا جائے اور اگلی شرمگاہ سے صفائی شروع کی جائے۔ الٹے ہاتھ سے پیشاب گاہ کی جڑ سے لے کر سر تک تین مرتبہ سونتا جائے۔ اور جو قطرے نکلیں ان کو دائیں ہاتھ کے پتھر سے صاف کیا جائے یہاں تک کہ سوراخ کے منہ پر تری کا نشان بھی باقی نہ رہے۔ اس طرح تین پتھروں سے یہ عمل کیا جائے۔ (غنیۃ الطالبین: ص ۵۱)

استنجاء کے حکم میں تفصیل یہ ہے کہ یہ بعض صورتوں میں فرض ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں واجب۔ بعض صورتوں میں سنت ہوتا ہے بعض صورتوں میں مستحب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں بدعت۔

① استنجاء کے فرض ہونے کی صورت:

جب نجاست مخرج (پاخانے کی جگہ) سے بڑھ جائے۔اور بڑھ کر ایک درہم کی مقدار سے زائد ہو جائے تو پانی سے اس کا دھونا فرض ہے اس نجاست کے ہوتے ہوئے نماز کا پڑھنا جائز نہیں۔

حضراتِ فقہائے کرام رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک درہم کی مقدار کا اندازہ ہتھیلی کی گہرائی سے کیا ہے کہ ہاتھ کے سیدھا کرنے کی صورت میں ہتھیلی میں جس حد تک پانی ٹھہر جاتا ہے وہ ایک درہم کے برابر ہے۔

② واجب ہونے کی صورت:

اگر نجاست مخرج سے بڑھ جائے اور یا بڑھ کر ایک درہم ہو تو پھر پانی سے اس کا صاف کرنا واجب ہے۔

③ سنت ہونے کی صورت:

اگر نجاست مخرج سے نہ بڑھے بلکہ نجاست کا اثر صرف مخرج کی حد تک رہے تو پھر پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے۔

④ مستحب ہونے کی صورت:

اگر کسی شخص نے پاخانہ نہ کیا ہو صرف پیشاب کیا ہو اس صورت میں استنجاء کرنا مستحب ہے۔

⑤ بدعت ہونے کی صورت:

کسی شخص نے پیشاب، پاخانہ وغیرہ کچھ بھی نہیں کیا۔صرف ہوا خارج ہوئی ہو تو اس صورت میں استنجاء کرنا بدعت ہے۔

* یاد رہے کہ استنجاء کی ہر حالت میں صرف پانی پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر نجاست کی مقدار ایک درہم سے کم ہے تو صرف ڈھیلوں پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ اس صورت میں ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے دھونا افضل ہے ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کرنے سے زیادہ پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

* یاد رہے کہ تین ڈھیلوں یا تین پتھروں سے استنجاء کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر تین ڈھیلوں سے صفائی حاصل نہ ہو تو پھر طاق کی رعایت کرتے ہوئے تین ڈھیلوں سے زیادہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ڈھیلوں کے استعمال کے بعد اپنے ہاتھ پانی سے دھو کر صاف کر لینے چاہئیں۔ اس کے بعد پانی سے استنجاء کرنا چاہیے۔ استنجاء سے فراغت کے بعد اپنے ہاتھوں کو دھونا اور دھونے کے لئے مٹی یا صابن استعمال کرنا چاہیے۔ تاکہ ہاتھ خوب اچھی طرح صاف ہو جائیں اور بدبو بھی ختم ہو جائے۔

کن اشیاء سے استنجاء ناجائز ہے؟

درجِ ذیل اشیاء سے استنجاء کرنا ناجائز ہے:

1. ایسی چیز سے استنجاء نہ کرے جو قابلِ احترام ہو جیسے کھانے پینے کی اشیاء اور کاغذ وغیرہ۔ کیونکہ کاغذ علم کا آلہ اور ذریعہ ہے۔ اس کا ادب بہت ضروری ہے۔ البتہ ٹشو پیپر سے استنجاء کرنا جائز ہے کیونکہ یہ صرف استنجاء کے غرض سے ہی بنایا گیا ہے۔
2. کسی بھی قیمتی چیز سے استنجاء نہ کرے۔ جیسے کپڑا وغیرہ۔ لہٰذا کوئی کپڑا ایسا ہو جو پہننے کے قابل نہ رہا ہو تو اس سے استنجاء کرنا جائز ہے۔
3. کسی تکلیف دہ چیز سے استنجاء نہ کرے۔ جیسے کنکر، شیشہ، پکی اینٹ اور ہڈی وغیرہ۔ کیونکہ ان چیزوں سے آدمی کے زخمی ہونے کا خطرہ ہے اور ہڈی سے استنجاء کے ممنوع ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے۔

④ کسی بھی ایسی چیز سے استنجاء نہ کرے جو صفائی کے بجائے مزید آلودگی اور تلویث کا سبب بن جائے۔ جیسے کوئلہ، گوبر،، لید وغیرہ۔

وضاحت: خوب یاد رہے کہ ان اشیاء سے استنجاء کرنا بُرا ہے۔ تاہم اگر کسی نے کرلیا تو استنجاء ہو جائے گا جس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی پاکیزگی کی بنیاد پر نماز صحیح ہو جائے گی۔ اوپر ذکر کردہ اصول کی روشنی میں مندرجہ بالا اشیاء کے علاوہ باقی چیزوں سے (پتھر، ڈھیلوں وغیرہ) سے استنجاء کرنا جائز ہے۔

تیمّم کے احکام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْعَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْامَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝﴾ (النساء: ۴۳)

ترجمہ: ''اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص استنجاء سے آیا ہو یا تم نے بیویوں کو چھوا (قریب) ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمّم کر لیا کرو یعنی اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَسِنِيْنَ.'' (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: ''پاک مٹی مسلمانوں کے لئے طہارت کا ذریعہ ہے چاہے اسے مسلسل دس سال تک پانی نہ ملے۔''

تیمّم کے ارکان:

تیمّم کے دو ارکان ہیں:

۱ تمام چہرے کا مسح کرنا۔

۲ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔

تیمّم کی سنتیں:

تیمّم میں درجِ ذیل باتوں کا اہتمام کرنا مسنون ہے:

۱ شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھنا۔

۲ ترتیب کا خیال رکھنا، چنانچہ پہلے سر کا مسح کرنا، پھر اپنے ہاتھ کا مسح کرنا، پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا۔

۳ چہرے اور ہاتھوں کے مسح کے درمیان کوئی ایسا کام نہ کرے جس کا تعلق اس مسح سے نہ ہو۔ مثلاً کھانا پینا، سلام دعا وغیرہ۔

۴ مٹی پر مارتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو آگے پیچھے حرکت دینا۔

۵ مٹی سے اٹھا کر دونوں ہاتھ جھاڑ لینا۔

۶ مٹی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کھلے رکھنا۔

تیمّم کا طریقہ:

جس آدمی کا تیمّم کرنے کا ارادہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی کہنیوں تک بازو ننگے کرلے، اس تیمّم کے ذریعے نماز جائز ہونے کی نیت کرتے ہوئے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھے، اپنی دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصوں کو پاک مٹی پر رکھے۔ اور ہتھیلیاں اس انداز میں رکھے کہ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹی میں آگے اور پیچھے حرکت دے، پھر ہاتھ اٹھا کر جھاڑ لے، اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے چہرہ کا اس طرح مسح کرے کہ چہرے کی کوئی جگہ

ہاتھ پھیرنے سے باقی نہ رہے۔

پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین پر رکھے اور وہی عمل کرے جو پہلی مرتبہ کیا تھا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ساتھ اپنے دائیں بازو کا کہنی سمیت مسح کرے، پھر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ساتھ اپنے بائیں بازو کا کہنی سمیت مسح کرے۔ مسح کرنے میں اس بات کا خیال رکھے کہ ان اعضاء کی کوئی جگہ مسح سے باقی نہ بچے۔ اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اسے اتار لے، اگر عورت نے چوڑیاں یا کنگن وغیرہ پہنے ہوئے ہوں تو انہیں اچھی طرح ہلالے، تاکہ مسح سے کوئی جگہ خالی نہ بچے۔ یہ عمل کرنے سے اس کا تیمّم مکمل ہو گیا اب جو چاہے فرض پڑھے یا نفل۔ غرض اس تیمّم سے ہر قسم کی عبادت جائز ہے۔

تیمّم کے صحیح ہونے کی شرائط:

تیمّم کے صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں۔ جن میں اگر کوئی شرط نہ پائی جائے تو تیمّم صحیح نہیں ہوتا۔ ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(۱) پہلی شرط۔ نیت کا ہونا:

نیت کے بغیر تیمّم صحیح نہیں ہوتا۔ تیمّم کے ذریعے نماز کے صحیح ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تیمّم کرنے والا شخص درجِ ذیل تین باتوں میں سے کسی ایک بات کی نیت کرے:

(ا) ''حدث'' سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے۔ ''حدث'' سے پاکی حاصل کرنے کی نیت میں یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ''حدث'' کی قسموں ''حدثِ اکبر'' یا ''حدثِ اصغر'' کی بھی نیت کرے۔

(ب) نماز کے مباح (اپنے لئے جائز) کرنے کی نیت کرلے۔

(ج) کسی بھی ایسی عبادتِ مقصودہ کی نیت کرلے جو طہارت کے بغیر صحیح نہیں ہوتی۔ جیسے نماز، نمازِ جنازہ، سجدۂ تلاوت وغیرہ۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے قرآن کریم کے چھونے کی نیت سے تیمّم کیا تو اس تیمم کے ساتھ نماز جائز نہیں ہوتی۔ کیونکہ قرآنِ کریم کو چھونا عبادتِ مقصودہ نہیں ہے۔ بلکہ تلاوتِ قرآنِ کریم عبادتِ مقصودہ ہے۔

عبادتِ مقصودہ کا مطلب:

عبادتِ مقصودہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود مقصود ہو، کسی اور عبادت کے لئے ذریعہ اور آلہ نہ ہو۔

مثال: اسی طرح اگر کسی شخص نے اذان اور اقامت کی نیت سے تیمّم کیا تو اس سے بھی نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اذان اور اقامت بھی کوئی اپنی ذات میں عبادت نہیں ہیں بلکہ نماز کے لئے ذریعہ ہیں۔

مثال: اسی طرح اگر کسی شخص نے بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوتِ قرآنِ کریم کے لئے تیمّم کیا تو اس تیمّم سے بھی نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ تلاوت اگرچہ عبادتِ مقصودہ ہے مگر یہ وضو کے بغیر بھی صحیح ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے وضو کا ہونا شرط نہیں۔

۲ دوسری شرط:

دوسری شرط یہ ہے کہ ان اعذار میں سے کوئی عذر پایا جائے جس کی وجہ سے تیمّم کرنا جائز ہوتا ہے۔ وہ اعذار درجِ ذیل ہیں:

۱ پانی کا ایک میل یا زیادہ دور ہونا۔

۲ اس شخص کا خود غالب گمان ہو یا کوئی مسلمان ماہر اور دیندار ڈاکٹر یہ بتلادے کہ

اگر پانی کا استعمال کیا تو کسی بیماری کے ہو جانے کا اندیشہ ہے، یا بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہے یا اس بیماری سے شفاء اور صحت یابی کے مؤخر ہونے کا اندیشہ ہے۔

۳ اس کا غالب گمان ہو کہ اگر اس نے ٹھنڈا پانی استعمال کیا تو ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

۴ پانی اسقدر تھوڑا ہو کہ اگر اسے وضو میں استعمال کرے گا۔ تو خود یا کسی دوسرے شخص کے پیاسا ہونے کا خطرہ ہے۔

۵ آدمی پانی کے پاس موجود ہو لیکن اس پانی کے حاصل کرنے کی قدرت نہ ہو مثلاً کنویں پر ڈول یا رسّی موجود نہ ہو یا موٹر کی صورت میں بجلی غائب ہو۔

۶ اسے کسی دشمن کا خوف ہو جو اس کے پانی تک پہنچنے میں رکاوٹ بن رہا ہو۔ خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ وغیرہ۔

۷ اگر کسی شخص کا غالب گمان یہ ہو کہ اگر وہ وضو میں مشغول ہو گیا تو نمازِ عیدین یا نمازِ جنازہ نکل جائے گی۔ تو ایسے شخص کے لئے وضو چھوڑ کر تیمّم کی اجازت ہے۔ تاکہ وہ تیمّم کر کے جلدی سے ان نمازوں میں مل جائے کیونکہ ان نمازوں کی کوئی قضاء نہیں ہوتی۔ یاد رہے کہ یہ رخصت ان نمازوں کے لئے ہے جن کی قضاء نہیں ہوتی۔

لہٰذا اگر کسی شخص کا یہ غالب گمان ہو کہ اگر وہ وضو میں مشغول ہوتا ہے تو فرض نماز کے وقت کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ یا وضو میں میں مشغولی کی صورت میں نمازِ جمعہ ختم ہو جائے گی۔ تو اس شخص کے لئے تیمّم کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ فرض نماز کی قضاء ہو سکتی ہے، اسی طرح جمعہ کے فوت ہو جانے کی صورت میں اس کے عوض میں شریعت نے ظہر کی نماز کو فرض قرار دیا ہے۔

③ تیسری شرط:

تیمّم کسی ایسی پاک چیز سے کیا جائے جو زمین کی ہی جنس میں سے ہو۔ جیسے مٹی، ریت، پتھر، گچ، چونا، سرمہ وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم میں سے نہ ہو اس پر تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ جیسے سونا، چاندی، گیہوں، لکڑی، کپڑا اور اناج وغیرہ۔ ہاں البتہ ان چیزوں پر مٹی اور گرد لگا ہوا ہو تو اس پر تیمّم کرنا جائز ہے۔ چنانچہ اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر گاڑی وغیرہ کی سیٹ یا فرنیچر پر مٹی لگی ہوئی ہو تو اس صورت میں سیٹ پر ہاتھ مار کر تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

زمین کی جنس میں سے ہونے کا مطلب:

جو چیزیں جلانے سے نہ جلیں، پگھلانے سے نہ پگھلیں، اور مٹی سے مل جانے سے نہ گلیں تو ایسی اشیاء مٹی کی جنس میں داخل ہیں۔ جیسے ریت، پتھر وغیرہ۔ خواہ وہ پتھر وغیرہ صاف ستھرا کیوں نہ ہو۔ اور جو چیزیں جلانے سے جل جائیں، پگھلانے سے پگھل جائیں اور مٹی میں ملنے کی صورت میں گل جائیں تو یہ چیزیں مٹی کی جنس میں داخل نہیں ہیں ان پر تیمّم جائز نہیں ہے۔ جیسے لوہا، سونا چاندی، کپڑا، کاغذ اور لکڑی وغیرہ۔

④ چوتھی شرط:

مکمل چہرے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت اس طرح مسح کرنا کہ کوئی جگہ مسح سے رہ نہ جائے۔

⑤ پانچویں شرط:

مسح میں اپنا پورا ہاتھ یا ہاتھ کا اکثر حصہ استعمال کرنا، لہٰذا اگر کسی نے اپنی دو

انگلیوں سے مسح کیا اور پھر دوبارہ دوانگلیوں سے مسح کرلیا، یہاں تک کہ اعضاءِ مطلوبہ میں کوئی جگہ مسح سے نہیں بچی تب بھی تیمّم نہیں ہوا۔

⑥ چھٹی شرط:

اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصوں کا زمین پر دومرتبہ مارنا، خواہ وہ دونوں ضربیں ایک ہی جگہ کیوں نہ ہوں۔

⑦ ساتویں شرط:

مسح کے دوران جلد پر کوئی ایسی چیز لگی ہوئی نہ ہو۔ جس کی وجہ سے جلد پر مسح نہ ہوتا ہو۔ جیسے موم، چربی، ناخن پالش یا رنگ پینٹ وغیرہ۔ لہٰذا مسح کرنے سے پہلے ایسی اشیاء کا جلد سے اتارنا ضروری ہے ورنہ مسح نہیں ہوگا۔

⑧ آٹھویں شرط:

اسی طرح کوئی ایسی چیز نہ پائی جائے جو تیمّم کے صحیح ہونے میں مانع (اور رکاوٹ) ہو، جیسے عورت کو حیض ونفاس آنا، یا حدث لاحق ہو جانا۔ لہٰذا اگر کوئی عورت حائضہ یا نفاس والی ہے تو اس حالت میں اس کا تیمّم صحیح نہیں ہوتا۔

متفرقات

❋ جس طرح مجبوری کی وجہ سے وضو کی جگہ تیمّم کرنا درست ہے اسی طرح مجبوری کی وجہ سے غسل کی جگہ بھی تیمّم جائز ہے۔ ایسے ہی جو عورت حیض ونفاس سے پاک ہوئی ہو اور اس کو کوئی ایسی مجبوری اور عذر درپیش ہو (جن کا بیان دوسری شرط کی ذیل میں تفصیل سے ہو چکا ہے) تو اس کے لئے بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔

* کسی کو غسل کی حاجت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو اس کے لئے ایک ہی تیمم دونوں چیزوں کے لئے کافی ہے وضو اور غسل کے لئے الگ الگ تیمم کی ضرورت نہیں۔
* اگر کسی شخص نے وضو کے لئے تیمّم کیا ہے وضو کرنے کی مقدار پانی مل جائے تو تیمّم ٹوٹ جائے گا اگر کسی آدمی نے غسل کا تیمّم کیا ہے تو غسل کرنے کی مقدار پانی ملے تو تیمّم ٹوٹ جائے گا۔ اس سے کم پانی ملا خواہ وہ وضو کے لئے کافی ہو تو غسل کا تیمّم نہیں ٹوٹے گا۔
* اگر کسی شخص کے چہرے اور ہاتھ پر آندھی وغیرہ کی وجہ سے گرد وغبار لگ گیا اور اس نے تیمم کی نیت سے مسح کر لیا تو تیمّم صحیح ہو جائے گا۔
* اگر قریب ہی پانی موجود ہو مگر پانی حاصل کرنے کی صورت میں ریل گاڑی یا جہاز وغیرہ کے چلنے کا اندیشہ ہو اور خود ریل گاڑی میں پانی موجود نہ ہو تو اس صورت میں تیمّم کرنے کی اجازت ہے۔
* جس شخص کو یہ امید ہو کہ اس کو نماز کے وقت کے ختم ہونے سے پہلے پہلے پانی مل جائے گا تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ تیمّم کو نماز کے آخری وقت کے لئے مؤخر کر دے۔
* جس شخص کے پاس اتنا تھوڑا پانی موجود ہو کہ یا تو وہ آٹا گوندھ سکتا ہے یا وضو کر سکتا ہے تو اسے چاہئے کہ پانی کو آٹا گوندھنے میں استعمال کرے اور نماز کے لئے تیمّم کر لے اور اگر کسی کے پاس اتنا پانی ہو کہ یا تو وہ شوربہ بنا سکتا ہے یا وضو کر سکتا ہے تو یہ شخص شوربہ نہ بنائے بلکہ نماز کے لئے اس پانی کو وضو میں استعمال کرے۔
* اگر کوئی شخص ایسے علاقے میں ہے کہ اس کے دوسرے رفقاء کے پاس پانی موجود ہے خود اس کے پاس پانی موجود نہیں ہے اور وہ رفقاء بخیل نہیں ہیں تو اس

پر وضو کے لئے پانی مانگنا واجب ہے۔ اور اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ وہاں کے باشندے پانی دینے میں بخل سے کام لیتے ہیں تو اس پر پانی مانگنا واجب نہیں ہے۔ بغیر پانی مانگے تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

* کسی شخص کے بدن اور کپڑے ناپاک ہیں اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو یہ شخص بدن اور کپڑا دھولے اور وضو کی جگہ تیمّم کر لے۔

نجاستوں کے احکام

❊ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ.﴾ (المدثر)

ترجمہ: ”اور اپنے کپڑوں کو پاک کیجئے۔“

❊ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً مِّنْ غَيْرِ طُهُوْرٍ.“ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ بغیر پاکیزگی کے کوئی نماز قبول نہیں فرماتے۔“

کتاب الطہارت میں اس باب کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس باب میں ہمیں پہلی چیز سے متعلق گفتگو کرنی ہے۔

اور دوسری چیز کے متعلق تفصیلات جاننے کے لئے دیکھئے کتاب ”تفہیم الفقہ“ ص ۲۷“۔

1. نجاست کی تعریف اور اس کی اقسام کیا ہیں؟
2. وہ چیزیں جو بذاتِ خود پاک ہوتی ہیں مگر نجاست لگنے سے ناپاک ہوجاتی ہیں ان کے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

نجاست کی تعریف:

بدن، کپڑے یا جگہ وغیرہ کا ایسی حالت میں ہونا کہ شریعت اسے گندا خیال کرے۔ اور اس سے پاکی حاصل کرنے کا حکم دے ”نجاست“ کہلاتا ہے۔

نجاست کی اقسام:

نجاست کی دوقسمیں ہیں:

① نجاستِ حکمیہ۔ ② نجاستِ حقیقیہ۔

① نجاستِ حکمیہ:

انسان پر ایسی حالت طاری ہونا جس کے ہوتے ہوئے نماز ادا کرنا صحیح نہ ہو۔ نجاستِ حکمیہ کو "حدث" بھی کہتے ہیں۔ پھر حدث کی دوقسمیں ہیں:

(ا) حدثِ اکبر:

انسان پر ایسی حالت طاری ہونا جس میں اس پر غسل کرنا واجب ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہ ہو اور قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہ ہو۔ جیسے آدمی کا جنبی ہونا، عورت کو حیض ونفاس آنا وغیرہ۔

(ب) حدثِ اصغر:

ایسی حالت جس کے طاری ہونے پر صرف وضو کرنا ضروری ہو (غسل ضروری نہ ہو) اور اس حالت میں زبانی تلاوت جائز ہو "حدثِ اصغر" کہلاتا ہے۔

② نجاستِ حقیقیہ:

کپڑے، بدن یا کسی اور چیز کو لگنے والی وہ گندگی جس سے صفائی حاصل کرنا اور اسے دھونا واجب ہو، "نجاستِ حقیقیہ" کہلاتی ہے۔ جیسے پیشاب پاخانہ، خون، پیپ وغیرہ۔

حکم کے اعتبار سے "نجاستِ حقیقیہ" کی دوقسمیں ہیں:

(ا) نجاستِ غلیظہ۔ (ب) نجاستِ خفیفہ۔

(ا) نجاستِ غلیظہ:

وہ نجاست جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔ یہ نجاست سخت ہوتی ہے اس کی معاف مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔

نجاستِ غلیظہ کی اقسام:

١ بہنے والا خون۔
٢ شراب۔ (خمر)
٣ اس جانور کا پیشاب جس کا گاشت کھانا حرام ہے جیسے درندے۔
٤ کتے کا پاخانہ اور حرام جانوروں کا پاخانہ۔
٥ مردہ جانوروں کا گوشت اور ان کی کھال۔
٦ درندوں کا پاخانہ اور ان کا لعاب۔
٧ مرغی اور بطخ کی بیٹ۔
٨ انسانی بدن سے نکلنے والی ہر وہ چیز جس سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے خون، پیپ، منہ بھر کر آنے والی قے، زخموں سے بہنے والا گندا پانی۔ اور چھوٹے دودھ پینے والے بچے کا پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

یاد رہے کہ انسانی بدن سے نکلنے والی ان چیزوں میں سے اگر اتنی مقدار نکلے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تب وہ ''نجاستِ غلیظہ'' کے حکم میں ہوگی۔ اگر یہ چیزیں بدن پر ظاہر ہوئیں۔ جس سے وضو نہیں ٹوٹا تو یہ نجاست کے حکم میں نہیں ہوگی۔

* اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جائیں کہ جب تک غور سے نہ دیکھیں تو دکھائی نہ دیں تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ اس کا دھونا واجب نہیں۔ لیکن اگر دھولیں تو بہتر ہے۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم:

نجاستِ غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن پر لگ جائے۔ اور اگر وہ پھیلاؤ میں ایک درہم یعنی ہتھیلی کے گہراؤ (پورے تین سینٹی میٹر قطر) کے پھیلاؤ کے رقبے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔ یعنی اس کو دھوئے بغیر اگر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ ہے۔

اور اگر نجاستِ غلیظہ ذکر کردہ پھیلاؤ سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے۔ اس کو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

(ب) نجاستِ خفیفہ:

نجاست خفیفہ وہ نجاست ہوتی ہے جسے یقین سے نجاست کہنا ممکن نہ ہو کیونکہ کوئی دوسری دلیل ایسی موجود ہوتی ہے جو اس کے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یہ نجاست کیونکہ نجاستِ غلیظہ کے مقابلے میں کم اور ہلکی ہوتی ہے اور اس کی معاف مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کو نجاستِ خفیفہ کہا جاتا ہے۔

نجاستِ خفیفہ کی اقسام:

1. گھوڑے کا پیشاب۔
2. حرام پرندوں۔ (کوا، باز، گدھ وغیرہ) کی بیٹ۔
3. حلال جانوروں۔ (مثلاً گائے، بکری، بھینس وغیرہ) کا پیشاب۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم:

اگر نجاستِ خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصے یا عضو میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم میں لگی تو معاف ہے دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ نجاست لگی ہو تو معاف نہیں۔ دھوئے بغیر نماز

پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔

یعنی اگر نجاستِ خفیفہ آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو، اگر کلی میں لگی ہو تو اس کی چوتھائی سے کم ہو اگر دوپٹہ یا رومال میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے۔ اگر بازو میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے غرضیکہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو اس کا دھونا واجب ہے یعنی دھوئے بغیر نماز درست نہیں۔

* نجاستِ غلیظہ جس پانی میں پڑجائے وہ پانی بھی نجسِ غلیظ بن جاتا ہے اور نجاستِ خفیفہ جس پانی میں پڑجائے تو وہ پانی نجسِ خفیف بن جاتا ہے۔
* پانی میں رہنے والے جانوروں مثلاً مچھلی مینڈک وغیرہ اور ایسے جانوروں کا خون نجس نہیں ہوتا جن کا خون بہنے والا نہیں ہوتا۔ جیسے مکھی، کھٹمل اور مچھر وغیرہ کا خون۔

نماز کے احکام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.﴾ (البقرہ: ۲۳۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”تمام نمازوں اور بالخصوص درمیانی نماز کی محافظت (آداب وسنن کی رعایت) کرو اور اللہ کے حضور عاجز بن کر کھڑے ہوا کرو۔“

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْساً هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ؟ قَالُوْ: لَايَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ. قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْاللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.“

(رواه البخاری ومسلم عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بتلاؤ کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو اس کے بدن پر میل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو صاف فرما دیتے ہیں۔

نماز کی قسمیں

نماز کی دو قسمیں ہیں:

1. وہ نماز جو رکوع اور سجدے والی ہو۔
2. وہ نماز جو رکوع اور سجدے والی نہیں ہے۔ جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ۔

پھر ایسی نماز جو رکوع اور سجدے والی ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(1) فرض نماز: ہر روز کی پانچ نمازیں۔ اور جمعہ کے دن ظہر کی جگہ نمازِ جمعہ ادا کرنا۔

(2) واجب نماز: جیسے نمازِ وتر، نمازِ عیدین، ان نوافل کی قضاء کرنا جو شروع کرنے کے بعد توڑ دیئے ہوں۔، اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنا اور وہ نفل جن کے پڑھنے کی نذر مان لی ہو۔

(3) نفل: فرض اور واجب کے علاوہ باقی نمازیں، جیسے نمازِ تہجد (یہ نماز بڑی فضیلت اور برکت کی حامل ہے) اور نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، نمازِ اوّابین، نمازِ استخارہ، نمازِ حاجت، نمازِ توبہ، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو وغیرہ۔

فرضیت نماز کی شرائط:

نماز کے فرض ہونے کی تین شرطیں ہیں جس شخص میں یہ تینوں شرائط پائی جائیں اس پر نماز پڑھنا فرض ہے:

1. مسلمان ہونا: لہٰذا کافر پر نماز فرض نہیں۔
2. بالغ ہونا: لہٰذا نابالغ پر نماز فرض نہیں ہے۔
3. عقل مند ہونا: لہٰذا مجنون پر نماز فرض نہیں ہے۔

یہ یاد رہے کہ نابالغ بچے پر اگرچہ نماز فرض نہیں ہے تاہم والدین کو چاہئے کہ

جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیں۔ اور جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے مار پیٹ کے ذریعے نماز پڑھوائیں تا کہ نماز فرض ہونے سے پہلے پہلے نماز کی عادت ہوجائے۔

نمازوں کی تعداد (رکعات اور اوقات)

اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جن کی رکعات اور ان کے اوقات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) نمازِ فجر:

نمازِ فجر میں دو رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ رات کے آخری حصے میں صبح ہونے سے پہلے مشرق کی جانب افق (آسمان کا کنارہ) پر مشرق سے مغرب کی طرف اگر لمبی سفیدی دکھائی دے۔ جو کچھ دیر کے بعد ختم ہوجاتی ہے اس کو "فجرِ کاذب" کہتے ہیں اس وقت فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔

پھر تھوڑی دیر بعد آسمان کے افق اور کنارے پر جب سورج اٹھارہ درجے زیرِ افق ہوتا ہے تو چوڑائی میں سفیدی نمودار ہوتی ہے اور جب سورج پندرہ درجے زیرِ افق رہ جاتا ہے تو وہ روشنی تیزی سے بڑھنا شروع ہوجاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہوجاتا ہے۔ تو جس وقت سے یہ چوڑی سفیدی دکھائی دے تو اس کو "فجرِ صادق" کہتے ہیں۔ فجر صادق کے طلوع ہونے سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ اور طلوعِ آفتاب تک باقی رہتا ہے۔ اور جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے۔ تو فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

(۲) نمازِ ظہر:

نمازِ ظہر میں چار رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ زوالِ شمس (دوپہر ڈھل جانے) کے

بعد سے ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے جسے ”سایہ اصلی“ بھی کہتے ہیں اسے چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دوگنا نہ ہوجائے ظہر کا وقت رہتا ہے۔ سایۂ اصلی چھوڑ کر جب ہر چیز کا سایۂ دوگنا (مثلِ ثانی) ہوجائے تو ظہر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔ اور عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ یہ تفصیل حضرتِ امامِ ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق ہے۔ اور اسی بات پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

حضرتِ امامِ اعظم کے دونوں جلیل القدر شاگرد حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ سایۂ اصلی کو چھوڑ کر جب ہر چیز کا سایہ اس سے ایک گنا (مثل اوّل) ہوجائے تو ظہر کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ چنانچہ احتیاط اس میں ہے کہ ظہر مثل اول سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے۔ البتہ مسافر اس سہولت سے یہ فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ ظہر کو مثلِ ثانی کے اخیر میں پڑھ لیں اور مثل ثانی کے پورا ہونے پر عصر اول وقت میں ادا کرلے۔ یوں جمع کرنے سے مسافر کو سہولت بھی حاصل ہوجاتی ہے اور نماز بھی اپنے اپنے وقت میں ادا ہوجاتی ہے۔

سایہ اصلی کا مطلب: مشرق سے سورج نکل کر جتنا بلند ہوتا رہتا ہے اسی قدر مخالف سمت میں ہر چیز کا سایہ گھٹتا رہتا ہے یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کے وقت ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سایہ گھٹنا موقوف ہوجاتا ہے۔ یہ ٹھیک زوال کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت جو سایہ بظاہر رکا ہوا محسوس ہوتا ہے اسے ”سایۂ اصلی“ کہتے ہیں۔ پھر سورج جب ہر چیز سے ڈھل کر مغرب کی سمت ہوتا ہے۔ تو چند منٹ سایہ رکنے کے بعد مشرقی جانب بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔

③ نمازِ عصر:

نمازِ عصر میں چار رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق جب ظہر کا وقت ختم ہوجاتا ہے تو عصر کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور سورج کے غروب

ہونے تک رہتا ہے۔ سورج جب غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس کا رنگ بدل جاتا ہے اور دھوپ زرد پڑ جاتی ہے اور سورج پر نظریں جمانا آسان ہوتا ہے اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ تاہم اسی دن کی عصر اگر کسی وجہ سے رہ گئی تو ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

④ نمازِ مغرب:

نمازِ مغرب میں تین رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ سورج غروب ہونے پر مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جب تک مغربی جانب آسمان کے کنارے پر سرخی (جسے شفق احمر کہتے ہیں) باقی رہے اس وقت تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔ پھر جب سرخی ختم ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو کر عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔ اتنی دیر کرنا کہ خوب تارے نکل آئیں مکروہ ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل صاحبین (حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ) کے نزدیک ہے۔

جبکہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ مغرب کی جانب سرخی کے غائب ہو جانے کے بعد شمالاً جنوباً جو سفیدی ظاہر ہوتی ہے (جسے شفقِ ابیض کہتے ہیں) اس وقت تک مغرب کی نماز کا وقت رہتا ہے۔ جب یہ سفیدی چھپ جائے تو عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ مغرب کی نماز شفقِ احمر ختم ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لے۔ اور عشاء کی نماز ''شفق ابیض'' کے غائب ہونے کے بعد پڑھے تاکہ تمام ائمہ کے ارشادات کے مطابق نماز صحیح ہو جائے۔

⑤ نمازِ عشاء:

نمازِ عشاء میں چار رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ شفق کے غروب ہونے کے بعد

جب مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ جو صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

نمازِ وتر:

نمازِ وتر واجب ہے اور اس کی ادائیگی کا وقت عشاء کا وقت ہے مگر یہ فرضوں کے تابع ہے۔ لہٰذا عشاء کے فرضوں سے پہلے وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے اگر کسی نے ایسا کرلیا تو فرضوں کے بعد اس کا اعادہ کرنا لازم ہے۔

نمازوں کے مستحب اوقات

نمازِ فجر کا مستحب وقت:

مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں جب روشنی پھیل جائے۔ اور اس قدر وقت باقی ہو کہ اگر نمازِ فجر مین چالیس پچاس آیات کی اچھی طرح تلاوت کی جائیں اور نماز سے فراغت کے بعد کسی حکمِ شرعی کی بنیاد پر اگر نماز کا اعادہ کرنا پڑ جائے تو طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے چالیس پچاس آیتیں نماز میں پڑھ سکیں۔

اور عورتوں کے لئے ہمیشہ "غلَس" یعنی اندھیرے میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ ظہر کا مستحب وقت:

موسمِ گرما میں ظہر کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے کہ گرمی کی تیزی کا وقت ختم ہو جائے۔

اور موسمِ سرما میں اوّل وقت پڑھ لینا مستحب ہے تاہم اگر آسمان پر بادل ہوں تو تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے تاکہ سورج کے زوال کا مکمل یقین ہو جائے۔ البتہ جمعہ کی نماز ہمیشہ اوّل وقت پڑھنا ہی مستحب ہے۔

نمازِ عصر کا مستحب وقت:

عصر کی نماز کو دیر سے ادا کرنا مستحب ہے، تاہم اتنی دیر درست نہیں کہ دھوپ کا

رنگ بدل جائے اور سورج میں زردی آجائے۔

نمازِ مغرب کا مستحب وقت:

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج غروب ہوتے ہی پڑھنا مستحب ہے البتہ بادل والے دن تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ عشاء کا مستحب وقت:

عشاء کی نماز میں ایک تہائی رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے اور اس کے بعد آدھی رات تک تاخیر مباح ہے اور آدھی رات کے بعد تاخیر مکروہِ تحریمی ہے۔

نمازِ وتر کا مستحب وقت:

اگر کوئی شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اور اسے اخیر رات میں اٹھنے کا مکمل بھروسہ ہو تو اس کو وتر کی نماز تہجد کے نوافل کے بعد ادا کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیے۔

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے:

وہ اوقات جن میں سرے سے کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ وہ تین اوقات ہیں ان میں فرض نماز پڑھنا جائز ہے اور نہ قضاء نماز پڑھنا۔ وہ اوقات مندرجہ ذیل ہیں:

1. عین طلوعِ شمس کے وقت۔
2. ٹھیک زوال کے وقت۔
3. عین غروبِ شمس کے وقت۔

البتہ اگر عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو سورج غروب ہوتے وقت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ان تینوں اوقات میں جس طرح کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح سجدۂ تلاوت

بھی جائز نہیں ہے۔

اگر کوئی چیز ایسی ہے جو واجب ہی ان تینوں ممنوع اوقات میں ہوئی ہو تو پھر اسے کراہت کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے۔ جیسے کسی شخص نے ان اوقات میں آیتِ سجدۂ تلاوت کی اور سجدہ بھی کرلیا تو سجدہ ادا تو ہو جائے گا مگر مکروہ ہوگا۔

اسی طرح اگر ان اوقات میں کوئی جنازہ آگیا تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے:

درجِ ذیل اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

1. طلوعِ فجر کے بعد فجر کی دو سنت کے علاوہ نفل نماز پڑھنا۔ نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک۔
2. نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک۔
3. جمعہ کے دن جب خطیب خطبہ دینے کے لئے نکلتا ہے اس کے فرض نماز سے فارغ ہونے تک۔
4. اقامت کے دوران۔

لیکن اس سے فجر کی سنتیں مستثنٰی ہیں وہ اقامت کے دوران پڑھنا اور اقامت ہو چکنے کے بعد جماعت والی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ پڑھنا جبکہ کہ جماعت فجر ملنے کا یقین ہو بلا کراہت جائز ہے کیونکہ ان کی بڑی اہمیت ہے اور احادیثِ مبارکہ میں ان کی بڑی تاکید آئی ہے۔

5. نمازِ عید سے پہلے کسی قسم کی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ خواہ عیدگاہ میں ہو یا گھر میں البتہ نمازِ عید سے فراغت کے بعد عیدگاہ میں بدستور مکروہ ہے۔ تاہم گھر میں

آکر پڑھنا جائز ہے۔

٦ جب وقت اس قدر تنگ ہو کہ نفل نماز میں مشغولی کی وجہ سے فرض فوت ہوجانے کا اندیشہ ہوتو نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

٧ کھانا موجود ہو اور سخت بھوک کی حالت ہو کہ کھانا نہ کھانے کی صورت میں اس طرف دھیان لگا رہے۔

٨ پیشاب پاخانہ وغیرہ کے تقاضے کے وقت ہر قسم کی نماز مکروہ ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔

٩ اسی طرح پیٹ میں گیس (ریح) ہو اور اسے روکے رکھنا اور اسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

١٠ ایسی چیز کی موجودگی کے دوران نماز پڑھنا مکروہ ہے جو اس کے خشوع میں خلل ڈالے اور نماز میں اپنی طرف متوجہ کرے۔

١١ حاجی کے لئے میدانِ عرفات میں یومِ عرفہ (٩ر ذی الحج) کو ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان کوئی نفل پڑھنا۔

یہ یاد رہے کہ یہ مسئلہ اس وقت ہے جب ظہر اور عصر کو جمع کرنے کی تمام شرائط پائی جائیں۔ آج کل شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے حنفی حاجی چونکہ ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت میں خیموں کے اندر باجماعت ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے نوافل پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

١٢ حاجی کے لئے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان کوئی نفل پڑھنا۔

نوٹ: فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر ان اوقات میں قضا نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

نماز کی شرائط کا بیان

چند چیزیں ایسی ہیں جو نماز کی حقیقت میں تو داخل نہیں لیکن نماز کی صحت کا مدار ان پر ہے۔ چنانچہ اگر ان میں سے ایک بھی فوت ہو جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ان چیزوں کو شروطِ صلوٰۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور ان کی تعداد چھ ہے۔

① طہارت کا ہونا:

نماز کے صحیح ہونے کے لئے پہلی شرط طہارت ہے، طہارت کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی اور طہارت سے مراد چند اشیاء کی طہارت ہے:

(ا) نمازی کا بدن حدثِ اصغر (ایسی ناپاکی جس مین وضو ضروری ہوتا ہے) اور حدثِ اکبر (ایسی ناپاکی جس میں غسل ضروری ہوتا ہے) سے پاک ہو۔

(ب) نمازی کا بدن نجاست کی اتنی مقدار سے پاک ہونا ضروری ہے جو کہ معاف نہیں ہے۔ (جس کی تفصیل نجاستوں کے بیان میں گزر چکی ہے)۔

(ج) جس کپڑے پر نماز پڑھنی ہے وہ بھی نجاست کی اتنی مقدار سے پاک ہو جو کہ معاف نہیں ہے۔

❋ اگر کوئی شخص معذور ہے جیسے مسلسل پیشاب یا قطروں کا مریض یا ایسا زخمی جس کے زخموں سے خون مسلسل رستا رہتا ہے تو اس کے لئے کپڑوں کی پاکی کا حکم یہ ہے کہ اگر اسے یقین ہو کہ ایک مرتبہ کپڑا دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک دوبارہ ناپاک نہیں ہوگا تو اسے دھونا واجب ہے۔ اور اگر یہ یقین ہو کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے دوبارہ ناپاک ہو جائے گا تو دھونا واجب نہیں۔ انہیں

نجس کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

(د) جس جگہ پر نماز پڑھنی ہو وہ جگہ بھی نجاست سے پاک ہو اور جگہ سے مراد (کھڑے ہونے کی جگہ) قدموں کی جگہ، ہاتھ رکھنے کی جگہ، گھٹنے رکھنے کی جگہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ ہے۔

* جس شخص کے پاس نجاست زائل کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ شخص نجاست کے ساتھ نماز پڑھے اور نماز کا اعادہ بھی نہ کرے۔

* ناپاک کپڑے کے پاک کنارے پر نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ ایک کنارہ کو حرکت دینے سے دوسرے کنارے کو حرکت نہ ہو۔

② ستر چھپانا:

نماز کے صحیح ہونے کے لئے دوسری شرط ستر چھپانا ہے۔ اگر ستر ڈھانپنے پر قادر ہو تو پھر ستر چھپائے بغیر نماز درست نہ ہوگی اور ستر چھپانے سے مراد یہ ہے کہ نماز کی ابتداء سے لے کر انتہا تک ستر ڈھانپا ہوا ہو۔

اگر عضو کا چوتھائی حصہ نماز شروع کرنے سے پہلے کھلا ہوا ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر نماز کے دوران عضو کا چوتھائی حصہ ایک رکن کی مقدار کھل جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

جب مختلف اعضاء سے ستر کھل جائے اگر ان کا مجموعہ ستر کھلے اعضاء میں سے چھوٹے عضو کے ربع (چوتھائی) تک پہنچ جائے۔ تو نماز باطل ہو جائے گی۔ اور اگر مجموعہ ستر کھلے ہوئے اعضاء میں سے چھوٹے عضو کے ربع تک نہ پہنچے تو اس صورت میں نماز درست ہو جائے گی۔

مرد کے ستر کی مقدار:

مرد کے ستر کی مقدار ناف سے لے کر گھٹنے کی انتہا تک ہے گھٹنہ ستر میں داخل ہے اور ناف ستر میں داخل نہیں ہے۔

عورت کے ستر کی مقدار:

چہرے، ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن عورت کے ستر میں داخل ہے۔

متفرقات

* جس شخص کے پاس ستر چھپانے کے لئے کپڑا نہیں اور اسی طرح گھاس اور مٹی وغیرہ بھی نہیں اور ننگے بدن کے ساتھ نماز پڑھے اور اعادہ بھی نہ کرے۔
* جس شخص کے پاس چوتھائی کپڑا ہو تو ننگی حالت میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔
* جس شخص کے پاس ناپاک کپڑا ہے تو اس کے لئے نماز ناپاک کپڑے میں پڑھنا بہتر ہے ننگی حالت میں نماز پڑھنے سے۔
* ننگی حالت میں نماز پڑھنے والا بیٹھ کر اور اور ٹانگوں کو قبلے کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرے۔

③ نماز کا وقت ہونا:

نماز کے صحیح ہونے کے لئے تیسری شرط نماز کے وقت کا ہونا ہے۔ نماز وقت داخل ہونے سے پہلے درست نہیں اور اوقاتِ نماز تفصیل سے ذکر کردیئے گئے ہیں۔

④ استقبالِ قبلہ:

نماز کے صحیح ہونے کے لئے چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے، یعنی قبلہ کی طرف منہ

کرنا۔اس شرط میں تفصیل درجِ ذیل ہے۔

نمازی آدمی دو حالتوں سے خالی نہیں:

(ا) وہ قبلے کی طرف منہ کرنے پر قادر ہوگا۔

(ب) قبلے کی طرف منہ کرنے پر قادر نہ ہوگا......

پھر جس صورت میں وہ قبلے کی طرف منہ کرنے پر قادر ہوگا یا تو وہ اپنی آنکھوں سے بیت اللہ شریف کو دیکھ رہا ہوگا یا وہ بیت اللہ شریف سے اتنا دور ہوگا کہ وہ اسے دیکھ نہیں سکتا......

(ا) اگر وہ بیت اللہ شریف کو دیکھ رہا ہے یا کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر دیکھ سکتا ہو تو پھر نماز میں خاص بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔

(ب) اور اگر اس قدر دور ہے کہ بیت اللہ شریف اس کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور کسی بلندی پر سے دیکھ بھی نہیں سکتا تو پھر خاص بیت اللہ شریف کی طرف نظر کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اس جہت (سمت) کی طرف منہ کرنا ضروری ہے جس جہت میں بیت اللہ واقع ہے۔

اگر نماز پڑھنے والا شخص بیت اللہ شریف سے پینتالیس (۴۵) درجہ تک پھرا ہوا ہو تو اسے جہت قبلہ کے اندر شمار کریں گے۔اتنے انحراف (پھرنے) سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر چہرہ پینتالیس (۴۵) درجہ سے زائد پھر ہوا ہے تو یہ جہتِ قبلہ میں شمار نہیں ہوگا۔اور اس قدر انحراف نماز کے لئے مفسد ہے۔

اگر نمازی ایسا ہے کہ وہ استقبالِ قبلہ پر قادر نہیں ہے تو اس کی دو صورتیں ہے:

(ا) اس وجہ سے استقبالِ قبلہ پر قادر نہیں ہے کہ اس کو کوئی ایسا عذر لاحق ہے جس کی وجہ سے وہ قبلے کی طرف منہ نہیں کر سکتا حالانکہ اس کو قبلے کا علم ہے۔

مثال: قبلے کی طرف منہ کرنے کی صورت میں دشمن کا خوف ہے اور صلوٰۃ الخوف ادا

کررہا ہے۔

مثال: ایسی صورتحال درپیش ہے کہ قبلے کی طرف منہ کرنے کی صورت میں کسی دشمن یا ڈاکو یا درندے کے حملہ کردینے کا خطرہ ہے۔

مثال: کشتی میں سفر کررہا ہے اور وہ ایسے تختے پر ہے کہ قبلہ رخ ہونے کی صورت مین کشتی کے غرق ہوجانے کا غالب گمان ہو۔

مثال: وہ ایسا مریض ہے کہ خود قبلہ رخ ہونے کی طاقت نہیں رکھتا اور دوسرا بھی کوئی شخص موجود نہیں جو اسے قبلے کی طرف پھیردے۔

ان تمام صورتوں میں ایسے شخص پر استقبالِ قبلہ شرط نہیں ہے وہ جس طرف بھی نماز پڑھ لے نماز ہوجائے گی۔

(ب) اور اگر اس وجہ سے استقبالِ قبلہ پر قادر نہیں ہے کہ اسے اشتباہ ہوگیا ہے اور پتہ نہیں چل رہا کہ قبلہ کس طرف ہے۔ جیسے کوئی سخت تاریک رات میں جنگل میں موجود ہے۔ پھراس کی دوصورتیں ہے:

① یا تو قریب کوئی ایسا شخص ہے کہ جو قبلہ کے بارے میں بتا سکتا ہے۔

② قریب میں ایسا کوئی شخص بھی نہیں ہے۔

پہلی صورت میں جب کوئی بتلانے والا موجود ہو تو اس شخص پر واجب ہے کہ اس سے قبلہ کے بارے میں پوچھے اور اس کیمطابق عمل کرے۔ اگر اس نے اس شخص سے نہیں پوچھا خود ہی سوچ بچار کر کے نماز پڑھ لی اور واقعۃً اگر اس نے ٹھیک قبلے کی طرف نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی اور تحرّی (سوچ و بیچار) کے نتیجے میں ٹھیک قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ اس شخص پر دوسرے شخص سے راہنمائی لینا واجب تھا۔

دوسری صورت میں جب کوئی بتلانے والا موجود نہ ہو تو اس شخص پر تحرّی (یعنی قبلے کے بارے میں علامات اور قرائن سے سوچ وبچار کرنا) واجب ہے۔ چنانچہ تحری

کے نتیجے میں جس طرف بھی قبلہ ہونے کا غالب گمان ہو نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے خواہ واقعہ میں قبلے سے پھرا ہوا کیوں نہ ہو۔ (مأخذہ البدائع ۱/۱۱۸)

⑤ نیت کا ہونا:

نماز کے صحیح ہونے کے لئے نیت کا ہونا شرط ہے۔ نماز کے لئے نیت کا مطلب یہ ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا دل سے ارادہ کرنا اور مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنا۔

نیت کرنے کا طریقہ:

نیت کس طرح کی جائے گی۔؟ اس میں درجِ ذیل تفصیل ہے۔

نمازی آدمی تین طرح کا ہوسکتا ہے۔

① منفرد ہوگا۔ (یعنی اکیلا نماز پڑھنے والا)

② امام ہوگا۔

③ مقتدی ہوگا کہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوگا۔

...... اگر نمازی منفرد ہے تو اس کی نماز یا نفل ہوگی یا فرض۔ منفرد (یعنی اکیلا نماز پڑھنے والا) اگر نفل نماز پڑھ رہا ہو تو صرف یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میں اللہ کے لئے نماز پڑھ رہا ہوں۔

منفرد اگر فرض نماز پڑھ رہا ہو تو صرف نماز کی نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ یہ نیت کرنا بھی ضروری ہے کہ فرض نماز پڑھ رہا ہے اور کس وقت کی نماز پڑھ رہا ہے۔

مثلاً دل میں یوں نیت کر لے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ظہر کی فرض نماز پڑھ رہا ہوں۔

...... اگر نمازی "امام" ہے تو اس کی نیت کے بارے میں فرض اور نفل نمازوں میں وہی تفصیل ہے جو ابھی منفرد کے بیان میں گزری ہے۔

البتہ امامت کی نیت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر امام صرف مردوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو ان کے امام ہونے کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ امامت کی نیت کئے بغیر نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نماز میں شریک ہوں تو ان کی نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ ان کے امام ہونے کی نیت کرے۔

......اور اگر نماز پڑھنے والا شخص "مقتدی" ہے تو اس کے لئے بھی وہی تفصیل ہے۔ جو منفرد کے لئے ہے البتہ اس میں یہ بات مزید ہے کہ امام کی اقتدا کی نیت بھی کرے۔

نیت کرنے کا وقت:

مستحب اور افضل یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق نیت کرے۔ تاہم اگر تکبیرِ تحریمہ سے پہلے نیت کرلی تو بھی جائز ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ اور نیت کے درمیان ایسا کوئی کام نہ کرے جو نماز کے لئے مفسد ہوتا ہے۔ جیسے کسی سے بات چیت یا کھانا پینا وغیرہ۔ ورنہ ایسا کام کر لینے کی وجہ سے وہ نیت کالعدم شمار ہوگی دوبارہ نیت کرنا ضروری ہوگا۔ تکبیرِ تحریمہ کے بعد نیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

⑥ تکبیرِ تحریمہ:

تکبیرِ تحریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسے کلمات سے نماز کو شروع کرنا جو خالص اللہ تعالیٰ کی ثناء، تعظیم اور ذکر پر مشتمل ہوں۔ جیسے یوں کہنا "اللہ اکبر"، "اللہ اعظم"، "سبحان اللہ" وغیرہ۔ مگر خاص اللہ اکبر کہنا واجب ہے۔

* تکبیرِ تحریمہ کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ کھڑے کھڑے جھکنے سے پہلے کہے۔ جھکتے ہوئے کہنے سے تکبیرِ تحریمہ ادا نہیں ہوتی۔

❊ تکبیرِ تحریمہ اور نیت کے درمیان کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسے نیت کرنے کے بعد کھانا کھانا، پینا، بات چیت وغیرہ۔ پھر تکبیرِ تحریمہ کہنا۔

❊ اللہ اکبر اس طرح کہنا ضروری ہے کہ خود اپنی آواز سن لے۔

نماز کے فرائض

نماز کے پانچ ارکان ہیں۔ جس شخص نے بھی اس میں سے کسی ایک کو بھی جان بوجھ کر یا بھول کر چھوڑا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، اور فرض چھوٹ جانے کی صورت میں سجدۂ سہو کی بھی اجازت نہیں ہے۔

① قیام یعنی کھڑا ہونا:

❊ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض نمازوں میں فرض ہے جو نمازیں واجب ہیں مثلاً وتر اور عیدین کی نمازیں ان میں بھی قیام فرض ہے۔ اور اسی طرح فجر کی سنتوں اور نذر کے نفلوں میں بھی قیام فرض ہے۔

❊ بغیر عذر ایک پاؤں پر کھڑا ہونا مکروہ ہے لیکن نماز ہو جاتی ہے اور اگر عذر ہو تو مکروہ نہیں۔

② قرأت یعنی قرآن مجید میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا:

❊ فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں اور وتر سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔

❊ نماز کی قرأت میں تین چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک بڑی آیت پڑھنا فرض ہے۔

❊ قرآن پاک کی قرأت نازل شدہ عربی کی بجائے اس کا کسی اور زبان میں ترجمہ

پڑھے تو یہ جائز نہیں، فقط ترجمہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔

③ رکوع کرنا:

رکوع کی ادنیٰ حد یہ ہے کہ اتنا جھکا ہوا ہو کہ اگر اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تو وہ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اگر بیٹھے ہوئے رکوع کرے اس کی ادنیٰ حد یہ ہے کہ سر اور کمر کسی قدر جھک جائیں۔

④ دونوں سجدے کرنا:

زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں زمین پر پیشانی لگانا فرض ہے جبکہ اس کے ساتھ زمین پر ناک ٹکانا واجب ہے۔

- ہر رکعت میں دو مرتبہ سجدہ کرنا فرض ہے۔
- بلا عذر صرف ناک زمین پر لگائی اور پیشانی نہیں لگائی تو نماز جائز نہیں عذر کی وجہ سے صرف ناک پر اکتفا کرنا اس وقت جائز ہے جب اس قدر ناک لگا دے کہ سخت حصہ بھی لگے اگر ناک کے صرف نرم حصہ کو لگایا تو جائز نہیں۔
- اگر فوم یا روئی کی چیز پر سجدہ کرے تو سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے اور اتنا دبائے کہ اور نہ دب سکے اگر اوپر اوپر ذرا اشارے سے سر رکھ دیا دبایا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔
- سجدہ کی جگہ پاؤں کی جگہ سے ایک بالشت اونچی ہو تو سجدہ جائز ہے اور اگر اس سے زیادہ اونچی ہو تو بلا عذر جائز نہیں مگر عذر کے ساتھ جائز ہے۔
- اگر دونوں ہاتھ یا دونوں گھٹنے زمین پر نہ رکھے تو سجدہ کا فرض ادا ہو جائے گا۔
- اگر سجدہ کیا اور دونوں پاؤں زمین پر نہ رکھے تو جائز نہیں اور اگر ایک پاؤں رکھے تو عذر کے ساتھ بلا کراہت جائز ہے۔ اور بلا عذر کراہت کے ساتھ جائز ہے، پاؤں کا رکھنا انگلیوں کے رکھنے سے ہوتا ہے اگرچہ ایک ہی انگلی ہو اگر دونوں

پاؤں کی انگلیوں کی پشت رکھی اور اڑیاں نہ رکھیں تب بھی سجدہ جائز ہے۔ واضح رہے کہ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی انگلی کا کم از کم ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کے بقدر لگنا شرط ہے۔

⑤ قعدۂ اخیرہ:

نماز کے اخیر میں بقدر تشہد یعنی جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے۔

فرائض کا حکم:

نماز کے فرائض میں کوئی فرض چھوٹ جائے (خواہ بھول کر یا جان بوجھ کر چھوڑا ہو) تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے سجدہ سہو بھی کافی نہیں ہے۔ نماز دوبارہ لوٹانا فرض ہے۔

نماز کے واجبات

درج ذیل باتیں نماز میں واجب ہیں۔

❶ تکبیرِ تحریمہ کا خاص ''اللہ اکبر'' کے لفظ سے ہونا۔

❷ فرض نمازوں میں فرض قرأت کے لئے پہلی دو رکعتوں کو متعین کرنا۔

❸ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

❹ اسی طرح سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت جیسے سورۂ کوثر یا اس کے برابر تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھنا۔

❺ سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

❻ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

٧ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔
٨ تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ، قومہ، اور جلسے کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔
٩ دو رکعتوں پر بیٹھنا یعنی قعدۂ اولیٰ کرنا۔
١٠ دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔
١١ لفظ ''سلام'' کے ساتھ نماز سے نکلنا۔ اور دو بار السلام کا لفظ واجب ہے اور علیکم کا لفظ واجب نہیں۔
١٢ نمازِ وتر میں دعائے قنوت کے لئے تکبیر یعنی ''اللہ اکبر'' کہنا۔
١٣ نمازِ وتر میں قنوت میں کوئی دعا پڑھنا۔
١٤ عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔
١٥ فرض یا واجب میں تاخیر نہ ہونا، اور تاخیر یہ ہے کہ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار وقفہ ہو جائے۔
١٦ نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا۔
١٧ نماز میں سہو ہوا تو سجدۂ سہو کرنا۔
١٨ قرأت کے سوا تمام فرائض و واجبات میں امام کی اتباع کرنا۔
١٩ امام پر فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور جمعہ اور عیدین اور تراویح کی نمازوں میں اور رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرأت واجب ہے۔

اور سری نمازوں (ظہر اور عصر) میں امام اور منفرد (اکیلا نماز پڑھنے والا) کے لئے قرأت آہستہ آواز سے کرنا بھی واجب ہے۔

واجبات کا حکم:

اگر کسی شخص نے بھول کر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا تو اس کی نماز ناقص

ہوگی اور سجدۂ سہو کے ذریعے اس کا تدارک کرنا ضروری ہے۔ اور جان بوجھ کر کوئی بات چھوڑ دی تو نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے ورنہ گناہ گار ہوگا۔

نماز کی سنتیں

١ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا مردوں کا کانوں کی لَو تک اور عورتوں کا کندھوں تک۔ اسی طرح قنوت اور عیدین کی زائد تکبیریں اور نمازِ جنازہ کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔

٢ ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی رکھنا کہ نہ بہت کھلی ہوئی ہوں اور نہ بہت ملی ہوئی ہوں۔

٣ انگلیوں اور ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا۔

۴ تکبیرِ تحریمہ کے بعد مردوں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا اس طرح کے دائیں ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رہے۔ دائیں انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقہ بنا کر کلائی کو پکڑے۔ باقی داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر رہیں۔ اور عورتیں اپنے ہاتھ سینے پر رکھیں اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھیں اور حلقہ نہ بنائیں۔

۵ پہلی رکعت میں ثناء یعنی "سبحانك اللّٰهُمَّ" پڑھنا۔

٦ صرف پہلی رکعت میں قرأت کے لئے تعوذ پڑھنا اور ہر رکعت کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰه" پڑھنا۔

٧ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

٨ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد امام اور منفرد کا آمین کہنا۔ قرأت بلند آواز سے بھی ہو تو سب مقتدیوں کا آہستہ آواز میں آمین کہنا۔

۹ ثناء، تعوذ، بسم اللہ اور آمین آہستہ کہنا۔

۱۰ سنت کے موافق قرأت کرنا۔

۱۱ صرف فجر کی نماز میں پہلی رکعت کی قرأت کو دوسری سے لمبی کرنا۔

۱۲ رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہنا۔

۱۳ رکوع میں مردوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیٹھ کو بچھا دیں اور سر کو پشت کی سیدھ میں رکھیں دونوں ہاتھوں کی کھلی کی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑیں۔ پنڈلیوں کو سیدھا رکھیں، گھٹنوں کو خم نہ دیں اور بازوؤں کو پہلو سے جدا نہ رکھیں۔

۱۴ رکوع سے اٹھتے وقت امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" اور سیدھے کھڑے ہو کر، مقتدی کو "رَبَّنَالَكَ الْحَمْد" اور منفرد کو یہ دونوں کہنا چاہیئے۔

۱۵ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر یعنی "اللہ اکبر" کہنا۔

۱۶ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنوں پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی پھر ناک رکھنا جبکہ بعض کے نزدیک پہلے ناک رکھے پھر پیشانی رکھے اور سجدے سے اٹھتے وقت اس کے برعکس کرنا۔

۱۷ سجدہ میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھنا اور قبلہ رخ رکھنا اور اور دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرنا اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھنا اور کہنیوں کو زمین سے اونچا رکھنا اور پیٹھ کو رانوں سے جدا رکھنا مردوں کے لئے سنت ہے۔

۱۸ ہر سجدہ میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنا۔

۱۹ دوسرے سجدے کے بعد جب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو پنجوں کے بل اٹھے اور گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اٹھے۔

۲۰ ہر جلسے اور قعدہ میں دایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو اس طرح

کھڑا رکھنا کہ اس کے انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں۔

۲۱ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا اور انگلیوں کے سرے گھٹنے کے قریب رکھنا۔

۲۲ تشہد میں "اشهدان لا اله الاالله" پر کلمے کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کے سروں کو ملا کر حلقہ بنایا جائے اور لاالٰہ پر انگلی کھڑی کی جائے اور الا اللہ پر جھکا دی جائے۔ جھکانے میں اس کا خیال رکھے کہ تھوڑا سا جھکا دے بالکل گرانا صحیح نہیں ہے۔

(احسن الفتاویٰ، امداد الفتاویٰ)

۲۳ قعدہٗ اخیرہ میں درود پڑھنا اور درود کے بعد کسی ایسی چیز کی دعا مانگنا جس کا ہمارے معاشرے میں بندوں سے مانگنے کا رواج نہ ہو۔

۲۴ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔ اور ساتھ میں چہرہ کو بھی پھیرنا۔

۲۵ امام کو دونوں سلام بلند آواز سے کہنا مگر دوسرے سلام کو پہلے کی نسبت پست آواز میں کہنا۔

۲۶ سلام ان لفظوں سے کہنا "السّلامُ علیکم ورحمة اللّٰه."

سنتوں کا حکم:

نماز کی سنتوں کا حکم یہ ہے کہ کوئی بھی سنت جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول کر چھوٹ جائے اس سے ثواب میں تو کمی آتی ہے نماز فاسد نہیں ہوتی اور نہ ہی سجدہ سہو کی ضرورت ہوتی ہے۔

نماز کے مستحبات

١ دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کی مقدار یا اس کے قریب قریب فاصلہ

چھوڑنا۔

۲ ہر رکعت میں الحمد کے بعد جب سورت ملائے تو اس سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنا۔

۳ تکبیرِ تحریمہ کے وقت جب کوئی عذر نہ ہو دونوں ہاتھ چادر وغیرہ سے باہر نکال کر اٹھانا۔

۴ منفرد کو رکوع و سجود میں تین تین مرتبہ سے زیادہ لیکن طاق عدد میں تسبیح پڑھنا۔

۵ جمائی آئے تو منہ خوب بند کرلے اور اگر کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت کی طرف سے روکے۔

۶ دونوں سجدوں کے درمیان جلسے میں یہ دعا پڑھنا "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" یا صرف "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" ایک مرتبہ یا تین مرتبہ۔

۷ قنوت میں خاص اس دعا کا پڑھنا "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ."

۸ جب کھڑا ہو تو اپنی نگاہ سجدے کی جگہ رکھے۔ اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر اور جب سجدہ کرے تو ناک پر رکھے جلسے اور قعدہ میں نگاہ گود میں رہے اور سلام پھیرتے وقت کندھوں پر ڈالے۔

مفسدات (نماز کوتوڑنے والی چیزوں) کا بیان

① نماز میں بولنا یا بلاضرورت آواز نکالنا:

نماز میں بولنا نماز کے لئے مفسد ہے۔ اصطلاح میں اسے کلام الناس کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو عام لوگ اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہوں۔ خواہ وہ جملہ عربی زبان میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔ جیسے تَعَال کا معنی ہے ادھر آجا۔ یا بِعْ جس کا معنی ہے بیچ دو۔

* نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر یا غلطی سے بول اٹھا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ بولنے سے مراد یہ ہے کہ کہا ہوا لفظ کم از کم دو حرفوں پر مشتمل ہو اور اگر ایک حرف پر مشتمل ہو تو وہ ایسا ہو جو بامعنی ہو جیسے عربی زبان میں مثلاً ''عِ'' اور ''قِ'' کہ ''عِ'' کا مطلب ہے کہ تو حفاظت کر اور ''قِ'' کا مطلب ہے کہ تو بچا۔
* کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السّلام علیکم یا اس جیسا کوئی لفظ کہنا اور اس طرح کسی کے سلام کے جواب میں وعلیکم السّلام کہنا۔ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔
* اگر درد یا مصیبت سے نماز میں آہ یا اُف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ مریض مرض سے بے قابو ہو جائے اور اس سے بے اختیار آہ یا ہائے نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ اسی طرح اگر جنت یا دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز یا آہ یا اُف وغیرہ نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔
* بلاضرورت کھنکارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے دو حرف بھی پیدا ہو

جائیں نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ عذر اور مجبوری کے وقت کھنکارنا درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی۔

❁ نماز میں چھینک آئے اور اس پر الحمد اللّٰہ کہے تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ کہنا نہیں چاہئے اور اگر کسی اور کو چھینک آئے اور یہ جواب میں اس کو یرحمك اللّٰہ کہہ دے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

❁ نماز میں کچھ خوشخبری سنے اور اس پر "الحمد للّٰہ" کہہ دے یا کسی کی موت کی خبر سنے اس پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" پڑھ لے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

❁ کوئی لڑکا وغیرہ گر پڑا اس کے گرتے وقت "بسم اللہ" کہہ دیا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

❁ اگر نمازی نے وسوسہ کو دور کرنے کے لئے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھا تو اگر وہ وسوسہ دنیاوی امور سے متعلق ہو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر امور آخرت سے متعلق ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۲ ایسا عمل کرنا جو کثیر ہو اور نماز کی جنس سے نہ ہو:

عملِ کثیر کی چند صورتیں ہیں:

(ا) دور سے دیکھنے والا شخص جس کے سامنے نماز شروع نہیں کی وہ عمل ہوتے دیکھ کر یہ سمجھے کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے۔

(ب) وہ کام جو عام طور پر دو ہاتھوں سے کیا جاتا ہے جیسے عمامہ باندھنا، تہہ بندھ باندھنا وغیرہ (اگرچہ نمازی اس وقت اس کو ایک ہاتھ سے ہی کرے)۔ وہ کام جو عام طور سے ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے ٹوپی پہننا یا اتارنا یہ عمل قلیل ہے (اگرچہ نمازی اس کو دو ہاتھوں سے کرے)۔

(ج) وہ کام جس کے لئے کام کرنے والا عام طور سے علیحدہ مجلس اور نشست کا اہتمام کرتا ہے جیسے بچے کو دودھ پلانا۔

(د) عمل اگرچہ قلیل ہو لیکن اس کو ایک رکن یا ایک رکن کی مقدار میں تین بار تک کرنے سے وہ عمل کثیر بن جاتا ہے۔

وضاحت: آخری تین صورتیں بھی پہلی صورت ہی میں شامل ہو سکتی ہیں کیونکہ ان میں سے کوئی بھی کام ہوتے دیکھ کر دور سے دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ کام کرنے والا نماز میں نہیں ہے۔

* اگر ایک رکن کی مقدار یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مدت میں تین بار کھجلایا یعنی ایک دفعہ کھجلا کر ہاتھ ہٹا لیا ہو پھر دوسری مرتبہ ہاتھ لیجا کر پھر کھجلایا ایسا تین مرتبہ کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

اگر ہاتھ صرف ایک مرتبہ اٹھا کر ایک جگہ رکھ کر چند مرتبہ کھجلانے کی حرکت کی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجلانا سمجھا جائے گا اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

(۳) نماز کے اندر کھانا پینا:

* نماز میں کوئی چیز کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے یہاں تک کہ ایک تِل یا چھالیہ کا ٹکڑا اٹھا کر کھالے تو بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ اگر چھالیہ کا ٹکڑا وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اس کو نگل گیا تو اگر چنے سے کم ہو تو نماز ہو جاتی ہے اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

* کوئی میٹھی چیز کھائی پھر کلّی کر کے نماز پڑھنے لگا لیکن منہ میں اس کا کچھ مزا باقی ہے اور تھوک کے ساتھ حلق میں جاتا ہے تو نماز صحیح ہے۔

(۴) نماز کے اندر زیادہ چلنا چاہے اختیار سے ہو یا بلا اختیار سے:

اگر کوئی شخص نماز کے اندر بلا عذر چلے تو اگر متواتر اور کثیر چلے تو نماز فاسد

ہوجائے گی خواہ قبلے کی طرف سے سینہ نہ پھرے اور اگر کثیر غیر متواتر چلنا ہوا یعنی مختلف رکعتوں میں متفرق چلنا ہوا اور ہر رکعت میں قلیل چلنا ہو تو اگر قبلے سے سینہ نہ پھرا ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

* کثیر کی حد مقتدی کے لئے یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ میں دو صف کی مقدار چلے۔ اس سے کم قلیل ہے لہٰذا ایک دفعہ میں دو صفوں کے بقدر چلا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایک صف کی بقدر چلا تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔

اور کثیر غیر متواتر کی مثال یہ ہے کہ ایک صف کی بقدر چلا، پھر ایک رکن کی یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی بقدر ٹھہرا، پھر ایک صف کی بقدر چلا، پھر ایک رکن کی مقدار ٹھہرا تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اگرچہ بہت زیادہ صفوں کی مقدار چلا ہو بشرطیکہ جگہ مختلف نہ ہوجائے یعنی اگر مسجد ہے تو مسجد سے باہر نہ ہوجائے اور اگر میدان ہے تو صفوں سے باہر نہ ہوجائے۔

(۵) نماز کے دوران نماز کا کوئی رکن چھوٹ جائے مثلاً رکوع سجدے وغیرہ سے کوئی چیز بھول گیا اور سلام پھیرنے تک اس کو ادا نہیں کیا تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۶) نماز کے صحیح ہونے کی شرائط (جن کا بیان پہلے گزر چکا ہے) میں سے اس کی ایک شرط بھی نماز کے دوران فوت ہوجائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مثال نمبر (۱):

(ا) نماز کے دوران طہارت ختم ہوگئی، مثلاً نواقضِ وضو (وضو توڑنے والی اشیاء) میں کوئی چیز پائی گئی تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(ب) نماز کے دوران جنون لاحق ہوگیا۔

(ج) نماز کے دوران بے ہوش ہوگیا۔

(د) تیمم کر کے نماز شروع کی تھی نماز کے دوران اسے پانی مل گیا اور وہ اس پانی

کے استعمال پر قادر بھی ہے تو چونکہ تیمّم باطل ہوگیا لہٰذا اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

(ر) موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا کہ مسح کو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی مثلاً نماز کے دوران موزوں پر مسح کی مدّت ختم ہوگئی یا تین انگلیوں کی مقدار موزہ پاؤں سے اتر گیا تو چونکہ اس طرح موزوں پر مسح باطل ہوجاتا ہے اس سے وضو ختم ہوجاتا ہے۔ جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

مثال نمبر ②: نماز کے دوران چہرہ قبلے سے پھر گیا تو استقبالِ قبلہ کی شرط کے فوت ہونے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مثال نمبر ③: نماز کے دوران ستر کھل گیا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ستر کے بارے میں شرائط نماز کے بیان میں گزر چکی ہیں۔

مثال نمبر ④: نماز کے دوران وقتِ ممنوع شروع ہوگیا مثلاً نمازِ فجر کے دوران سورج طلوع ہوگیا، عیدین کی نماز کے دوران سورج کا زوال شروع ہوگیا یا جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہوگیا تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی۔

⑦ نماز کے دوران تلاوت واذکار میں کوئی ایسی غلطی کی جس سے معنیٰ بگڑ کر الٹ ہوجاتا ہے۔ اس سے بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

قرأت میں غلطی کی مثال:

❶ "وَاللّٰهُ يَعلَمُ بِمَا تَصْنَعُوْنَ" کی جگہ "واللّٰهُ لَايَعلَمُ بِمَا تَصْنَعُوْن" پڑھ دیا۔

❷ "اِنّ الابرارَ لفِیْ نَعِیمِ" کی جگہ "اِنّ الابرارَ لفِیْ جحیمِ" پڑھ دیا۔

❸ "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ۞ لَا اَعبدُ مَا تَعبُدُوْن ۞" کی جگہ "قُلْ يَا

اَیُّھَا الکافِرُوْن ۞ اَعبدُ مَا تَعْبُدُوْن ۞" پڑھ دیا۔

۴ "اِنّ الفُجّارَ لَفِیْ جَحِیمٍ" کی جگہ "اِنّ الفُجّارَ لَفِیْ نَعیمٍ" پڑھ دیا۔

اذکار میں غلطی کی مثال:

اللہ اکبر کے الف کو مدّ کے ساتھ پڑھا۔ آللہ اکبر (پہلی صورت میں بغیر مدّ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور دوسری مدّ والی صورت میں معنی یہ ہیں کہ "کیا اللہ سب سے بڑا ہے؟" جب اللہ اکبر کی جگہ "آللہ اکبر" پڑھ دیا اس صورت میں معنی ہی میں خرابی لازم آتی ہے۔

⑧ نیند کی حالت میں مکمل ایک رکن ادا کرلیا اور بیدار ہونے کے بعد اسے دوبارہ نہیں لوٹایا۔ مثلاً قعدہ میں بیٹھتے ہی سوگیا اور اسی حالت میں آخر میں سلام پھیر دیا۔

⑨ نماز کے دوران اتنی آواز سے ہنس پڑا کہ اس کی آواز خود کو سنائی دی۔

⑩ مقتدی نے اگر کوئی مکمل رکن امام سے پہلے ادا کرلیا کہ وہ اس رکن میں ایک لمحہ کے لئے بھی امام کے ساتھ شریک نہ ہوا تو مقتدی کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

وہ مجبوریاں جن میں نماز توڑنا جائز ہے

* نماز کے دوران اگر ایک درہم (قریباً ساڑھے تین ماشے: 3.402 گرام چاندی) کی مالیت کی بقدر کسی چیز کے ضائع ہوجانے کا خدشہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے۔
* نماز کے دوران کوئی خاص گمشدہ چیز مثلاً گھڑی یا چشمہ وغیرہ یاد آنے سے نماز توڑنا جائز ہے۔
* کسی شخص کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا جائز ہے۔

✽ اگر کوئی بے ہوش ہو کر گر جائے تو اس کو اٹھانے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں۔

✽ اگر نماز میں اچانک کوئی زہریلا جانور (سانپ، بچھو وغیرہ) نظر آجائے اور نمازی کی طرف بڑھے اگر نماز توڑنے بغیر (عمل کثیر کے بغیر) اس کو مار سکتے ہوں تو ٹھیک ورنہ اس کو مارنے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں (البتہ عملِ کثیر کی صورت میں نماز ٹوٹ جائے گی)

✽ اگر نماز کے دوران بھڑ، شہد کی مکھی کے تکلیف دینے کا خوف ہو اور بغیر عمل کثیر کے مار سکے تو مار دے اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ ورنہ نماز توڑ کر مار دے۔

✽ نماز کے دوران اگر کوئی ساتھ والے کمرے سے آواز دے یا دروازے پر دستک دے کسی ایسی شدید ضرورت کے لئے جس کے نقصان کی تلافی نہ ہو سکے تو نماز توڑنا جائز ہے۔ محض دستک سن کر نماز توڑنا جائز نہیں۔

✽ اگر فرض نماز میں ہو تو والدین کے بلانے پر نماز نہ توڑے۔ بشرطیکہ وہ کسی ناگہانی آفت میں مبتلا ہو کر اس کو مدد کے لئے نہ پکاریں (یہ صورت والدین کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی کی بھی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا ضروری ہے) اور اگر نفل نماز میں ہو اور والدین کو اس کا علم ہو تو نہ توڑے اور اگر علم نہ ہو تو نماز توڑ کر جواب دے۔

جماعت کے احکام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ.﴾ (البقرة: ٤٣)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور تم میرے آگے جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔“

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.“ (رواه مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جماعت کی نماز اکیلے نماز سے ستائیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“

جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ان میں ایک شخص تابع ہو اور دوسرا متبوع۔ متبوع کو ”امام“ اور تابع کو ”مقتدی“ کہتے ہیں۔

- جماعت سے نماز پڑھنا مردوں کے لئے اکثر ائمہ حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک واجب ہے اور بعض ائمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے لیکن ایسی سنت مؤکدہ جس کی تاکید واجب کے قریب ہے۔
- امام کے سوا ایک آدمی کے نماز میں شریک ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت، غلام ہو یا آزاد، بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ۔

البتہ جمعہ وعیدین میں امام کے علاوہ کم سے کم تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔

❋ جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اس طرح ایک دوسرے کے تابع ہوکر پڑھیں تو جماعت ہوجائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو۔ البتہ نفل کی جماعت کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

ضروری تنبیہ: یادرہے کہ جس طرح جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اسی طرح مسجد کی حاضری بھی واجب ہے۔ لہٰذا جو لوگ صرف جماعت کو واجب سمجھتے ہوئے گھروں یا دفتروں یا نماز کے لئے مخصوص جگہوں میں جماعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور مسجدِ شرعی میں جماعت کے لئے حاضر نہیں ہوتے وہ ایک واجب کے ترک کی وجہ سے گناہ گار ہوتے ہیں۔ اگرچہ نماز کا فریضہ ادا ہوجاتا ہے۔

جماعت کن لوگوں پر واجب ہے:

ان عاقل بالغ آزاد مردوں پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے جن کو کوئی عذر نہ ہو اور وہ کسی حرج اور مشقت کے بغیر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے پر قادر ہوں۔

ترک جماعت کے عذر:

ذیل میں وہ عذر ذکر کئے جاتے ہیں جن کی وجہ سے جماعت چھوڑنا جائز ہوجاتا ہے۔ تاہم اگر کوئی عذر کی حالت میں بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تو بہت بڑی فضیلت کی بات ہے:

1. مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو۔
2. بارش بہت زور سے برس رہی ہو۔

تنبیہ: جب تک بارش اور کیچڑ کے باوجود مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہو تو جماعت سے نماز پڑھنے کی ہمت کرنی چاہئے۔

۳ سخت سردی ہو کہ باہر نکلنے یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو۔

۴ مسجد جانے میں مال واسباب کے چوری ہو جانے کا خوف ہو۔

۵ مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو۔

۶ مسجد جانے میں کسی قرض خواہ کے مل جانے کا خوف ہواور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔

۷ اندھیری رات ہو کہ راستہ دکھائی نہ دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنی چاہئے۔

۸ رات کا وقت ہواور بہت سخت آندھی چل رہی ہو۔

۹ کسی مریض کی دیکھ بھال کر رہا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۰ کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۱ پیشاب یا پاخانہ کا شدید تقاضا ہو۔

۱۲ کوئی ایسی بیماری ہو کہ جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا پیر کٹا ہو لیکن اگر نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے تو جماعت ترک نہ کرنی چاہئے۔

۱۳ سفر کا ارادہ ہواور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی قافلہ نکل جائے گا۔ یا ریل چل پڑے گی اور دوسری ریل پکڑنا یا تو ممکن نہیں یا اس میں سخت حرج ہے۔

تنبیہ: خود سفر ترک جماعت کے لئے عذر نہیں بلکہ جو لوگ سفر میں ہوں وہ خود جماعت کا اہتمام کریں۔

نماز میں مکروہات کا بیان

حضرات فقہائے کرام نے فقہی کتابوں میں نماز کے مکروہات سے متعلق جو تفصیل ذکر فرمائی ہے ان میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مکروہات کا تعلق لباس اور بعض کا تعلق جاندار کی تصویر، بعض کا تعلق دلی تشویش، بعض کا تعلق قرأتِ قرآنِ کریم، بعض کا تعلق جگہ، بعض کا تعلق نماز کے دوران عملِ قلیل اور بعض کا تعلق جماعت کے تقاضے کے خلاف کرنے سے ہے۔

ذیل میں ان مکروہات کی ترتیب کے ساتھ تفصیل تحریر کی جاتی ہے تا کہ اس کو یاد رکھنے میں سہولت ہو:

لباس سے متعلق مکروہات:

- حالتِ نماز میں کپڑے کا خلافِ دستور پہننا یعنی جو طریقہ اس کے پہننے کا ہو اور جس طریقے سے اس کو اہلِ تہذیب پہنتے ہوں اس کے خلاف اس کا استعمال مکروہِ تحریمی ہے مثلاً کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شانہ پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔
- کندھے پر رومال ڈال کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے یعنی جبکہ اس کو لپیٹے نہیں۔
- بہت گندے اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور دوسرے کپڑے نہ ہوں تو جائز ہے۔
- مردوں کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع کی نیت ہے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ سر ڈھانپ کر نماز پڑھے اور دل کے ساتھ خشوع اور خضوع کرے۔
- عمامہ یا رومال اس طرح باندھنا کہ درمیان میں سر کھلا رہے مکروہِ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہِ تحریمی ہے۔

* نماز میں ناک اور منہ ڈھانپ لینا مکروہِ تحریمی ہے۔
* کسی کے پاس کرتہ موجود ہو اور وہ صرف شلوار یا تہہ بند باندھ کر نماز پڑھے تو مکروہِ تحریمی ہے۔
* سجدہ میں جاتے وقت کپڑا اسمیٹنا یا شلوار کے پائنچے اوپر اٹھانا مکروہِ تحریمی ہے۔
* ایسا چست لباس مثلاً چست پتلون یا پاجامہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جس سے مخفی اعضاء کی شکل نظر آئے اور اوپر سے ایسی کوئی چادر بھی نہ اوڑھی ہو جس میں وہ اعضاء چھپ جائیں۔
* نماز پڑھنے کے لئے آستین کو چڑھانا مکروہِ تحریمی ہے خواہ کہنیوں تک ہو یا اس سے نیچے ہو اگر نماز شروع کرنے سے پہلے کسی کام کے لئے یا وضو کرنے کے لئے آستین چڑھائی تھی اور اسی طرح نماز پڑھنے لگا تو یہ بعض کے نزدیک مکروہِ تحریمی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہے۔ اگر آستین چڑھائی ہوئی تھی اور نماز میں جلدی ہونے کی وجہ سے آستین نہ اتاری تب بھی یہی حکم ہے اور افضل یہ ہے کہ نماز کے اندر عملِ قلیل سے آستین اتار لے۔

اگر ایسی قمیض یا کرتہ وغیرہ پہن کر نماز پڑھی جس کی آستین کہنیوں سے اوپر تک ہی ہو تو اس صورت میں بھی کراہتِ تحریمی ہے۔

جاندار کی تصویر سے متعلق مکروہات:

* جس چادر پر جاندار کی تصویر بنی ہو اس پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے۔ اور تصویر دار جائے نماز رکھنا مکروہ ہے۔
* اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں یا چھت گیری میں تصویر بنی ہوئی ہے یا آگے کی طرف ہو یا دائیں بائیں طرف ہو یا پیچھے کی طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور

اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھدیں تو کھڑے ہو کر چہرہ دکھائی نہ دے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا ہو اور منہ مٹا ہوا ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں ایسی تصویر سے کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی چاہے جس طرف ہو۔

- جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔
- درخت یا مکان وغیرہ کسی بے جان چیز کا نقشہ بنا ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

قلبی تشویش سے متعلق مکروہات:

- جس وقت پیشاب پاخانہ کا شدید تقاضا ہو تو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر وقت کے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو اسی حالت میں پڑھ لے۔
- جب بھوک بہت لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھ لے بغیر کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت ختم ہونے لگے تو پہلے نماز پڑھ لے۔
- آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے، لیکن اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل خوب لگے تو بند کر کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔
- جس جگہ یہ ڈر ہو کہ کوئی نماز میں ہنسائے گا یا خیال بٹ جائے گا اور نماز میں بھول چوک ہو جائے گی، ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

قرأت سے متعلق مکروہات:

- دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے تین آیتوں سے زیادہ لمبا کرنا مکروہ تنزیہی ہے جن سورتوں کا پڑھنا سنت سے ثابت ہے ان میں مکروہ نہیں۔

❊ ابھی سورت پوری ختم نہیں ہوئی ایک دو کلمے رہ گئے تھے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلا گیا اور سورت کو رکوع میں جا کر ختم کیا تو نماز مکروہ ہوئی۔

❊ آیتوں یا سورتوں یا سبحان اللہ وغیرہ کو انگلیوں پر یا تسبیح ہاتھ میں لے کر گننا نماز کے اندر مکروہِ تنزیہی ہے، خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز اگر گننے کی ضرورت ہو جیسے صلوٰۃ التسبیح میں ضرورت ہوتی ہے تو انگلیوں کے سرے یعنی پوروں کو دبا کر شمار کرے۔

جگہ سے متعلق مکروہات:

❊ اکیلے امام کا بلا ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑے ہونا جس کی بلندی ایک ہاتھ (ڈیڑھ فٹ) یا اس سے زیادہ ہو مکروہِ تنزیہی ہے اگر امام کے ساتھ چند مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں اگر صرف ایک مقتدی ہے تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر بلندی ایک ہاتھ (ڈیڑھ فٹ) سے کم ہو اور سرسری نظر سے اس کی اونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو تب بھی مکروہ ہے۔

❊ تمام مقتدیوں کا امام سے بلا ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑے ہونا مکروہِ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کافی نہ رہے تو مکروہ نہیں اسی طرح اگر بعض مقتدی امام کے برابر ہوں اور بعض اونچی جگہ پر ہوں تب بھی جائز ہے۔

❊ اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرلے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں ہے اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

❊ اگر کوئی آگے بیٹھا باتیں کر رہا ہو یا کسی اور کام میں لگا ہوا ہو تو اس کے پیچھے اس

کی پیٹھ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے لیکن اگر بیٹھنے والے کو اس سے تکلیف ہو اور وہ اس رک جانے سے گھبرائے تو ایسی حالت میں کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے یا وہ اتنی زور زور سے باتیں کر رہا ہو کہ نماز میں بھول جانے کا ڈر ہو تو وہاں نماز نہیں پڑھنا چاہئے یہ مکروہ ہے اور کسی کے منہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

بلاضرورت عملِ قلیل کرنے سے متعلق مکروہات:

* بلاضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے۔ جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ میں بلغم آگیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے (جب میدان میں نماز پڑھ رہا ہو) یا کپڑے میں لے کر مل ڈالے اور داہنی جانب اور قبلے کی جانب نہ تھوکے۔
* نماز میں کھٹمل نے کاٹ لیا تو اس کو پکڑ کر چھوڑ دے نماز پڑھنے میں مارنا اچھا نہیں ہے۔ اور اگر کھٹمل نے ابھی کاٹا نہیں ہے تو اس کو نہ پکڑے بلا کاٹے پکڑنا بھی مکروہ ہے۔
* فرض نمازوں میں بلاضرورت دیوار وغیرہ یا کسی چیز کے سہارے پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
* اپنے کپڑے یا بدن یا زیور سے کھیلنا، کنکریوں کو ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ البتہ اگر کنکریوں کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو ایک مرتبہ ہاتھ سے برابر کر دینا اور ہٹانا درست ہے۔
* نماز میں انگلیاں چٹخانا اور کولہے پر ہاتھ رکھنا اور دائیں بائیں منہ موڑ کر دیکھنا یا اوپر کی طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھنا یہ سب مکروہِ تحریمی ہے۔ البتہ اگر کن انکھیوں

سے کچھ دیکھے اور گردن نہ پھیرے تو اس طرح کرنا مکروہ تو نہیں لیکن بلا ضرورت شدیدہ ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔

* نماز میں انگڑائی لینا مکروہِ تنزیہی ہے۔
* نماز میں چارزانوں بیٹھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ جبکہ پیر کھڑے رکھ کر بیٹھنا یا کتے کی طرح بیٹھنا مکروہِ تحریمی ہے ہاں البتہ بیماری کی وجہ سے جس طرح بیٹھ سکے بیٹھے۔ اس وقت کچھ مکروہ نہیں۔
* سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ سے سلام کا جواب دینا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر زبان سے جواب دیا تو نماز ٹوٹ گئی۔
* نماز میں اِدھر اُدھر سے اپنے کپڑے کو سمیٹنا اور سنبھالنا کہ مٹی اور گرد و غبار نہ لگنے پائے مکروہِ تحریمی ہے۔

ان امور کا بیان جو نماز میں مکروہ نہیں ہیں:

درجِ ذیل امور نماز میں مکروہ نہیں ہیں:

1. کن انکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا بشرطیکہ چہرہ نہ پھرے۔
2. ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ قرآن کریم سامنے ہو۔
3. ایسے آدمی کی پشت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کہ جو بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہو۔
4. ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ سامنے چراغ یا دیا رکھا ہوا ہو۔
5. نوافل میں ایک ہی سورت کو دو رکعتوں میں پڑھنا۔
6. نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی پیشانی سے کھاس پھونس اور مٹی کو جھاڑ دینا۔ چہرے اور پیشانی پر مٹی اور کھاس وغیرہ لگا ہوا ہو اور اس سے نماز میں تشویش ہو رہی ہو تو دورانِ نماز ہی اس کا صاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔

۷ نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار ڈالنا جبکہ ان کے ڈس لینے کا خطرہ ہو لیکن سانپ بچھو مارنے میں اگر عملِ کثیر ہوگیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اگرچہ مکروہ نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہ ہوگا۔

۸ رکوع یا سجدے سے اٹھتے ہوئے پیچھے سے اپنے کپڑے کو ایک ہاتھ سے ٹھیک کر لینا تا کہ وہ جسم سے نہ چپکے۔

۹ ایسی جائے نماز، چٹائی یا قالین پر سجدہ کرنا جس پر کسی جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو۔ بشرطیکہ تصویر پر سجدہ نہ کرے۔

۱۰ ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ سامنے تلوار لٹکی ہوئی ہو۔

نماز کے احکام ذکر کرنے کے بعد استاذ محترم شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا رسالہ "نمازیں سنت کے مطابق پڑھئے" ملحق کیا جاتا ہے جس سے نماز کا صحیح طریقہ بڑی آسانی کے ساتھ سمجھ آسکتا ہے۔

نماز شروع کرنے سے پہلے یہ باتیں یادرکھئے اوران پر عمل کا اطمینان کر لیجئے۔

١ آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

٢ آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے، اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدہ کی جگہ پر رہے۔

٣ آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب ہے، اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہیں، (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

غلط طریقہ

صحیح طریقہ

٤ دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

٥ اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ کی صف سیدھی رہے، صف سیدھی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی ایڑھیوں کے آخری سرے صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے۔ اس طرح

٦ جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کرلیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلاء نہیں ہے۔ لیکن خلاء کو پر کرنے کے لئے اتنی تنگی بھی نہ کی جائے کہ اطمینان سے کھڑا ہونا مشکل ہو جائے۔

٧ اگر اگلی صف بھر چکی ہو تو نئی صف بیچ میں سے شروع کی جائے، دائیں یا بائیں کنارے سے نہیں۔ پھر جو لوگ آئیں وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ صف دونوں طرف سے برابر ہے۔

٨ پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی قباحت اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس کا اطمینان کرلیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

٩ ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں۔ صرف ہاتھ کھلے رہیں، بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

١٠ ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت:

١ دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

٢ ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کی بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے

بالکل ڈھک لیتے ہیں۔
بعض لوگ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کر دیتے ہیں بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھ سے پکڑ لیتے ہیں۔

٣ مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔

٤ دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں:

١ اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں، یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے سبحانك اللھم ...... الخ، پھر کوئی اور سورت پڑھیں اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سبحانك اللھم ...... الخ، پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورہ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

٢ نماز میں قراءت کے لئے یہ ضروری ہے کہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دے کر قرأت کی جائے کہ خود پڑھنے والا اس کو سن سکے۔ بعض لوگ اس طرح قراءت کرتے ہیں کہ زبان اور ہونٹ حرکت نہیں کرتے۔ یہ طریقہ درست نہیں۔ بعض لوگ قرأت کی بجائے دل ہی دل میں الفاظ کا تصور کر لیتے ہیں اس طرح بھی نماز نہیں ہوتی۔

٣ جب خود قرأت کر رہے ہوں تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں۔ پھر دوسری آیت پڑھیں۔ کئی کئی آیتیں ایک سانس

میں نہ پڑھیں۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پر سانس توڑ دیں پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ پھر مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر۔ اس طرح پوری سورہ فاتحہ پڑھیں لیکن اس کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

۴ بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں اتنا ہی بہتر ہے اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

۵ جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے آداب کے خلاف ہے اس سے پرہیز کریں۔ یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

۶ جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

۷ ڈکار آئے تو ہوا کو پہلے منہ میں جمع کر لیا جائے پھر آہستہ سے بغیر آواز کے اسے خارج کیا جائے۔ زور سے ڈکار لینا نماز کے آداب کے خلاف ہے۔

۸ کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں۔ ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

۱ اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائیں نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔

۲ رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔

③ رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہیے۔

④ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

⑤ رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں ان میں خم نہیں آنا چاہیے۔

⑥ کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہا جاسکے۔

⑦ رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

⑧ دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت:

① رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جس میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

② اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیے۔

③ بعض لوگ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کی بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت:

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ:

۱ سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

۲ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہوگئی ہے اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر (۱) اور نمبر (۲) میں بیان کیا گیا، بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

۳ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک، پھر پیشانی۔

سجدے میں:

۱ سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

۲ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں۔ یعنی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳ انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہئے۔

۴ کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں۔ کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۵ دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں۔ انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

۶ کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

۷ رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔ پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی

جائیں۔

۸ پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے، زمین سے نہ اٹھے۔

۹ دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑھیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوگئی ہوں جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیوں کو موڑنے پر قادر نہ ہوں وہ جتنی موڑ سکیں اتنی موڑنے کا اہتمام کریں۔ بلا وجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۱۰ اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں۔ بعض لوگ اس طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کے لئے بھی زمین پر نہیں ٹکتی۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجتاً نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

۱۱ سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا منع ہے۔

دونوں سجدے کے درمیان:

۱ ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دو زانوں سیدھے بیٹھ جائیں پھر دوسرا سجدہ کریں ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کو لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

۲ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں۔

۳ بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے

تک پہنچ جائیں۔

۴ بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

۵ اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاْجُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھا جا سکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا:

۱ دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

۲ سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

۳ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔

۴ اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

۵ اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔

۶ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

۷ التحیات پڑھتے وقت جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں، اور اِلَّا اللہ پر گرا دیں۔

۸ اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں۔ چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی

قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔

٩ الا اللّٰہ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کر لیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت:

١ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

٢ سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

٣ جب دائیں طرف گردن پھیر کر السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ:

١ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

خواتین کی نماز

پیچھے نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ مردوں کے لئے ہے، عورتوں کی نماز مندرجہ ذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے لہٰذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہیے۔ خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں، اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

* بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔
* بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں۔
* بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں۔
* بعض خواتین اتنا چھوٹا ڈوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔

یہ سب طریقے ناجائز ہیں، اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی، اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

١. خواتین کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔
٢. عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں۔ اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھانے چاہئیں دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔ (بہشتی زیور)
٣. عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔
٤. رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں، عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔ (طحطاوی علی المراقی: ص ۱۴۱)
٥. رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں لیکن عورتوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں، یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)
٦. عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ گھٹنوں کو

آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہئے۔ (درمختار)

۷ مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ (ایضاً)

۸ عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہئے، خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں، پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہئے۔ (بہشتی زیور)

۹ سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک وہ سینہ نہ جھکائیں، لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جا سکتی ہیں۔

۱۰ عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔

۱۱ مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے، لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (درمختار)

۱۲ سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لئے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں، اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

(طحطاوی)

۱۳ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں۔ اور سجدے میں بند رکھنے کا، اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں، نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا۔ لیکن عورتوں کے لئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھیں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑیں۔ رکوع میں بھی۔ سجدے میں بھی، دو سجدوں کے درمیان بھی، اور قعدوں میں

بھی۔

۱۴ عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کے لئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے البتہ گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

مسجد کے چند ضروری آداب:

۱ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ."

۲ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کر لیں کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا اعتکاف میں رہوں گا اس طرح ان شاء اللہ اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا۔

۳ داخل ہونے کے بعد اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے لیکن اگر جگہ بھر گئی ہو تو جہاں بھی جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۴ جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں ان کو سلام نہیں کرنا چاہئے، البتہ اگر ان میں سے کوئی از خود متوجہ ہو اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو تو اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵ مسجد میں سنتیں یا نفلیں پڑھنی ہوں تو اس کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سامنے سے لوگوں کے گزرنے کا احتمال نہ ہو۔ بعض لوگ پچھلی صفوں میں نماز شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ان کے سامنے اگلی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی وجہ سے اور لوگوں کے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے اور انہیں

لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے۔ ایسا کرنا گناہ ہے، اور اگر کوئی شخص ایسی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزر گیا تو اس گزرنے کا گناہ بھی نماز پڑھنے والے پر ہوگا۔

٦ مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لیں، اس کا بہت ثواب ہے۔
اگر وقت نہ ہو تو سنتوں ہی میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لیں اور اگر سنتیں پڑھنے کا بھی وقت نہیں ہے اور جماعت کھڑی ہے تو فرض میں بھی یہ نیت کی جا سکتی ہے۔

٧ جب تک مسجد میں بیٹھیں، ذکر کرتے رہیں خاص طور پر اس کلمے کا ورد کرتے رہیں۔ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر۔

٨ مسجد میں بیٹھنے کے دوران بلاضرورت باتیں نہ کریں نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے نماز پڑھنے والوں یا ذکر کرنے والوں کی عبادت میں خلل آئے۔

٩ نماز کھڑی ہو تو اگلی صفوں کو پہلے پر کریں، اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو پچھلی صفوں میں کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

١٠ جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے جب امام منبر پر آجائے تو اس وقت سے نماز ختم ہونے تک بولنا یا نماز پڑھنا یا کسی کو سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے، اس دوران اگر کوئی شخص بولنے لگے تو اسے چپ رہنے کی تاکید کرنا بھی جائز نہیں۔
نہ اذان کا جواب دیا جائے نہ درود شریف پڑھا جائے۔

١١ خطبہ کے دوران ادب سے بیٹھنا چاہئے بعض لوگ پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہیں اور دوسرے خطبے میں زانوں پر رکھ لیتے ہیں یہ طریقہ بے اصل ہے دونوں خطبوں میں خطیب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

١٢ ہر ایسے کام سے پرہیز کریں جس سے مسجد میں گندگی ہو، بدبو پھیلے یا کسی

دوسرے کو تکلیف پہنچے۔

۱۳ کسی دوسرے شخص کو کوئی غلط کام کرتے دیکھیں تو چپکے سے نرمی کے ساتھ سمجھا دیں اس کو برسر عام رسوا کرنے، ڈانٹ ڈپٹ یا لڑائی جھگڑے سے مکمل پرہیز کریں۔

۱۴ مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں۔

"بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ."

سترہ کے احکام

نمازی کے آگے سے گزرنا:

* اگر کوئی شخص اتنی چھوٹی مسجد یا صحن میں نماز پڑھ رہا ہو جس کا کل رقبہ 1600 ہاتھ (334.451 مربع میٹر) سے کم ہے تو نمازی کے سامنے سے گزرنا مطلقاً ناجائز ہے خواہ قریب سے گذرے یا دور سے۔ ایسی مسجد اصطلاح میں مسجد صغیر کہلاتی ہے۔ البتہ اگر کھلی فضا میں یا 334.451 مربع میٹر یا اس سے بڑی مسجد، بڑے ہال یا بڑے صحن میں نماز پڑھ رہا ہو تو نمازی سے اتنے فاصلے پر گزرنا جائز ہے کہ نمازی کی نظر جب سجدے کی جگہ پر ہو تو گزرنے والے پر نظر نہ پڑے اس کا عام اندازہ یہ ہے کہ نمازی کے کھڑے ہونے کی جگہ سے دو صف (تقریباً آٹھ فٹ یعنی 2.44 میٹر) چھوڑ کر آگے سے گزر سکتا ہے۔ ایسی مسجد اصطلاح میں مسجد کبیر کہلاتی ہے۔
* چبوترہ یا تخت وغیرہ یا اونچی جگہ پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے کسی عضو کے سامنے ہوتا ہو تو بھی گزرنا مکروہِ تحریمی ہے البتہ وہ جگہ اتنی بلند ہو کہ نمازِی کے قدم گزرنے والے کے سر سے اونچے ہوں یعنی وہ جگہ گزرنے والے کے قد سے اونچی ہو تو مکروہ نہیں۔

اسی طرح اگر نماز پڑھنے والا نیچے ہو اور سامنے سے گزرنے والا کسی اونچی جگہ پر ہو لیکن گزرنے والے کے پاؤں بھی اگر نمازی کے سر کے سامنے ہوتے ہوں تو گزرنا جائز نہیں۔

* اگر اگلی صف میں خالی جگہ چھوڑ کر کوئی شخص پیچھے صف میں کھڑا ہو گیا تو بعد میں آنے والے شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ اگر کوئی اور جگہ نہ پائے تو نمازی کے سامنے سے گزر کر اگلی صف میں جگہ کو پر کرے۔
* جو شخص نمازی کے بالکل سامنے بیٹھا ہو وہ دائیں بائیں کو ہو کر نکل سکتا ہے جو منع ہے وہ نمازی کے سامنے سے آر پار ہونا ہے۔
* اگر کوئی اکیلا شخص نمازی کے سامنے سے گزرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو سترہ کے قابل ہو مثلاً کرسی وغیرہ تو اسے نمازی کے سامنے رکھ کر اس کے پرے سے گزر جائے اور پھر اس چیز کو اٹھا لے۔
* نمازی کے سامنے کوئی شخص پیٹھ کئے بیٹھا ہو تو بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے سے اور لوگ گزر سکتے ہیں اور بیٹھا ہوا شخص بمنزلہ سترہ کے ہے۔

وتر کے احکام

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا." (رواہ ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''وتر کی نماز حق ہے، جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

وتر کا حکم:

- وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض نماز کے ہے، چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے، اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے تو فوراً اس کی قضاء پڑھنا چاہیے۔
- وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق سے پہلے تک بلا کراہت ہے۔
- وتر کی تین رکعتیں ہیں جن کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے اور التحیات پڑھے اور درود شریف بالکل نہ پڑھے بلکہ التحیات پڑھنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہو اور الحمد اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے اور مرد کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے جبکہ عورت کندھے تک ہاتھ اٹھائے اور پھر باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

* دعائے قنوت یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ ط اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط".

* جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ پڑھ لیا کرے:

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

یا تین دفعہ یہ پڑھ لے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" تو نماز ہو جائے گی۔

* وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا چاہئے۔

* وتروں میں کوئی خاص سورت پڑھنا مقرر نہیں ہے بلکہ جہاں سے چاہے پڑھ لے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی" اور دوسری رکعت میں "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور تیسری رکعت میں "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھنا حدیثوں میں آیا ہے اس لئے ان کا پڑھنا مستحب ہے البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھتے تھے۔

* رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا افضل ہے، رمضان المبارک کے علاوہ اور دنوں میں جماعت سے نہ پڑھے۔

نفل نمازیں

فرض اور واجب نمازوں کے علاوہ بعض نفل نمازیں ایسی ہیں جن کا ذکر احادیث میں خصوصیت کے ساتھ آیا ہے اور ان کو پڑھنے پر اجر وثواب کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ ① نماز تہجد، ② اشراق، ③ چاشت، ④ اوابین، ⑤ صلوۃ التسبیح، ⑥ تحیۃ الوضوء، ⑦ تحیۃ المسجد وغیرہ۔

① نماز تہجد:

حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جب سو رہے ہوں اس وقت تم نماز (تہجد) پڑھو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اگر آخری رات کو اٹھنے ہمت نہ ہو تو عشاء کی نماز میں فرضوں اور دو سنتوں کے بعد تہجد کی نیت سے حسبِ توفیق نوافل ادا کر لیں اس کے بعد وتر کی نماز پڑھیں۔ اس طرح بھی تہجد کا ثواب مل جاتا ہے۔ تہجد کی نماز کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد شروع ہو جاتا ہے تہجد کے لئے سونا کوئی فرض و واجب نہیں ہے۔ تاہم آخری رات میں پڑھنا زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

کے بعد پڑھ کر مگر ویسا اجر وثواب نہ ہوگا۔

② نمازِ اشراق:

فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جائے نماز پر بیٹھا رہے اور اللہ کی یاد میں لگا رہے

دنیا کی کوئی بات چیت کرے نہ کوئی کام کرے۔ اور سورج نکلنے کے کم از کم دس منٹ بعد سے زوال سے پہلے تک دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج و عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ اگر فجر کے بعد کسی دنیاوی کام میں لگ گیا پھر سورج نکلنے کے دس منٹ بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن اس کا اجر و ثواب کم ہوگا۔

③ نمازِ چاشت:

ابتدائی چوتھائی دن گزرنے کے بعد یعنی موسم گرما میں تقریباً صبح آٹھ بجے اور موسم سرما میں تقریباً نو بجے سے سورج ڈھلنے سے پہلے تک مستحب ہے۔ نیز اشراق کے ساتھ پڑھ لینا بھی درست ہے۔ چاشت کی کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں۔

④ نمازِ اوّابین:

مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء سے پہلے تک اوابین کا وقت ہے اس کی کم سے کم چھ رکعات ہیں زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں۔

⑤ صلوٰۃ التسبیح:

حدیث شریف میں اس کا بہت ثواب مذکور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے سب گناہ اگلے پچھلے، نئے پرانے، چھوٹے بڑے معاف ہو جائیں گے۔ اور فرمایا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو اور ہر روز نہ ہو سکے تو ہر ہفتہ ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اور اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں پڑھ لیا کرو۔ اگر ہر مہینے میں نہ ہو سکے تو ہر سال ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر ایک مرتبہ پڑھ لو۔

اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت کی نیت باندھے جب

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے پندرہ دفعہ یہ تسبیح پڑھے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر رکوع میں جانے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنے کے بعد دس دفعہ پھر یہی پڑھے۔ پھر رکوع سے اٹھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد، کے بعد پھر دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد پھر دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ سے اٹھنے کے بعد دس دفعہ پڑھے، اس کے بعد دوسرا سجدہ کرے۔ اس میں بھی دس دفعہ پڑھے۔ پھر سجدہ سے اٹھ کے بیٹھے اور دس دفعہ پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھے اور جب دوسری رکعت میں التحیات کے لئے بیٹھے تو پہلے وہی تسبیح دس دفعہ پڑھے تب التحیات پڑھے۔ اس طرح چار رکعات پڑھے ہر رکعت میں پچھتّر بار، کل تین سو مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اگر کوئی اس تسبیح میں وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا اضافہ کرے تو یہ اور بہتر ہے۔ اگر کسی رکن میں تسبیحات بھول کر کم پڑھیں یا بالکل ہی چھوٹ گئیں تو اگلے رکن میں ان بھولی ہوئی تسبیحات کو بھی پڑھ لے۔ مثلاً رکوع میں دس مرتبہ تسبیح پڑھنا بھول گیا اور سجدہ میں یاد آیا تو سجدہ میں یہ بھولی ہوئی دس بھی پڑھے۔ اور سجدہ کی دس بھی پڑھے۔ بس چار رکعات میں تین سو کا عدد پورا ہونا چاہئے اس پر بھی اجر وثواب ملے گا اگر چاروں رکعات میں بھی وہ عدد پورا نہ ہوسکا تو پھر یہ نماز عام نفل کی طرح ہو جائے گی۔ صلوۃ التسبیح نہ رہے گی۔

تسبیحات کے بھول کر چھوٹ جانے سے یا کم ہو جانے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔

⑥ تحیۃ الوضوء:

حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اسلام میں تو نے کون سا عمل کیا کیونکہ میں نے تیرے جوتوں کی آہٹ جنت میں سنی، فرمایا: میں نے جب بھی وضوء کیا اس وضوء سے دو رکعت نماز پڑھنے کا اہتمام کیا۔

جب بھی وضوء کرے تو وضوء کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ مکروہ اوقات میں یہ نفل نہ پڑھے۔

⑦ تحیۃ المسجد:

یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔

اگر مسجد میں جا کر بیٹھ گیا اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھی تب بھی کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔

اگر مسجد میں کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا تو صرف ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی ہے خواہ پہلی مرتبہ پڑھے یا اخیر میں۔

جس وقت نفل پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے بلکہ چار مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے۔ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر۔ اس کے بعد کوئی درود پڑھے۔

دو رکعت پڑھنا ہی ضروری نہیں۔ چار رکعت پڑھی جائیں تب کوئی حرج نہیں۔

اگر مسجد میں داخل ہوتے ہی کوئی فرض، واجب، سنت نماز پڑھی تو وہی فرض، واجب، سنت، تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ یعنی اس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائے گا اگرچہ تحیۃ المسجد کی اس کے اندر نیت نہ کی ہو۔

⑧ استخارہ کی نماز:

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ سے اس کام میں خیر طلب کرے، اس

خیر طلب کرنے کا نام استخارہ ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے، کوئی بھی اہم یا غیر اہم کام کرنے کا ارادہ ہو اس میں استخارہ کرے۔ انشاء اللہ کبھی اپنے کیے پر پشیمانی نہ ہوگی۔

اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر دعا پڑھے اور اول آخر حمد وثناء اور درود شریف پڑھے دعا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهٖ."

اس دعا میں جب هٰذَا الْاَمْرَ پر (جس پر لکیر بنی ہوئی ہے) پہنچے تو اس وقت اسی کام کا تصور کرے جس کے لئے استخارہ کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے، جب سو کر اٹھے تو اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو اختیار کرے۔

❊ ایک دن استخارہ سے اگر دل کا تردد ختم نہ ہو اور اطمینان حاصل نہ ہو تو سات دنوں تک اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

❊ استخارہ کے لئے خواب دکھائی دینا ضروری نہیں لیکن کبھی خواب دیکھنے سے بھی اندازہ ہوتا ہے۔

* اگر کوئی نیک کام کرنا ہو مثلاً حج کے لئے جانا ہے تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں۔

⑨ نمازِ توبہ:

اگر کوئی کام خلافِ شرع ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کئے پر ندامت کا اظہار کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور آئندہ ایسا کام جو خلاف شرع ہو نہ کرنے کا پکا عزم کرے اس سے بفضل خدا وہ گناہ معاف ہو جائے گا۔

⑩ نمازِ حاجت:

جب کوئی حاجت اور ضرورت پیش آئے تو مستحب ہے کہ اچھی طرح وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ اور یہ نماز مکروہ وقت کو چھوڑ کر کسی بھی وقت پڑھ سکتا ہے۔ پھر اللہ کی تعریف کرے اور درود پڑھے۔ آخر میں یہ دعا پڑھے۔

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَه وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضاً اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ."

اس کے بعد جو حاجت ہو اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے۔

مسافر کی نماز کے احکام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ.﴾ (النساء: ۱۰۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم نماز میں قصر کرو۔

وروی البُخَارِیُّ وَمُسلمٌ عَنْ أنسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃِ فَکَانَ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ. (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکہ کے ارادے سے کوچ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو دو رکعتیں ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم واپس مدینے پہنچ گئے۔

سفر شرعی کی مقدار:

اکثر پیدل چلنے والے یا اونٹ سوار قافلے آرام وطعام کے ساتھ درمیانی رفتار سے چلتے ہوئے تین دن یا تین رات کی مسافت کی نیت کر کے سفر کریں تو یہ سفر شرعی کی کم از کم مقدار ہے جس کا تخمینہ انگریزی میل کے اعتبار سے 48 میل لگایا گیا ہے اور موجودہ حساب سے تقریباً 77 کلومیٹر بنتے ہیں چنانچہ اگر کوئی شخص تقریباً 77

کلومیٹر دور کسی علاقے کی نیت سے سفر شروع کرے تو یہ شخص شرعاً مسافر شمار ہوگا یاد رہے کہ شرعی مسافت کا اعتبار اپنے گھر سے نہیں بلکہ اپنے شہر یا بستی اور اس کے فناء کے بعد سے ہوگا۔ (فناء کی تعریف آگے آرہی ہے)

77 کلومیٹر کی مسافت اگر کوئی تیز رفتار سواری جہاز یا ریل گاڑی وغیرہ پر خواہ کتنا ہی جلدی طے کیوں نہ کرلے تب بھی اتنی مسافت کے ارادے سے نکلنے والے کو شرعاً مسافر ہی شمار کریں گے۔

ضروری وضاحت: شریعت کی نظر میں مسافر بننے کے لئے تین چیزوں کا اکٹھے پایا جانا ضروری ہے۔

1. تین دن اور تین رات کی مسافت ہونا۔ جو تقریباً 77 کلومیٹر بنتی ہے۔
2. اپنے شہر کی حدود سے نکل جانا۔
3. سفرِ شرعی (77 کلومیٹر) کی نیت سے سفر شروع کرنا۔

چنانچہ اگر کوئی شخص سفر کی نیت سے نکلا مگر اس نے مسافت شرعیہ کی نیت نہیں کی اور بغیر نیت کے اتنی مسافت طے کرلے تو وہ مسافرِ شرعی نہیں بنتا۔ لیکن اگر واپس گھر آنے کی نیت سے چل پڑے تو چونکہ اب مسافتِ شرعیہ کی نیت بھی ہے اور مسافت شرعیہ بھی ہے اس لئے واپسی پر سفر شروع کرتے وقت مسافر بن جائے گا۔

سفر شروع کرنے کے بعد وہ کون سا مقام ہے جہاں سے اس کے لئے قصر نماز پڑھنا جائز ہوجاتا ہے۔

قصر کی ابتداء کب ہوگی:

مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ اگر کوئی شخص تقریباً 77 کلومیٹر دور منزلِ مقصود کے ارادے سے سفر شروع کرے اور وہ اپنی بستی اور شہر کی حدود اور اس کی فناء سے باہر نکل

جائے تو اس کی طرف احکامِ سفر متوجہ ہو جاتے ہیں آبادی اور فناء سے نکلتے ہی اس پر قصر نماز ہو گی خواہ آبادی پختہ ہو یا جھونپڑیاں وغیرہ۔

فناء کی تعریف:

فناءِ شہر بھی شہر کے حکم میں ہوتا ہے قصر کی ابتداء کے لئے شہر اور اس کے فناء دونوں سے باہر نکلنا ضروری ہے۔ اور فناء سے مراد وہ جگہیں ہیں جو شہر کی ضروریات اور کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہوں جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، اسٹیڈیم، کچرا ڈالنے کی جگہیں، سبزی منڈی، بس اسٹاپ، ائیرپورٹ اور ریلوے اسٹیشن وغیرہ۔

مذکورہ بالا تفصیل اس وقت ہے جب آبادی اور اس کا فناء متصل ہوں ان کے درمیان فاصلہ دوسو گز (۱۶ء۱۳۷ میٹر) سے کم یا کوئی زرعی زمین یا کھیت وغیرہ حائل نہ ہوں۔

آبادی اور اس کے فناء میں فاصلہ دوسو گز یا اس سے زیادہ ہو یا ان کے درمیان کوئی زرعی زمین وغیرہ حائل ہو تو اس صورت میں صرف آبادی سے نکلتے ہی قصر کرنا ضروری ہوگا۔ فناء کی حدود سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔

* شہر اور آبادی سے متصل اگر باغات، کھیت یا کارخانے وغیرہ ہیں تو دیکھا جائے گا کہ ان باغات کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے انہیں مکانات یا جھونپڑیوں میں رہتے ہیں یا کام کاج سے فارغ ہو کر شہر آجاتے ہیں اگر یہ لوگ واپس شہر آتے ہیں تو یہ جگہیں بھی فناء شہر میں شمار ہوں گی اور اگر ان کے مکانات اور جھونپڑیاں وغیرہ وہیں ہیں تو یہ باغات کھیت اور کارخانے وغیرہ فناء شہر میں داخل نہیں ہوں گے قصر نماز کے شروع ہونے کے لئے صرف شہر سے باہر نکلنا ہی کافی ہے۔

......مسافر شہر اور اس کی فناء سے باہر نکل آتا ہے اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو کس طرح نمازِ قصر ادا کرے؟

قصر کا طریقہ:

دورانِ سفر اگر مسافر خود امام بنے یا اکیلا نماز پڑھے تو ہر وہ نماز جو چار رکعت والی ہے جیسے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز اس میں قصر کرنا یعنی چار چار رکعت کی جگہ دو دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی شخص نے شرعی مسافر ہوتے ہوئے یہ نمازیں پوری پڑھیں تو گناہگار ہوگا، اس کے علاوہ جو نماز چار رکعت والی نہیں ہیں جیسے فجر، مغرب اور عشاء کے بعد وتر تو ان میں قصر کرنا جائز نہیں ہے اور سنتِ مؤکدہ کا حکم یہ ہے کہ اگر مسافر جلدی میں ہے تو فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی سنتیں چھوڑ سکتا ہے ان کے چھوڑنے سے کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اور فجر کی سنتوں کے بارے میں چونکہ حدیث پاک میں بڑی تاکید آئی ہے لہٰذا ان کو نہ چھوڑے اور اگر مسافر آدمی جلدی میں نہیں ہے یا کسی ہوٹل یا مسافر خانہ میں ٹھرا ہوا ہے تو افضل یہ ہے کہ سنتیں پڑھ لے اور سنتوں کی ادائیگی کی صورت میں قصر نہ کرے بلکہ سنتوں کو پورا پڑھنا ضروری ہے۔

* اگر مسافر نے بھول کر ظہر، عصر اور عشاء میں پوری چار رکعتوں کی نیت کر لی اور نماز شروع کرنے کے بعد خیال آیا تو نماز میں دل سے نیت کی اصلاح کر لے اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے نماز توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اسے اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا اور اسی طرح چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر اس نے دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھی ہے تو اس صورت میں دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی اور سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے اور اگر دو رکعتوں کے بعد التحیات نہ پڑھی تو اب چار رکعت نفل شمار ہوں گی فرض نماز دوبارہ ادا کرے۔

دورانِ سفر کسی بھی مسافر کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے جو مسافر نہ ہو بلکہ مقیم ہو اب کسی مسافر کے مقیم امام کے پیچھے یا کسی مقیم شخص کے مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے احکام ذکر کیے جاتے ہیں۔

(ا) مسافر، مقیم امام کے پیچھے کسی بھی وقت کے اندر اندر اقتداء کر سکتا ہے۔ وقت گزرنے کے بعد مسافر کے لئے اپنی قضاء نماز مقیم امام کے پیچھے پڑھنا جائز نہیں ہے مقیم امام کے پیچھے قضاء نماز پڑھنے کی صورت میں مسافر مقتدی کے لئے قصر کرنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اپنے امام کی اتباع میں پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔

(ب) مقیم کی اقتداء مسافر امام کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ نماز ادا ہو یا قضاء، جس کا طریقہ یہ ہے کہ مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کے سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہئے کہ اپنی نماز اٹھ کر پوری کرے ان رکعتوں میں چونکہ یہ ''لاحق'' کے حکم میں ہے لہٰذا یہ قرأت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے اور مقیم مقتدی کیونکہ مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے لہٰذا امام کی اتباع میں جس طرح امام پر قعدۂ اولیٰ فرض ہے اسی طرح اس مقیم مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ فرض ہوگا۔

مسافر امام کے لئے مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے یا نماز کے فوراً بعد اپنے مسافر ہونے کا اعلان کرے تاکہ مقیم مقتدی اپنی نماز پوری کرے۔

......سفر کے بعد مسافر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے یا وہ دورانِ سفر کسی جگہ اقامت اختیار کر لیتا ہے تو ان جگہوں پر بھی وہ شرعاً مسافر کے حکم میں ہوگا یا مقیم کے حکم میں؟ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

اقامت کے شرعی احکام:

مسافر کے مقیم ہونے کے لئے درج ذیل شرائط ہیں، ان شرائط کی موجودگی میں

جب کوئی مسافر مقیم ہوجائے تو اسے پوری نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔

❶ اقامت (یعنی کسی جگہ ٹھہرنے) کی نیت کرنا۔

❷ ایک ہی جگہ پر مسلسل پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنا چنانچہ اگر کسی جگہ کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو تو اس جگہ بدستور مسافر ہی شمار ہوگا۔ یا اس نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت تو کی ہے مگر ایک ہی جگہ میں نہیں بلکہ مختلف مقامات ٹھہرنے کی نیت کی ہے جن میں سے ایک جگہ کی (بغیر لاؤڈ اسپیکر) اذان کی آواز دوسری جگہ نہ پہنچتی ہو تو اس صورت میں بھی یہ شخص دونوں جگہ مسافر ہی شمار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی مسافر وطنِ اصلی اور وطن اقامت کے علاوہ کسی جگہ پندرہ دن کی نیت کے بغیر ٹھہرا رہا تو ایسا شخص نیتِ اقامت نہ ہونے کی وجہ سے بدستور مسافر رہے گا خواہ اس طرح مہینوں وہاں ٹھہرا رہے۔

قضا نمازوں کے احکام

نماز قضاء کرنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا﴾ (النساء)

ترجمہ: "بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔"

تمام نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا فرض ہے بغیر کسی شرعی عذر کے نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔ جس شخص نے کسی عذر کی وجہ سے نماز کو اس کے وقت میں ادا نہ کیا تو اس پر عذر کے ختم ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء کرنا ضروری ہے۔

- فرض کی قضاء کرنا فرض ہے۔
- واجب کی قضاء کرنا واجب ہے۔
- سنتوں اور نفلوں کی کوئی قضاء نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص سنتیں اور نفل شروع کر کے توڑ دے تو اس پر ان کی قضاء کرنا واجب ہے سنتیں اور نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں لہٰذا واجب کو توڑنے کی وجہ سے قضاء کرنا واجب ہے۔

قضاء کرنے کا طریقہ:

یہ بات خوب ذہن نشین رہے کہ وقتی نماز اور قضاء نماز کے درمیان ترتیب کی

رعایت رکھنا واجب ہے پہلے قضاء نماز ادا کرنا ضروری ہے اور اس کے بعد وقتی نماز ادا کرے اگر کسی شخص نے پہلے وقتی نماز پڑھ لی اس کے بعد قضاء نماز پڑھی تو اس کی وقتی نماز ادا نہیں ہوئی اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

مثال: کسی شخص کی ظہر کی نماز رہ گئی یہاں تک کہ عصر کا وقت شروع ہو گیا تو اس شخص پر واجب ہے کہ پہلے ظہر کی قضاء نماز پڑھے اس کے بعد عصر کی نماز ادا کرے۔ اگر اس نے ترتیب کی رعایت کئے بغیر یونہی پہلے عصر کی نماز ادا کر لی اور پھر ظہر کی نماز قضاء کرنے لگا تو اس کی عصر کی نماز ادا نہیں ہوئی۔ ظہر کی قضاء کے بعد پھر عصر کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔

اسی طرح اگر کسی شخص کی کئی نمازیں فوت ہو گئیں ہوں، تو ان قضاء نمازوں کے ادا کرنے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا واجب ہے پہلے تمام قضاء نمازوں کو ترتیب سے ادا کرنا ضروری ہے اس کے بعد وقتی نماز کا پڑھنا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ یہ مسئلہ اس شخص کے لئے ہے جو فقہ کی اصطلاح میں ''صاحب ترتیب'' کہلاتا ہے۔

صاحبِ ترتیب کی تعریف:

''صاحب ترتیب'' سے مراد وہ شخص ہے جس کے ذمہ کوئی قضاء نماز نہ ہو یا اگر اس کے ذمہ قضاء نمازیں ہوں بھی تو پانچ یا اس سے کم ہوں۔ خواہ یہ نمازیں مسلسل ہوں یا متفرق اوقات میں قضاء ہونے والی ہوں، نئی قضاء ہوئی ہوں یا پرانی ذمہ میں ہوں۔ اگر اس کے ذمہ میں چھ یا زیادہ نمازیں ہوں تو ایسا شخص ''صاحب ترتیب'' نہیں ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق جو صاحب ترتیب ہوگا اسے اپنی ادا اور قضاء نماز میں ترتیب کا خیال رکھنا واجب ہے۔ اور جو صاحب ترتیب نہیں ہے اسے اپنی ادا اور

قضاء نمازوں میں ترتیب کا خیال رکھنا واجب نہیں ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

یاد رہے کہ صاحب ترتیب ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ زندگی میں کبھی اس کی کوئی نماز قضاء نہ ہوئی ہو یا پانچ نمازوں تک قضاء نہ ہوئی ہوں۔ بلکہ اس کے ذمہ میں اتنی نمازیں قضاء واجب نہ ہوں۔

لہٰذا اگر کسی شخص نے برسوں نماز نہیں پڑھی لیکن توبہ کے بعد اس نے تمام نمازیں قضاء کر لیں۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس کے ذمہ پانچ نمازوں تک رہ گئیں تو یہ شخص مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق صاحب ترتیب بن جائے گا۔

مثال: کسی شخص کی فجر، ظہر، عصر اور مغرب کی نماز قضاء ہوگئی اب وہ عشاء کے وقت ان نمازوں کو پڑھنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے فجر کی نماز، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب کی نماز قضاء پڑھے قضاء نمازیں ترتیب کے ساتھ ادا کرنے کے بعد پھر عشاء کی وقتی نماز ادا کرے۔

اگر کسی شخص کی مکمل ایک دن اور اگلے دن کی فجر کی نمازیں قضاء ہوگئیں تو چونکہ اس کی قضاء نمازوں کی تعداد چھ ہو چکی ہے لہٰذا اس پر ترتیب کا لحاظ رکھنا واجب نہیں ہے جس طرح چاہے پڑھ سکتا ہے پہلے وقتی نماز پڑھے یا پہلے قضاء۔ پھر قضاء نمازوں سے پہلے جونسی چاہے پڑھ لے۔

نمازوں میں ترتیب کا واجب ہونا:

عام حالت میں مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق نماز پڑھنا واجب ہے مگر درج ذیل تین صورتوں میں سے کوئی صورت پائی جائے تو نمازوں میں ترتیب کا خیال رکھنا صاحبِ ترتیب پر واجب نہیں رہتا۔

وہ تین صورتیں یہ ہیں:

① فوت شدہ نمازیں چھ یا چھ سے زیادہ ہونا:

جب کسی شخص کی فوت شدہ نمازیں چھ یا اس سے زیادہ ہوجائیں تو ترتیب کا خیال رکھنا واجب نہیں ہوتا۔

② وقت کا تنگ ہونا:

وقت اس قدر تنگ ہوجائے کہ اگر ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے پہلے قضاء نماز پڑھے گا تو وقتی نماز کے فوت ہوجانے کا خطرہ ہو۔

مثلاً: کسی شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی اور نمازِ مغرب کے اخیر وقت میں اسے یاد آیا کہ عصر کی نماز اور مغرب دونوں ادا کرنا باقی ہیں، اور مغرب کا وقت ختم ہونے میں تقریباً پانچ منٹ باقی ہوں اب اگر یہ شخص ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے مغرب سے پہلے عصر کی قضاء نماز پڑھے گا تو خود مغرب کے قضاء ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

لہٰذا ایسی صورت میں ترتیب ضروری نہیں ہے بلکہ پہلے مغرب اپنے وقت میں ادا کرلے اس کے بعد عصر کی نماز قضاء کرلے۔

③ بھول جانا:

کسی شخص کے ذمہ قضاء نماز تھی اس نے بھول کر وقتی نماز ادا کرلی اور اسے یاد نہ رہا کہ اس کے ذمہ قضاء نماز ہے تو اس شخص پر ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں ہے۔ چونکہ یہ وقتی نماز پڑھ چکا ہے۔ لہٰذا قضاء نماز اب پڑھ لے۔

قضائے عمری کا مسئلہ:

* کسی بے نمازی شخص نے توبہ کرلی تو عمر بھر جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں سب کی قضاء پڑھنا واجب ہے۔ توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا تھا وہ معاف ہوگیا۔ اب اگر ان کی قضاء نہیں پڑھے گا تو پھر گناہگار ہوگا۔

یادرہے کہ قضائے عمری کا طریقہ صرف اور صرف قضاء نمازوں کا پڑھنا ہے اس کے علاوہ ہمارے معاشرے میں جو قضائے عمری سے متعلق باتیں مشہور ہورہی ہیں کہ خاص ایّام یا خاص راتوں کی عبادت یا توبہ سے معاف ہوجاتی ہیں، سب من گھڑت ہیں۔جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

قضائے عمری کا طریقہ:

آدمی کو چاہئے کہ زندگی بھر میں اس سے جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں ان کا حساب لگا کر (اوراگرکوئی یقینی تعداد یاد نہ ہوتو خوب سوچ بچار کے بعد اندازہ کر کے) جس قدر جلدی ہواپنی فرض نمازوں کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر لے۔

چونکہ یہ نمازیں تعداد میں بہت زیادہ ہوسکتی ہیں جن کا یاد رکھنا مشکل ہے لہٰذا نیت کرتے وقت اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ میرے ذمہ جتنی نمازیں قضاء ہیں ان میں سے پہلی فجر یا پہلی ظہر یا پہلی عصر کی نیت کرتا ہوں۔

یا یوں نیت کرسکتا ہے:

کہ میرے ذمہ جتنی قضاء نمازیں ہیں ان میں سے آخری فجر یا آخری ظہر یا آخری عصر کی نیت کرتا ہوں۔اور ہر دفعہ یونہی نیت کرلینا کافی ہے۔

مریض کی نماز کے احکام

پہلا مرحلہ:

کھڑے ہو کر نماز پڑھنا:

* جو شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہو وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھے اور رکوع سجود کرے۔

عذر کا مطلب: عذر کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کو کھڑا ہونے سے ضرر ہوتا ہے خواہ عذر فرض یا واجب یا سنتِ فجر شروع کرنے سے پہلے موجود ہو یا نماز کے اندر لاحق ہوا ہو۔ اور خواہ وہ عذر حقیقی ہو جیسے اگر کھڑا ہو تو گر پڑے یا حکمی ہو مثلاً کھڑے ہونے سے مرض کی زیادتی کا یا دیر میں اچھا ہونے کا یا چکر آنے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے سے بدن میں کسی جگہ شدید اور نا قابلِ برداشت درد ہوتا ہو ان سب صورتوں میں قیام ترک کر دے اور بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھے۔ اور اگر تھوڑا (یعنی قابلِ برداشت) درد یا تکلیف ہو تو قیام کا چھوڑنا جائز نہیں۔

دوسرا مرحلہ:

بیٹھ کر نماز پڑھنا:

* قیام پر قادر نہ ہو تو مریض و معذور کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں کسی خاص طریقے پر بیٹھنا ضروری نہیں ہے بلکہ جس طرح اس کے لئے آسان ہو اسی

طرح بیٹھے۔

❁ اگر مریض سیدھا بیٹھنے پر قادر نہیں اور کسی دیوار سے یا کسی فرمانبردار شخص یا تکیہ یا کسی اور چیز کا سہارا لے کر بیٹھنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے کہ اس سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھے اس کو لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

❁ اگر قیام اور رکوع وسجود سے عاجز ہے اور بیٹھنے پر قادر ہے تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے اور اشارہ کی حقیقت سر کا جھکا دینا ہے۔ اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے لازمی طور پر زیادہ نیچے کرے اور اگر رکوع وسجود کا اشارہ برابر کرے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔

تیسرا مرحلہ:

لیٹ کر نماز پڑھنا:

❁ اگر بیٹھنے پر قادر نہیں، اگر چہ وہ عذر حکمی ہو مثلاً کسی سے آنکھ بنوائی اور ماہر دیندار نے سیدھا لیٹے رہنے کا حکم کیا، اور ہلنے جلنے سے منع کر دیا، تو لیٹے لیٹے اشارہ سے نماز پڑھتا رہے، کیونکہ جیسے جان بچانا فرض ہے ایسے ہی اعضاء کا بچانا بھی فرض ہے۔

❁ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ کمر پر لیٹے اور اپنے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کو پھیلائے (ہمارے ملک میں چونکہ قبلہ مغرب کی طرف ہے لہٰذا مریض کا سر مشرق کی طرف ہوگا۔ اور اس کے پاؤں مغرب کی طرف ہوں گے) اور اشارہ سے رکوع وسجود کرے۔ لیکن اگر کچھ طاقت ہو تو دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر لے اور پاؤں قبلے کی طرف نہ پھیلائے کیونکہ بلاضرورت یہ فعل مکروہِ تنزیہی ہے۔

بہتر یہ ہے کہ سر کے نیچے ایک تکیہ رکھ دیا جائے تا کہ لیٹا ہوا مریض بیٹھنے والے کے مشابہ ہو جائے۔ اور سر قبلے کی طرف ہو جائے آسمان کی طرف نہ رہے اور رکوع وسجود کے لئے اشارہ بھی اچھی طرح کر سکے۔

- اگر سیدھا کمر پر نہ لیٹے بلکہ دائیں بائیں کروٹ پر لیٹے اور منہ قبلے کی طرف کو کر کے اشارہ سے نماز پڑھے تو جائز ہے لیکن سیدھا لیٹنا اولیٰ وافضل ہے اور دائیں کروٹ کو بائیں کروٹ پر فضیلت ہے اور جائز دونوں طرح ہے۔
- جب مریض سر سے اشارہ کرنے سے بھی عاجز ہو تو نماز کا فرض اس سے ساقط ہو جاتا ہے آنکھ یا ابرو یا دل کے اشارہ سے نماز نہ پڑھے کیونکہ ان کے اشاروں کا کچھ اعتبار نہیں ہے ایسے مریض کو جب صحت ہو جائے تو نماز قضاء کر لے۔

مریض کا قبلہ رخ ہونا:

- مریض اگر قبلے کو پہچانتا ہو لیکن قبلے کی طرف منہ کرنے پر قادر نہیں اور ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو اس کا منہ قبلے کی طرف کو پھیر دے تو اسی طرح نماز پڑھے اور پھر اس نماز کا اعادہ نہ کرے۔
- اور اگر کوئی ایسا شخص مل گیا جو اس کا منہ قبلے کی طرف کو پھیر دے تو اس کو کہے کہ میرا منہ قبلے کی طرف پھیر دو اگر اس کو حکم نہ کیا اور قبلہ کے سوا کسی اور طرف کو نماز پڑھی تو نماز جائز نہیں ہوگی۔

مریض کے بستر کا حکم:

- مریض نجس بچھونے پر ہو تو اگر پاک بچھونا نہیں ملتا یا ملتا ہے لیکن کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کا بچھونا بدل دے اور مریض خود اٹھنے کے قابل نہ ہو تو نجس بچھونے

پر نماز پڑھ لے اور اس کا اعادہ نہ کرے اور اگر ایسا شخص مل جائے جو اس کا بچھونا بدل دے تو چاہئے کہ اس کو کہے اور اگر نہ کہا اور نجس بچھونے پر نماز پڑھ لی تو نماز جائز نہیں ہوگی۔

❋ کسی مریض کے کپڑے اور بستر کی چادر نجس ہوں اُدھر مریض کا یہ حال ہو کہ جو چادر بدل کر اس کے نیچے بچھائی جائے گی وہ اس کے وضو اور نماز سے فارغ ہونے سے قبل اس قدر نجس ہوجائے گی جو نماز سے مانع ہے تو چادر بدلے بغیر ہی نماز پڑھ لے۔

❋ اگر بیمار کا بستر نجس ہو اور اس کے بدلنے میں بہت تکلیف ہو خواہ کسی معاون کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو تب بھی اس پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔

سجدۂ سہو کے احکام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّی جَاءَهُ الشَّیْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَایَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَجَالِسٌ.

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور شیطان اس کو شک میں ڈال دے یہاں تک کہ اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب شک کی یہ حالت ہو تو اسے چاہئے کہ قعدہ کی حالت میں سہو کے دو سجدے کرلے۔“

(مشکوٰۃ شریف)

سجدہ سہو کرنے کی اجازت:

کبھی بھول کر نماز میں ایسی غلطی ہو جاتی ہے جس سے نماز ٹوٹتی تو نہیں البتہ نماز میں نقصان واقع ہو جاتا ہے اس نقصان کے تدارک کے لئے شریعتِ مقدسہ نے ”سجدۂ سہو“ کی اجازت دی ہے جس سے نقصان کی تلافی ہو جاتی ہے۔ اور نماز کامل ہو جاتی ہے۔

سجدۂ سہو کے مسائل خاص اہمیت کے حامل ہیں شاید ہی ایسا کوئی نمازی ہو جسے ان مسائل کی ضرورت نہ پڑتی ہو سجدۂ سہو کے ایک ایک مسئلہ کو یاد رکھنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ اس مشکل کے حل کے لئے حضراتِ فقہائے کرام رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اصول وقواعد بتلا دیئے ہیں جن کو سمجھنے اور یاد کر لینے کے بعد سہو کے مسائل میں ایک طالب

علم کو فقہی بصیرت پیدا ہو جاتی ہے۔

ناظرین کی سہولت کے پیشِ نظر ذیل میں قواعد اور مثالیں ذکر کی جاتی ہیں وہ قواعد یہ ہیں:

① پہلا قاعدہ: سہو کے معنیٰ ہے بھول جانا۔ اور سجدۂ سہو اسی صورت میں کرنے کی اجازت ہے جب نماز میں کوئی غلطی بھول چوک سے ہوگئی ہو۔ اور اگر کوئی غلطی عمداً (جان بوجھ کر) کی تو سجدۂ سہو کی اجازت نہیں ہے بلکہ نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ خود سجدۂ سہو کے نام سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سجدہ، سہو یعنی (بھول) کی صورت میں ہوتا ہے۔

② دوسرا قاعدہ: سجدۂ سہو کا تعلق چونکہ صرف نماز کے ارکان (فرائض) اور واجبات سے ہے۔ سنتوں، مستحبات، مکروہات، مفسدات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے سجدۂ سہو میں بصیرت پیدا کرنے کے لئے ناظرین کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ وہ آگے چلنے سے پہلے نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں، مستحبات، مکروہات، اور مفسدات کو پھر سے تازہ کرلیں۔ باقی فرائض وواجبات کے بارے میں سجدۂ سہو کے احکام چوتھے قاعدے میں آرہے ہیں۔

---

③ تیسرا قاعدہ: سجدۂ سہو صرف فرضوں میں ہی (قاعدہ نمبر ۴ کی) غلطی کے مطابق ضروری نہیں ہوتا بلکہ ایسی غلطی کی صورت میں واجب، سنتِ مؤکدہ، غیر مؤکدہ اور نفل سب نمازوں میں ہوتا ہے۔

④ چوتھا قاعدہ: نمازوں میں بھول کر درجِ ذیل غلطی سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے:

(ا) ترکِ واجب، تقدیم واجب، تاخیرِ واجب، تبدیلِ واجب، تکرارِ واجب۔

(ب) تقدیم رکن، تاخیرِ رکن، تکرارِ رکن۔

تفصیل وتشریح:

ترکِ واجب:

ترکِ واجب کا مطلب یہ ہے کہ کسی واجب کو چھوڑ دیا جائے۔

مثال نمبر ①: پہلی رکعت میں فاتحہ پڑھنا بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کر دیا۔

مثال نمبر ②: قومہ یا جلسہ چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ قومہ اور جلسہ واجب ہیں۔

تقدیمِ واجب:

تقدیمِ واجب کا مطلب یہ ہے کہ کسی واجب کو اس کے اصلی وقت سے پہلے ادا کر لیا جائے۔

مثال: کسی شخص نے سورۃ الفاتحہ سے پہلے کوئی سورت پڑھ لی تو دوسری سورۃ کا سورۃ الفاتحہ کے بعد پڑھنا واجب ہے اور اس شخص نے اس واجب کو پہلے ادا کر لیا لہٰذا تقدیمِ واجب کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہے۔ (اگر اس کے برعکس دیکھا جائے تو یہ تاخیرِ واجب کی مثال بھی بن سکتی ہے)۔

تاخیرِ واجب:

تاخیر واجب کا مطلب یہ ہے کہ کسی واجب کو اس کے اصلی مقام کے بعد ادا کرنا۔

مثال: کسی شخص نے سورہ فاتحہ کو قیام کے بجائے رکوع میں پڑھا تو تاخیر واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

تبدیلِ واجب:

تبدیلِ واجب کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک واجب کو کسی دوسرے واجب سے تبدیل کر دیا جائے۔

مثال: کسی شخص نے ظہر یا عصر کی نماز میں بھول کر تین یا زیادہ آیتیں اونچی آواز سے تلاوت کرلیں یا فجر یا مغرب یا عشاء میں بھول کر تین یا زیادہ آیتیں سرّاً (آہستہ آواز سے) پڑھیں تو تبدیلِ واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ کیونکہ جہری نماز میں امام کے لئے قرأت جہراً (بلند آواز سے) واجب ہے اور سری نماز میں قرأت سراً واجب ہے مگر اس شخص نے چونکہ ایک کو دوسرے نماز کے واجب سے تبدیل کردیا ہے لہٰذا اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔

تکرارِ واجب:

تکرارِ واجب کا مطلب یہ ہے کہ کسی واجب کو ایک سے زیادہ مرتبہ ادا کرلیا جائے۔

مثال: کسی شخص نے بھول کر ایک سے زیادہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی یا ایک سے زیادہ مرتبہ التحیات پڑھ لی تو تکرارِ واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگیا۔

تقدیمِ رکن:

تقدیم رکن کا مطلب یہ ہے کہ کسی فرض کو اس کے اصلی مقام سے پہلے ادا کرلیا جائے۔

مثال: کوئی شخص بھول کر رکوع کرنے کے بجائے سجدے میں چلا گیا تو سجدے کو ان کے اصلی مقام سے پہلے ادا کرنے کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگیا۔

تاخیرِ رکن:

تاخیر رکن کا مطلب یہ ہے کہ کسی فرض کو اس کے اصلی مقام سے مؤخر کر کے ادا کیا جائے۔

مثال: (اوپر والی مثال اس مسئلے پر بھی پیش کی جاسکتی ہے) کوئی شخص قیام کے بعد بھول کر سیدھا سجدے میں چلا گیا بعد میں یاد آیا کہ اس نے رکوع نہیں کیا تو فوراً سجدے سے اٹھ کر رکوع کرلیا اور پھر دوسرا سجدہ کرلے تو چونکہ اس نے رکوع کو مؤخر کیا

تو تاخیرِ رکن کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

مثال: کوئی شخص ایک سجدۂ کر کے قعدہ میں بیٹھ گیا التحیات اور درود شریف پڑھ لیا۔ سلام سے پہلے یاد آیا کہ اس نے ایک سجدۂ نہیں کیا تو فوراً سجدۂ کر لے اور چونکہ تاخیر رکن ہو چکا ہے آخر میں التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو بھی کر لے۔

تکرارِ رکن:

تکرارِ رکن کا مطلب یہ ہے کہ کسی رکن کو اس کی مقررہ حد سے زیادہ مرتبہ ادا کر لیا جائے۔

مثال: کسی شخص نے بھول کر دو رکوع کر لئے یا تین سجدے کر لئے تو اس پر تکرارِ رکن کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

ملاحظہ: یاد رہے کہ ترکِ رکن کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ سرے سے نماز ہی نہیں ہوتی، سجدۂ سہو کا تعلق صرف ترکِ واجب سے ہے۔

---

⑤ پانچواں قاعدہ: اگر کوئی چیز نماز میں بھول کر چھوٹ جائے تو وہ تین طرح کی ہو سکتی ہے۔

① فرض ② سنت ③ واجب۔

اگر چھوٹنے والی چیز فرض ہے تو دیکھا جائے گا کہ اس فرض کی قضاء ممکن ہے یا نہیں اگر قضاء ممکن ہو تو نماز کے اندر اندر قضاء کر لے اور تاخیرِ رکن کی وجہ سے سجدۂ سہو بھی واجب ہے لیکن اگر اس کی قضاء ممکن نہیں ہے تو سرے سے نماز ہی باطل ہو جائے گی۔ سجدۂ سہو سے تدارک ممکن نہیں ہے۔

مثال: کسی شخص نے بھول کر رکوع چھوڑ دیا اور آخری قعدہ میں یاد آیا تو چونکہ ابھی یہ شخص نماز کی حالت میں ہے لہٰذا اس کی نماز کے اندر اندر قضاء ممکن ہے لہٰذا یہ شخص قعدہ سے اٹھ کر رکوع کر لے اور پھر تاخیرِ رکن کی وجہ سے قعدۂ میں سجدہ سہو کر لے،

لیکن اگر اس شخص نے سلام پھیر دیا اور نماز کے بعد یاد آیا کہ اس کے ذمہ رکوع باقی ہے تو اس شخص کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ اب اس کی قضاء ممکن نہیں ہے۔

اور اگر چھوٹنے والی چیز سنت ہے تو اس سے نماز کے ثواب میں تو کمی آتی ہے مگر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی نماز ٹوٹتی ہے۔

اور اگر چھوٹنے والی چیز واجب ہے تو دیکھا جائے گا کہ عمداً (جان بوجھ کر) چھوڑا ہے یا بھول کر اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو اس صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر بھول کر چھوڑا ہے تو سجدۂ سہو سے اس کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔

---

⑥ چھٹا قاعدہ: اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہو جائے تو مقتدیوں پر بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا چونکہ مقتدی ہر فعل میں امام کے تابع ہوتے ہیں اور اگر مقتدیوں سے ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو امام پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا کیونکہ تابع کی غلطی متبوع کی غلطی شمار نہیں کی جائے گی۔

⑦ ساتواں قاعدہ: اگر نمازی سے کئی غلطیاں ایسی ہو جائیں کہ جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو ان سب کی طرف سے ایک سجدۂ سہو کافی ہوگا خواہ دوبارہ ہونے والی غلطی سجدہ سہو کر لینے کے بعد کیوں نہ ہو، ایک دفعہ تحریمہ کے بعد سلام پھیرنے تک ایک نماز شمار ہوتی ہے اور اگلی تحریمہ کے بعد دوسری۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ:

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں صرف التحیات پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیر کر سجدہ کرلے، پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے اور نماز ختم کردے۔

سجدۂ تلاوت کے احکام

”عَنْ اِبنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا اَنَّہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَیْنَا الْقُرْآنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَۃِ کَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَہٗ“ (رواہ ابوداوٗد)

تَرجَمَہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے، آپ جب بھی کسی آیت سجدہ کو پڑھتے تو تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے تھے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کرتے۔“

(ابوداوٗد)

سجدۂ تلاوت کا مطلب:

قرآنِ کریم میں کل چودہ سجدۂ تلاوت ہیں۔ جہاں جہاں قرآنِ مجید کے کنارے پر سجدۂ لکھا ہوتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدۂ کرنا واجب ہوتا ہے۔ اور اسی کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں سجدہ تلاوت کے مقام

وہ چودہ مقامات یہ ہیں:

① سورۃ الاعراف۔ ② سورۃ الرّعد۔

③ سورۃ النّحل۔ ④ سورۃ بنی اسرائیل۔

⑤ سورۃ مریم۔ ⑥ سورۃ الحج میں پہلا سجدہ۔

⑦ سورة الفرقان. ⑧ سورة النّمل.
⑨ سورة الٓمّٓ السّجده. ⑩ سورة ص
⑪ سورة حٰمٓ السّجده. ⑫ سورة النّجم.
⑬ سورة الانشقاق. ⑭ سورة العلق

سجدۂ تلاوت کب واجب ہوتا ہے:

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت بھی پائی جائے تو سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہوتا ہے۔

پہلی صورت:

جب کوئی شخص آیتِ سجدہ تلاوت کرے خواہ وہ آیت جس نے تلاوت کی ہے خود سنے یا نہ سنے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے لئے پوری آیت کا تلاوت کرنا ضروری نہیں ہے اگر کسی شخص نے آیت میں سجدے والا لفظ اور اس کے ساتھ کم از کم ایک لفظ پہلے کا یا بعد کا ملا کر پڑھ لیا تو سجدۂ تلاوت واجب ہو گیا۔

چنانچہ اگر کسی شخص نے خود سجدے والا لفظ نہیں پڑھا، اگرچہ باقی ساری آیتیں پڑھ لیں یا خود سجدے والا لفظ تو پڑھا مگر اس کے ساتھ پہلے یا بعد کا لفظ نہیں پڑھا تو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔

دوسری صورت:

اگر کسی شخص نے آیتِ سجدہ سن لی تو اس پر بھی "سجدہ تلاوت" واجب ہے۔ خواہ اس نے جان بوجھ کر سنی یا بغیر ارادہ کے کان میں آواز آگئی۔

تیسری صورت:

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شریک ہے اور امام نے سجدہ کی آیت تلاوت

کی تو امام کی طرح مقتدی پر بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے خواہ مقتدی نے امام سے وہ آیت سنی ہو یا نہ سنی ہو، نماز خواہ جہری ہو یا سرّی۔

خلاصہ: سجدۂ تلاوت تین صورتوں میں واجب ہوتا ہے۔

① پڑھنا ② سننا ③ کسی کی اقتداء میں ہونا۔

جن صورتوں میں سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا:

درجِ ذیل صورتوں میں سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا:

❶ مقتدی اگر اونچی آواز سے آیتِ سجدہ تلاوت کرے تو نہ خود مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہے نہ امام پر اور نہ اس نماز میں شریک دوسرے مقتدیوں پر۔

البتہ وہ لوگ جو مقتدی کے ساتھ اس نماز میں شریک نہیں ہیں (خواہ وہ سرے سے نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز ادا کر رہے ہوں) اگر آیتِ سجدہ سن لی تو ان پر سجدہ واجب ہوجائے گا۔

❷ حائضہ اور نفاس والی عورت اگر آیتِ سجدہ سن لے یا تلاوت کرے (اگرچہ اس کے لئے تلاوت کرنا جائز نہیں تھا) تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

البتہ جنبی (آدمی یا عورت) اگر آیتِ سجدہ سن لے یا پڑھ لے (اگرچہ اس کے لئے پڑھنا جائز نہیں ہے) تو اس پر سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔

❸ غیر مکلّف (نابالغ، مجنون، کافر) اور نائم (سونے والا) پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

❹ آدمی کے علاوہ کسی دوسرے جاندار (مثلاً طوطا وغیرہ) سے آیتِ سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

❺ کسی بھی ایسے آلہ کے ذریعے آیتِ سجدہ سننے سے جو آلہ آواز کی حکایت اور نقل (COPY) کر رہا ہو سجدہ واجب نہیں ہوتا جیسے ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، یا سی ڈی پر

آیتِ سجدہ سننا۔

یہ مسئلہ اس صورت میں ہے جب ریڈیو وغیرہ پر تلاوت براہ راست نہ ہو لیکن اگر ریڈیو وغیرہ پر برارہ راست تلاوت نشر ہو رہی ہو جیسے حرم کی تروایح براہ راست نشر ہوتی ہے تو آیتِ سجدہ سننے پر سجدہ واجب ہوگا۔

البتہ وہ آلات جو آواز کی حکایت اور نقل کی بجائے اسی آواز کو بلند کرتے ہیں جیسے آلہ مکبّر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) ان سے اگر آیتِ سجدہ سن لے تو سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

سجدۂ تلاوت کے وجوب کی نوعیت:

آیتِ سجدہ کے نماز کی حالت میں یا نماز سے باہر تلاوت کرنے کی صورت میں اس کے وجوب کی نوعیت میں بڑا فرق پڑتا ہے۔

اگر آیتِ سجدہ نماز سے باہر تلاوت کی تو اس کے وجوب میں کافی وسعت ہے۔ فوراً ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی شخص سجدۂ مؤخر کردے تو گناہ گار نہ ہوگا البتہ ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

اور اگر آیتِ سجدہ نماز کی حالت میں تلاوت کی تو فوراً سجدہ کرنا ضروری ہے اگر فوراً سجدہ نہ کیا تو یہ شخص گناہگار ہوگا۔

فوراً کی مقدار یہ ہے کہ آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنے میں اتنی تاخیر نہ کرے جس میں آدمی تین آیتوں سے زیادہ تلاوت کرسکتا ہو۔

اگر اتنی تاخیر ہوگئی جس میں تین آیتوں سے زیادہ تلاوت ہوسکتی ہو تو یہ شخص تاخیر کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور یہ سجدہ قضاء ہو جائے گا۔

اب اگر یہ شخص نماز کی حالت میں ہے تو اس شخص پر نماز کے دوران اس سجدہ کی قضاء واجب ہے اگر اس شخص نے نماز کی حالت میں سجدے کی قضاء نہ کی اور نماز مکمل

کرلی تو یہ سجدہ ہمیشہ کے لئے اس کے ذمہ واجب رہے گا جس کی قضاء کی کوئی صورت نہیں ہے۔اب سوائے توبہ واستغفار کے کوئی چارہ نہیں ہے۔

اگر نماز کی حالت میں آیتِ سجدہ تلاوت کی اور فوراً کی مقدار (تین سے زیادہ آیتوں کی تلاوت کی بقدر وقت) سے پہلے رکوع کرلیا اور اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلی تو سجدہ ادا ہو جائے گا۔

اگر فوراً کی مقدار سے پہلے سجدۂ نماز ادا کرلیا تو بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا خواہ نماز کے سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرے یا نہیں کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ رکوع میں ''سجدہ تلاوت'' ادا ہونے کے لئے نیت شرط ہے مگر سجدے میں بغیر نیت کے بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔

سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی کیفیت:

سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے اور کم ازکم تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھے اور تکبیر کہتا ہوا سجدے سے اٹھ جائے۔سجدہ کے بعد تشہد اور سلام وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔

سجدۂ تلاوت میں زمین پر پیشانی لگانا، یا اس کے قائم مقام رکوع یا مریض کا اشارہ کرنا ''رکن'' ہے۔ دو تکبیریں کہنا ''سنت'' ہے اور سجدے کے لئے کھڑے ہونا ''مستحب'' ہے اور سجدۂ تلاوت کے لئے وہی شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں سوائے تکبیرِ تحریمہ کے جو کہ نماز میں شرط ہے لیکن سجدۂ تلاوت میں نہیں۔

صلوٰۃ الاستسقاء کے احکام

رَوَی ابوداؤد فِی "سُنَنِه" عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنْ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِی الْاِسْتِسْقَاءِ رَکْعَتَیْنِ کَصَلَاةِ الْعِیْدِ. (ابوداؤد)

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب "سنن" میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کی نماز میں نمازِ عید کی طرح دو رکعتیں (نماز اشراق کے بعد) ادا کی ہیں۔

(ابوداؤد)

استسقاء کا مطلب:

استسقاء کے لغوی معنی "پانی طلب کرنے" کے ہیں اور شریعتِ مطہرہ کی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب خشک سالی ہو اور پانی کی ضرورت ہو تو بندوں کا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی ظاہر کرتے ہوئے پانی اور بارش مانگنا۔

ایسے موقع پر نمازِ عیدین کی طرح ایک نماز مسنون ہے جسے "صلوٰۃ الاستسقاء" کہتے ہیں۔

صلواۃ الاستسقاء کے لئے کرنے کے کام:

1. سب سے پہلے تمام لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اہلِ حق کے حقوق ادا کریں۔

۲ اللہ رب العزت کے تقرب کے حصول کے لئے صدقہ وغیرہ کریں۔

۳ اپنے ہمراہ صلواۃ الاستسقاء کے لئے ضعیف اور چھوٹے بچوں کو بھی لے جائیں اور جاتے وقت پیدل جائیں۔

۴ صلواۃ الاستسقاء کی ادائیگی سے قبل غسل کریں اور منہ کی صفائی کے لئے مسواک استعمال کریں۔

۵ معمولی لباس پہنیں اور اپنے کپڑوں پر خوشبو نہ لگائیں۔

۶ اپنے ساتھ کسی غیر مسلم کو نہ لے جائیں۔

صلواۃ الاستسقاء کا طریقہ:

صلواۃ الاستسقاء کو مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق ادا کیا جائے۔

* اذان اور اقامت کے بغیر امام لوگوں کو دو رکعت پڑھائے۔
* قرأت جہراً کرے جیسا کہ عیدین کی نماز میں ہوتا ہے۔
* لوگوں کو جمع کرنے کے لئے "الصلوٰۃ جامعۃ" کے الفاظ کے ساتھ آواز لگائی جائے۔
* مستحب یہ ہے کہ ان دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى" اور دوسری رکعت میں "هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھے۔
* نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ اور قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ رب العزت سے بارش کی دعا مانگے اور سب حاضرین بھی دعا کریں۔
* دعا کے وقت امام اپنی چادر کو بھی الٹے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر چادر چار کونوں والی ہو تو اس کی اوپر والی جانب نیچے اور نیچے والی جانب اوپر کرلے اور اگر وہ جبہ وغیرہ ہو تو اس کی دائیں جانب بائیں طرف اور بائیں جانب دائیں طرف کردے۔

صلواۃ الاستسقاء سے متعلق دیگر ضروری مسائل:

* صلواۃ الاستسقاء کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ ہاں جن اوقات میں نماز ادا کرنا منع ہے تو ایسے اوقات میں نماز ادا نہ کی جائے۔
* صلواۃ الاستسقاء میں تمام وہ لوگ شرکت کریں جو چلنے پر قادر ہوں خواہ وہ چھوٹے بچے ہو یا بوڑھے افراد اپنے ساتھ جانوروں کو بھی لے جائیں۔
* اگر بارش نہ ہو تو تین دن تک متواتر نماز استسقاء ادا کریں۔ تین دن کے بعد گھروں کو لوٹ آئیں۔ اگرچہ بارش نہ ہو۔ کیونکہ تین دن سے زیادہ ثابت نہیں ہے۔
* اگر ایک مرتبہ نماز پڑھنے سے بارش ہو جائے تب بھی تین دن پورے کریں۔
* ان تین دنوں میں روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔

صلوٰۃ الکسوف کے احکام

رَوَی البخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ خَسفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ یَجُرُّرِدَائَہٗ، حَتی انتھٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَثَابَ النّاسُ اِلَیہِ، فَصَلّٰی بِھِمْ رکَعْتَیْنِ، فَانْجَلَتِ الشَمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّھُمَا لَایَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنْ یُّخَوِّفُ اللّٰہُ بِھِمَا عِبَادَہٗ، فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْکَشِفَ مَابِکُمْ. (البخاری)

امام بخاری نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوڑھنے والی چادر سنبھالتے ہوئے باہر تشریف لائے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور دوسرے حضرات بھی آپ کے پاس جمع ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت باجماعت پڑھائیں۔ فوراً سورج کا گرہن ختم ہوگیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی وفات یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ ہاں! اصل بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے (گرہن کے) ذریعے لوگوں کو ڈراتے ہیں۔ لہٰذا جب کبھی

ایسا واقعہ رونما ہو تو تم اس وقت تک نماز پڑھا کرو۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ پیش آنے والے اس (گرہن کے) معاملے کو ختم نہ فرمائیں۔

"صلوٰۃ الکسوف" اور "صلوٰۃ الخسوف":

اگر سورج کو گرہن لگ جائے تو ایسے موقع پر دو یا چار رکعت نماز پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ایسی نماز کو "صلوٰۃ الکسوف" کہتے ہیں۔
اور ایسی نماز جو چاند گرہن کے موقع پر پڑھی جائے وہ "صلوٰۃ الخسوف" کہلاتی ہے۔

صلوٰۃ الکسوف پڑھنے کا طریقہ:

صلوٰۃ الکسوف کی دو یا چار رکعت باجماعت پڑھنا افضل ہے۔
صلوٰۃ الکسوف میں اذان اقامت اور خطبہ مشروع نہیں ہے بلکہ ایسے موقع پر "الصلوٰۃ جامعۃ" (یعنی نماز کھڑی ہونے والی ہے) کہنا چاہئے۔
امام کے لئے مسنون ہے کہ وہ صلوٰۃ الکسوف میں اونچی آواز سے قرأت کرے اور رکوع وسجود خوب لمبا کرے۔
جب امام نماز سے فارغ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ دعا مانگنا شروع کرے اور مقتدی اس کی دعا پر آمین کہتے رہیں اور دعا و مناجات کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک سورج اچھی طرح روشن نہ ہو جائے اور گرہن ختم نہ ہو جائے۔
"صلوٰۃ الخسوف" (چاند گرہن کی نماز) میں تمام لوگ انفرادی طور پر نماز پڑھیں۔ اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔

عیدین کے احکام

رَوَى اَبوداود فِي "سُنَنِهٖ" عَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةِ وَلَهٗ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا، فَقَالَ مَاهٰذانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوْا كُنَّانَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهَا، يَومَ الْاَضْحٰى وَيَومَ الْفِطْرِ." (ابوداؤد)

امام ابوداؤد کی کتاب "سنن ابی داؤد" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جن دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو اہلِ مدینہ کے دو دن مخصوص تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے اور عید مناتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ یہ دو دن کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم زمانہ جاہلیت سے ان دنوں میں کھیل کود کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ان دو دنوں کے عوض اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر دنوں میں بدل دیا ہے۔ ایک بقرعید کا دن، دوسرے عیدالفطر کا دن۔

عیدین کا حکم:

عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہے۔

عید الفطر (یکم شوال) اور عید الاضحیٰ (دسویں ذی الحجہ) کے دن جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہوجائے (یعنی ہمارے کیلنڈروں کے حساب سے اشراق کا وقت ہوجائے) تو باجماعت دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔

عیدین کی دونوں نمازوں میں چھ مزید تکبیریں کہنا واجب ہے، جن میں سے تین تکبیریں پہلی رکعت میں "ثناء" کے بعد واجب ہیں اور باقی تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے کہنا واجب ہے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے اور سننا واجب ہے۔

نمازِ عیدین کے واجب ہونے کی شرائط:

نمازِ عیدین کے واجب ہونے کی وہی شرائط ہیں جو نمازِ جمعہ کے واجب ہونے کے لئے ہیں۔ چنانچہ نمازِ عیدین اس شخص پر واجب ہوتی ہے جو:

1. مرد ہو۔ لہٰذا عورت پر نمازِ عیدین واجب نہیں۔
2. تندرست ہو۔ لہٰذا بیمار پر نمازِ عیدین واجب نہیں۔
3. مقیم ہو۔ لہٰذا مسافر پر نمازِ عیدین واجب نہیں۔
4. آزاد ہو۔ لہٰذا غلام پر نمازِ عیدین واجب نہیں۔
5. بینا ہو۔ لہٰذا نابینا پر نمازِ عیدین واجب نہیں۔
6. مامون ہو۔ لہٰذا ایسا شخص جسے راستے کا امن حاصل نہ ہو کسی بھی دشمن انسان یا حیوان کا خوف ہو تو اس پر نمازِ عیدین واجب نہیں۔
7. راستہ چلنے پر قدرت رکھتا ہو۔ چنانچہ ایسا شخص جو کسی بھی وجہ سے چلنے پر قدرت

نہیں رکھتا اس پر نمازِ عیدین واجب نہیں۔

* مندرجہ بالا افراد میں سے کوئی بھی شخص جس پر کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے نمازِ عیدین واجب نہیں تھی لیکن اس نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

نمازِ عیدین کے صحیح ہونے کی شرائط:

اگر کسی شخص پر نمازِ عید واجب ہو جائے تو اس کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ درجِ ذیل تمام شرائط پائی جائیں:

1. شہر یا اس کے فناء کا ہونا۔ (فناء شہر کی تفصیل مسافر کے احکام میں گذر چکی ہے وہاں دیکھ لی جائے)
2. بادشاہ یا اس کا نائب ہونا۔ (قاضی، وزیر، گورنر، بادشاہ کا مقرر کردہ آدمی)
3. اذنِ عام ہونا۔ (اس کا مطلب کے مسائل میں دیکھ لیا جائے)
4. جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا۔ (یاد رہے کہ امام کے ساتھ کی طرح دو سے زیادہ مقتدی ہونا شرط ہے)
5. وقت ہونا۔ (نمازِ عید کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج نیزے کے برابر بلند ہو جائے اور ہمارے حساب میں اشراق کا وقت ہو جائے اور زوالِ شمس کے ساتھ اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

* نمازِ عیدین خطبہ کے بغیر بھی صحیح ہو جاتی ہے، تاہم ایسا کرنا مکروہ ہے۔
* خطبہ نمازِ عیدین سے پہلے دے دیا جائے۔ تب بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے، تاہم ایسا کرنا مکروہ ہے۔

عیدالفطر کے دن کے مستحبات:

عیدالفطر کے دن میں درجِ ذیل باتوں کا خیال رکھنا مستحب ہے:

۱ نیند سے جلدی بیدار ہونا۔
۲ صبح کی نماز محلے کی مسجد میں ادا کرنا۔
۳ مسواک کرنا۔
۴ غسل کرنا۔
۵ اپنے کپڑوں میں سے بہترین لباس زیب تن کرنا۔
۶ خوشبو لگانا۔
۷ عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز (مثلاً کھجور وغیرہ) تناول کرنا۔
۸ اگر صدقہ فطر واجب ہو تو عیدگاہ جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔
۹ بقدر وسعت صدقہ وخیرات کا خوب اہتمام کرنا۔
۱۰ خوشی اور فرحت کا اظہار کرنا۔
۱۱ عیدگاہ جلدی اور پیدل پہنچنا۔
۱۲ عیدگاہ جاتے ہوئے آہستہ آہستہ تکبیرِ تشریق کہنا۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.

۱۳ ایک راستے سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس لوٹنا۔

عیدالاضحیٰ کے دن کے مستحبات:

عیدالاضحیٰ میں وہ تمام باتیں مستحب ہیں جو عیدالفطر میں مستحب ہیں۔ صرف

درجِ ذیل باتوں کا فرق ہے:

1. عیدالاضحیٰ میں نمازِ عید سے فارغ ہوکر قربانی کے گوشت سے کھانا۔
2. راستے میں بلند آواز سے تکبیرِ تشریق کہنا۔
3. نمازِ عید کے خطبہ میں قربانی اور تکبیراتِ تشریق وغیرہ کے احکام بتلانا۔

نمازِ عیدین کی ادائیگی کا طریقہ:

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو عام نمازوں کی جماعت کا طریقہ ہے۔ البتہ ان میں زائد تکبیرات کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد امام اپنے ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے اور تکبیر کہے، اسی طرح تین مرتبہ کرے، مقتدی بھی ہر تکبیر میں یہی عمل کرے۔ ہر تکبیر میں ہاتھ اٹھانے کے بعد چھوڑ دیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑنے کے بجائے باندھ لیں۔

دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوکر رکوع سے پہلے اسی طرح یہ تین تکبیرات مقتدی اور امام کہیں۔ پہلی رکعت اور دوسری رکعت کی تکبیروں میں فرق یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھنے چاہئیں اور دوسری رکعت میں تیسری تکبیر کے بعد بھی ہاتھ چھوڑنے چاہئیں۔ چوتھی تکبیر کہتے ہوئے امام اور مقتدی رکوع کریں۔

تکبیراتِ تشریق کا حکم:

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی نمازِ فجر سے لے کر ذی الحجہ کی تیرھویں تاریخ کی عصر تک (نمازِ عصر بھی شامل ہے) ہر شخص پر ایک مرتبہ (اگر مرد ہو تو بلند آواز سے اور اگر عورت ہو تو پست آواز سے) فرض نماز کے بعد تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے۔ خواہ

جماعت سے نماز پڑھے یا اکیلا، مسافر ہو یا مقیم، مرد ہو یا عورت، شہری ہو یا دیہاتی۔

ایامِ ذی الحجہ کا ادب:

ہر ایسے شخص کے لئے جس پر قربانی واجب ہے، مستحب ہے کہ وہ یکم ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کے ذبح ہونے تک اپنے بالوں (موئے زیرِ ناف اور موئے بغل وغیرہ) اور ناخن وغیرہ تراشنے سے احتراز کرے۔ بشرطیکہ بال وغیرہ ان دنوں میں ممنوع حد تک نہ پہنچے ہوں۔

جماعت کی نماز میں شامل ہونے کا بیان

جماعت کی نماز میں شامل ہونے کے لئے عموماً نمازی کو تین قسم کے احوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

1. یہ نماز شروع کر چکا ہے اور جماعت کھڑی ہو جائے۔
2. مسجد میں پہنچے اور پہلے سے جماعت شروع ہو چکی ہے۔
3. جماعت کی نماز کھڑی ہو چکی ہے اور یہ شخص مسجد سے نکلنا چاہتا ہے۔

پہلی حالت کا حکم:

اگر یہ حالت ہو کہ کوئی شخص تنہا نماز شروع کر چکا ہے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر اس کی مختلف صورتیں ہیں:

(ا) یہ تنہا اپنے فرض پڑھ رہا ہے کہ جماعت کھڑی ہو جائے۔

(ب) یہ سنتیں پڑھ رہا ہو کہ جماعت کھڑی ہو جائے۔

(یہ یاد رہے کہ دوسری صورت میں فجر اور ظہر کا وقت مراد ہے کیونکہ یہی وہ دو نمازیں ہیں جن سے پہلے سنتِ مؤکدہ ہے)

......اگر پہلی صورت ہو کہ فرض پڑھ رہا ہے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو دیکھیں گے کہ وہ فرض رباعی (یعنی چار رکعت والی فرض نماز (جیسے ظہر، عصر اور عشاء) ہے یا رباعی نہیں ہے جیسے فجر اور مغرب کی نماز۔

اگر وہ فرض نماز رباعی ہے تو اس کی مختلف حالتیں ہیں۔ جن کے احکام بھی مختلف

ہیں:

(ا) اگر اس نے نماز شروع ہی کی تھی کہ ابھی تک پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تھا تو یہ شخص کھڑے کھڑے سلام پھیر کر نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے جب تک پہلی رکعت کا سجدہ نہ ہوا ہو تو نماز کو مزید بہتری کے خاطر توڑا جا سکتا ہے۔

(ب) اور اگر اس نے رباعی نماز میں پہلی رکعت سجدے کے ساتھ مکمل کر لی تو اب جماعت کھڑی ہونے کی صورت میں نماز نہ توڑے۔ بلکہ اس ایک رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے یہ دو رکعتیں اس کے لئے نفل ہو جائیں گی۔ اور یہ شخص فرضوں کی نیت سے جماعت میں شریک ہو جائے۔

(ج) اگر یہ دو رکعتیں پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو چکا تھا کہ جماعت کھڑی ہو گئی تو اگر اس نے تیسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا تھا تو یہ شخص کھڑے کھڑے سلام پھیر کر نماز توڑ دے اور جماعت میں فرض کی نیت سے شامل ہو جائے اور وہ دو رکعتیں جو تنہا پڑھ چکا ہے نفل ہو جائیں گی۔

(د) اور اگر رباعی نماز میں تیسری رکعت کا سجدہ بھی کر چکا تھا کہ جماعت کھڑی ہو گئی یہ شخص اب نماز نہ توڑے بلکہ ایک رکعت اور پڑھ کر چار رکعت پوری کر لے اور یہ چار رکعتیں بطور فرض ادا ہو گئیں۔ اب اگر وقت ایسی نماز کا ہے جس میں فرض کے بعد نفل پڑھنے کی شریعت میں اجازت ہے جیسے ظہر اور عشاء کی نماز کے بعد جائز ہے تو یہ شخص نفل کی نیت سے جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔

اور اگر ایسی نماز ہے جس کے فرض پڑھ لینے کے بعد نفل جائز نہیں ہوتے (جیسے عصر کی نماز) تو جماعت میں نفل کی نیت سے شریک نہ ہو۔

یہ تو تھا مسئلہ رباعی نماز کا، اور اگر نماز رباعی نہ ہو بلکہ دو رکعت والی ہو جیسے فجر یا تین رکعت والی ہو جیسے مغرب تو ان نمازوں میں تنہا فرض نماز شروع کرنے کے بعد جماعت کھڑی ہو جائے تو مطلقاً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے خواہ ایک

رکعت پوری کر چکا ہو یا نہیں، کیونکہ اگر یہ اس وقت دوسری رکعت ملائے گا تو خود جماعت کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہے۔

البتہ اگر فجر اور مغرب میں اپنی تنہا دو رکعت پوری یا تین رکعت مکمل کر چکا تھا تو اب اپنی نماز مکمل کرلے جماعت میں نفل کی نیت سے شریک نہ ہو۔

وجہ صاف ظاہر ہے کہ فجر میں تو اس لئے کہ فرض پڑھ لینے کے بعد نفل پڑھنا طلوعِ آفتاب تک مکروہ ہے۔

اور مغرب میں اس لئے درست نہیں ہے کہ شریعت میں تین رکعت نفل پڑھنا مشروع نہیں ہے۔ اور اگر تین کی بجائے چار رکعت پڑھے گا تو اپنے امام کی مخالفت ہو جائے گی کہ امام تین رکعت پڑھائے اور مقتدی اس کی اقتداء میں اس سے زائد چار رکعت پڑھے اور یہ بھی شرعاً درست نہیں ہے۔

......اگر دوسری صورت ہو کہ (یہ ظہر یا فجر کی) سنتیں شروع کر چکا ہے تو فجر میں یہ سنتیں پوری کر لے اور جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ سنتوں میں مشغولی کی وجہ سے جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ جبکہ ظہر کی سنتوں میں یہ دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور ظہر کی سنتوں کی فرضوں کے بعد قضاء کر لے۔

یہی حکم خطبہ جمعہ کا ہے اگر جمعہ کی سنتیں شروع کرنے کے بعد خطبہ جمعہ شروع ہو جائے تو دو رکعت پر سلام پھیر دے اور خطبہ سنے۔ اور کے بعد ان سنتوں کی قضاء کر لے۔

دوسری حالت کا حکم:

اگر دوسری حالت ہے کہ یہ شخص جب مسجد پہنچا تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو

اب اگر:

فجر کی نماز ہے تو مسجد سے باہر یا مسجد کے کسی کونے میں پہلے سنتیں ادا کر لے پھر جماعت کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کیونکہ فجر کی سنتوں کی بڑی تاکید آئی ہے۔

لیکن اگر فجر کی سنتوں میں مشغولی کی وجہ سے جماعت فوت ہو جانے کا خدشہ ہو تو سنتیں چھوڑ دے اور جماعت میں شریک ہو جائے اور طلوعِ آفتاب کے بعد سنتیں قضاء کر لے۔

ظہر کی نماز ہے تو پہلے جماعت کے ساتھ فرض پڑھے اس کے بعد سنتوں کی قضاء کر لے۔

تیسری حالت کا حکم:

اگر تیسری حالت ہے کہ اپنے فرض پڑھ چکا ہے اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو رہی ہے اور یہ شخص مسجد سے نکلنا چاہتا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ظہر اور عشاء کا وقت ہے تو اس کے لئے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔ اسے چاہئے کہ نفل کی نیت سے جماعت میں شریک ہو جائے کیونکہ دیکھنے میں یوں لگتا ہے کہ یہ شخص جماعت کی نماز سے اعراض کر رہا ہے۔ اگر فجر، عصر یا مغرب کا وقت ہے تو اس کے لئے مسجد سے نکلنا مکروہ نہیں ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ یہ شخص شرعی مجبوری کی بناء پر جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا۔ فجر اور عصر میں فرضوں کے بعد نفل ممنوع ہیں اور مغرب میں نفل ممنوع تو خیر نہیں ہیں البتہ جماعت میں شریک ہو کر تین رکعت نفل کی کوئی صورت جائز نہیں ہے۔ اور چار رکعت پڑھے گا تو اپنے امام کی مخالفت کرے گا اور یہ بھی جائز نہیں ہے۔

نمازِ جمعہ کے احکام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّومِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوْا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (الجُمُعَۃ: ۹)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جونہی کی نماز کے لے اذان دی جائے تو تم اللہ کو یاد کرنے کے لئے (مسجد کی طرف) دوڑو۔ اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہی چیز تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں اس کا علم ہو جائے۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتٰی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَلَہٗ مَابَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃِ ثَلٰثَۃِ أَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحِصٰی فَقَدْ لَغَا. (رواہ مسلم)

وَقَالَ أَیضًا: مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ. (رواہ ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا پھر جمعہ کے لئے مسجد آیا، غور سے خطبہ سنا اور دورانِ خطبہ خاموش رہا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس سے اگلے تک اور مزید دن تک گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جس نے (دورانِ خطبہ) کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو اس نے بڑی بے ہودہ حرکت کی۔ (مسلم)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے تین بغیر کسی (شرعی) وجہ سے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت کے لئے سیل (Seal) کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

نمازِ جمعہ کا حکم:

جمعہ کے دن دو رکعت نمازِ جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔ یہ دو رکعتیں مستقل فرض ہیں نمازِ ظہر کا بدل نہیں ہیں لیکن اگر کسی شخص کی نمازِ جمعہ فوت ہو جائے تو اس پر ظہر کی چار رکعت فرض ہو جاتی ہیں۔

نمازِ جمعہ کے فرض ہونے کی شرائط:

ہر وہ مسلمان جس میں درجِ ذیل تمام شرائط پائی جائیں، اس پر نمازِ جمعہ فرض ہو جاتی ہے۔

۱ آزاد ہونا: لہٰذا غلام پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہوتی۔

۲ مرد ہونا: لہٰذا عورت پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہوتی۔

۳ تندرست ہونا: لہٰذا مریض پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہوتی۔

* مریض سے مراد ہر وہ شخص ہے جو پیدل مسجد تک نہ جاسکے۔ یا پیدل جا تو سکتا ہو مگر ماہر دیندار ڈاکٹر کے بقول یا اپنے سابقہ تجربہ کی بنیاد پر بیماری کے بڑھ جانے کا، یا دیر سے صحیح ہونے کا خدشہ ہو۔
* اگر کوئی شخص بڑھاپے کی وجہ سے اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ پیدل مسجد تک نہیں جاسکتا تو یہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔
* اگر کوئی شخص بذاتِ خود تندرست ہو مگر کسی بیمار کی دیکھ بھال کرتا ہو۔ اور اس کے مسجد جانے سے مریض کو نقصان کا اندیشہ ہے تو یہ تیمار دار بھی مریض کے حکم

میں ہے۔

۴ بینا ہونا: لہٰذا ایسا نابینا جو خود مسجد تک بلا تکلف نہ جا سکتا ہو اس پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہے۔

۵ شہر (مصر) یا قصبہ (بڑا گاؤں) میں مقیم ہونا: لہٰذا مسافر پر یا ایسے شخص پر جو چھوٹے گاؤں میں مقیم ہو نمازِ جمعہ فرض نہیں ہے۔ (شہر اور گاؤں کی تعریف آگے آرہی ہے)

۶ چلنے پر قادر ہونا: لہٰذا ایسا شخص (لنگڑا وغیرہ) جو چلنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اس پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہے۔

۷ مامون ہونا: لہٰذا ہر وہ شخص جسے کسی بھی دشمن (انسان ہو یا جانور) کا خوف ہو، اس پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہوتی۔

۸ عذر سے خالی ہونا: جماعت کے چھوڑنے کے جو عذر پہلے جماعت کے بیان میں بیان ہو چکے ہیں ان میں کوئی عذر نہ ہونا۔ اگر ان اعذار میں سے کوئی عذر موجود ہو تب بھی نمازِ جمعہ فرض نہیں ہے۔

* مندرجہ بالا تمام افراد میں کوئی بھی شخص شرط نہ پائے جانے کے باوجود نمازِ جمعہ ادا کرلے تو اس کی نمازِ صحیح ہو جاتی ہے۔ اور ظہر کی نماز اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔ بلکہ عذر ہوتے ہوئے جمعہ کی نماز پڑھ لینا مستحب ہے۔

نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرائط:

نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے درج ذیل تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

پہلی شرط: شہر یا قصبہ کا ہونا، یا شہر یا قصبہ کا فناء ہونا۔ چنانچہ گاؤں یا جنگل میں نمازِ جمعہ درست نہیں۔

قصبہ کی تعریف:

ہمارے عرف میں قصبہ اس مستقل آبادی کو کہا جاتا ہے، جہاں آبادی کم وبیش تین چار ہزار کے لگ بھگ ہو۔ اور وہاں ایسا بازار ہو جہاں تیس چالیس مستقل اور متصل دکانیں ہوں اور بازار روزانہ لگتا ہو اور اس بازار میں روزمرّہ کی ضروریات ملتی ہوں، مثلاً جوتے کی دکان بھی ہو اور کپڑوں کی بھی، غذا اور کریانے کی بھی ہو اور دودھ گھی کی بھی، وہاں ڈاکٹر یا حکیم بھی ہو اور معمار و مستری بھی ہوں وہاں ڈاکخانہ بھی ہو اور پولیس کا تھانہ اور چوکی بھی ہو، اور اس میں مختلف محلے مختلف ناموں سے موسوم ہوں۔ (امداد الاحکام۔ ج ۱ ص ۷۵۶)

لہٰذا جس بستی میں یہ شرائط موجود ہوں وہاں کے باشندوں پر نماز جمعہ قائم کرنا واجب ہے۔ البتہ جو بستی ان شرائط کے نہ ہونے کی وجہ سے گاؤں یا دیہات شمار کی جاتی ہو وہاں کے باشندوں کے لئے نمازِ جمعہ جائز نہیں ہے، انہیں ظہر کی نماز باجماعت پڑھنا واجب ہے۔

* فوج کی یونٹیں جب جنگی مشقوں کے لئے جنگلوں اور ویرانوں میں پڑاؤ ڈالیں اور وہاں خیمے لگا کے رکھیں تو یہ لوگ جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھیں، کیونکہ جمعہ کے لئے شہر یا قصبہ ہونا ضروری ہے۔

فنائے شہر کی تعریف:

فنائے شہر کی تفصیل "مسافر کی نماز کے احکام" میں گزر چکی ہے کہ ہر وہ جگہ جو شہر کی ضروریات کے لئے بنائی گئی ہو "فنائے شہر" کہلاتی ہے، جیسے گھڑ دوڑ کا میدان، اسٹیڈیم، ریلوے اسٹیشن، ائیر پورٹ، کوڑا پھینکنے کی جگہ وغیرہ وغیرہ۔

دوسری شرط: ظہر کا وقت ہونا، لہٰذا ظہر کے وقت سے پہلے اور ظہر کا وقت نکل جانے

کے بعد نمازِ جمعہ صحیح نہیں ہے۔
تیسری شرط: حاکمِ وقت یا اس کے نائب (حاکمِ شہر، گورنر، قاضی وغیرہ) کا ہونا۔
ہمارے ہاں مساجد کے جو امام ہوتے ہیں اب وہی نائب حاکم کے حکم میں ہیں۔
چوتھی شرط: جماعت کا ہونا۔ یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین آدمیوں کا ہونا۔ جو شروع خطبے سے پہلی رکعت کے سجدے تک موجود رہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں۔
پانچویں شرط: ظہر کے وقت میں نمازِ جمعہ سے پہلے خطبہ دینا۔
چھٹی شرط: اذنِ عام (یعنی عام اجازت) ہونا۔ لہٰذا کسی خاص مقام پر چھپ کر نمازِ جمعہ صحیح نہیں ہوتی۔

اذنِ عام کی تعریف:

اذنِ عام سے مراد یہ ہے کہ وہ جگہ ایسی ہو جہاں ہر شخص کو نمازِ جمعہ کے لئے آنے کی اجازت ہو۔ لہٰذا ایسی جگہ جہاں ہر کس و ناکس کے آنے پر پابندی ہو نمازِ جمعہ صحیح نہیں ہے۔

چھاؤنیوں، جیل خانوں اور فیکٹریوں میں نمازِ جمعہ

سوال: ایسے مقامات جہاں ہر خاص و عام کو آنے کی کھلی اجازت نہیں ہوتی، جیسے فوجی چھاؤنی، جیل، فیکٹریاں اور کارخانے وغیرہ، تو ایسے مقامات پر چھاؤنی کے اندر رہنے والے فوجیوں، جیل کے قیدیوں، کارخانوں کے مزدوروں وغیرہ کا جمعہ کی نماز پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: ان مقامات پر ہر کس و ناکس کو آنے کی اجازت نہ دینا انتظامی مصلحت کی وجہ سے ہے، تاکہ کوئی دشمن یا چور وغیرہ نہ گھس آئے۔ نمازِ جمعہ کے نمازی کو روکنے کے

لئے گیٹ بند نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا یہ رکاوٹ اور پابندی ''اذنِ عام'' کے منافی نہیں ہے کیونکہ ان اداروں سے متعلقہ ہر آدمی کو آنے کی اجازت ہوتی ہے لہٰذا ان مقامات پر جمعہ پڑھنا جائز ہے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ ان مقامات کے علاوہ کوئی ایسی جامع مسجد ہو جہاں جمعہ ہوتا ہوتا کہ یہاں کے محرومین وہاں جمعہ پڑھ سکیں۔

خطبہ کے احکام

جب لوگ مسجد میں آجائیں تو امام کو چاہئے کہ منبر پر بیٹھ جائے مؤذن اس کے سامنے کھڑا ہو کر اذان دے۔ اذان کے فوراً بعد امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کر دے۔

خطبہ کے واجبات:

1. وقت کا ہونا۔ ضروری ہے کہ خطبہ زوال کے بعد یعنی ظہر کے وقت میں اور نماز سے پہلے ہو، اگر خطبہ زوال سے پہلے یا نماز کے بعد پڑھا تو جائز نہیں ہے۔
2. خطبہ کا ایسے لوگوں کے سامنے پڑھنا جن کے موجود ہونے سے درست ہو جاتا ہے۔
3. خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ پاس والے سن سکیں۔

خطبہ میں مسنون اور مستحب باتیں:

خطبہ میں درجِ ذیل امور کی رعایت کرنا مسنون ہے:

1. خطیب کا دونوں حدثوں (حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر) اور ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا۔

❷ خطبہ کا منبر پر پڑھنا، اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونا۔

❸ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا، اگر عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو بلا کراہت جائز ہے۔

❹ خطبہ کے دوران چہرہ سامعین کی طرف رکھنا۔

❺ خطبہ سننے والوں کا قبلہ رخ بیٹھنا۔

❻ خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں "اَعُوْذُ بِااللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا۔

❼ دو خطبے پڑھنا۔

❽ دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا جس میں تین چھوٹی آیتیں پڑھی جاسکیں۔

❾ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا۔ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا خلافِ سنت اور مکروہِ تحریمی ہے۔

❿ خطبے میں ان مضامین کا ہونا:

(ا) اللہ تعالیٰ کا شکر۔ (یعنی خطبہ الحمدللہ سے شروع کرنا)

(ب) اللہ تعالیٰ کی ثناء وتعریف کرنا۔

(ج) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت۔

(د) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت۔

(ر) وعظ ونصیحت۔

(س) قرآنِ کریم کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا۔

(ص) دوسرے خطبے میں ان تمام باتوں کا اعادہ کرنا۔ مزید ان باتوں کا اضافہ کرنا:

(ا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔

(ب) آپ کی آل واصحاب، خلفائے راشدین، حضرت حمزہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

متفرقات

- کسی کتاب سے دیکھ کر خطبہ پڑھنا جائز ہے۔
- خطبہ کے دوران عصا ہاتھ میں لینا سنتِ غیر مؤکدہ ہے۔ سنتِ مقصودہ نہیں ہے۔ لہٰذا کبھی کبھار اسے چھوڑ دینا چاہئے۔
- خطبہ کے دوران آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو مقتدیوں کو بغیر زبان ہلائے اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔
- خطبہ کے دوران چندہ اکٹھا کرنے کے لئے صفوں میں پھرنا ناجائز ہے۔

میت کے احکام

(جب کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس میّت کو موت کے آثار ظاہر ہونے سے لے کر تدفین تک جن احکامِ شریعت سے واسطہ پڑتا ہے ان کو عزیز طلبائے کرام کی سہولت کے پیشِ نظر مرحلہ وار ذکر کیا جاتا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ"۔

ترجمہ: "جس شخص کا آخری کلام "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

...... جب موت کے آثار ظاہر ہو جائیں:

جس شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اسے اس طرح چت لٹا دینا چاہئے کہ اس کی دائیں طرف قبلہ ہو اور اس کے سر کو ذرا سا قبلے کے جانب گھما دینا چاہئے۔ یا اس کے پاؤں قبلے کی جانب کر کے سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر اونچا کر دینا چاہئے اس طرح بھی قبلہ رخ ہو جائے گا۔

لیکن اگر مریض کو قبلہ رخ کرنے سے تکلیف ہو تو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے، پھر اس کے پاس بیٹھ کر کلمۂ شہادت کی اس طرح تلقین کرنی چاہئے کہ کوئی شخص اس کے پاس بیٹھ کر بلند آواز سے کہے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

انتباہ: خوب یاد رہے کہ اس وقت اسے کلمہ پڑھنے کا حکم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وقت بڑا مشکل ہوتا ہے۔ نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔

* جب ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جانا چاہئے کیونکہ مقصود صرف اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اس کے منہ سے نکلے وہ کلمہ طیبہ ہو۔ اس کی ضرورت نہیں کہ سانس ٹوٹنے اور جان نکلنے تک کلمہ برابر جاری رہے۔ ہاں! اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنا چاہئے، جب وہ پڑھ لے تو خاموش ہو جانا چاہئے۔

......جب موت طاری ہو جائے:

جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی ہو جائیں کہ کھڑی نہ ہو سکیں، ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھو کہ اس کی موت کا وقت آگیا ہے۔ اس وقت زور زور سے کلمہ پڑھنا چاہئے۔

* سورۃ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے لہٰذا میّت کے سرہانے یا اس کے پاس کہیں بیٹھ کر سورۃ یٰسین پڑھنی چاہئے۔

......جب موت واقع ہو جائے:

1. جب موت واقع ہو جائے تو اہلِ تعلق اور اعزہ احباب یہ دعا پڑھیں:

"اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن. اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا"

"بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے

ہیں۔ اے اللہ میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے عوض مجھے اچھا بدلہ عنایت فرما۔"

۲ جب موت واقع ہو جائے تو کپڑے کی ایک چوڑی پٹی لے کر میت کی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر، سر پر لا کر گرہ لگا دیں اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں۔ اور اس وقت یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ أَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَابَعْدَهٗ وَأَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَاخَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِمَّا خَرَجَ عَنْهُ."

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر، اے اللہ اس میّت پر اس کا کام آسان فرما، اس پر وہ حالات آسان فرما جو اب اس کے بعد آئیں گے، اور اس کو اپنے دیدارِ مبارک سے مشرف فرما، اور جہاں آیا ہے اس کو بہتر کر دے اس جگہ سے جہاں سے آیا ہے۔"

۳ پھر اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں اور پیروں کے انگوٹھوں کو ملا کر کپڑے کی کتر وغیرہ سے باندھ دیں۔ پھر اس کو چادر اوڑھا کر چارپائی یا چوکی پر رکھیں، زمین پر نہ چھوڑیں، اور پیٹ پر کوئی لمبا لوہا یا بھاری چیز رکھ دیں تا کہ پیٹ نہ پھولے۔

* اس وقت جنبی، حائضہ یا نفاس والی عورت کو میت کے قریب مت آنے دیں۔

......میّت کی وفات کا اعلان:

اب مستحب یہ ہے کہ اس کی وفات کا اعلان کر دیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ

دوست احباب نمازِ جنازہ میں شریک ہوں اور اس کے لئے دعا کریں۔

* غسل سے پہلے میت کے قریب قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

تجہیز و تکفین کی تیاری:

میت کے انتقال کے اعلان کے بعد اس کی تجہیز و تکفین اور قبر کی تیاری میں جلدی کرنا چاہئے۔ تجہیز و تکفین میں سب سے پہلا مرحلہ میت کو غسل دینے کا ہے۔ اس لئے ذیل میں غسل کے احکام ذکر کئے جاتے ہیں:

میت کو غسل دینا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

جو شخص میت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو میت پر کفن ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز)

میت کو غسل دینے کا حکم:

میت کو غسل دینا زندوں پر فرضِ کفایہ ہے، چنانچہ اگر بعض لوگ میت کو غسل دے دیں باقی تمام لوگوں سے فریضہ ساقط ہو جائے گا، اور اگر کوئی شخص بھی اسے غسل نہ دے تو تمام لوگ گناہ گار ہوں گے۔

میت کو غسل دینا کب فرض ہوتا ہے:

درجِ ذیل تمام شرائط کی موجودگی میں میت کو غسل دینا فرض ہوتا ہے:

۱ مسلمان ہو۔ لہٰذا کافر کو غسل دینا واجب نہیں ہے۔

۲ میت کے سر کے ساتھ اس کے بدن کا اکثر حصہ یا کم از کم نصف دھڑ موجود ہو۔

۳ میت ایسا شہید نہ ہو جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے لڑتا ہوا شہید ہو گیا ہو۔ اس لئے کہ شہید کو غسل نہیں دیا جاتا بلکہ اس کے خون اور اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جاتا ہے۔

۴ میت ایسا حمل نہ ہو جو مُردہ حالت میں ساقط ہوا ہو اور اس کے اعضاء کی ساخت مکمل نہ ہو۔

(ا) چنانچہ نومولود بچے کی آواز سنی گئی یا زندگی کی اس میں کوئی رمق محسوس کی گئی تو اسے غسل دینا واجب ہے خواہ مدت حمل مکمل ہونے پر پیدا ہوا ہو یا مدتِ حمل مکمل ہونے سے پہلے۔

(ب) اسی طرح نومولود مردہ بچہ جب پیدا ہوا مگر اس کے اعضاء کی بناوٹ مکمل ہو چکی تھی تو اسے غسل دینا بھی ضروری ہے۔

......میّت کو نہلانے کا زیادہ حقدار کون ہے:

* میّت کو نہلانے کا حق سب سے پہلے اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو ہے، بہتر یہ ہے کہ وہ خود نہلائیں اور عورت کی میت کو قریبی رشتہ دار عورت نہلائے کیونکہ یہ اپنے عزیز کی آخری خدمت ہے۔ (شامی)
* کوئی دوسرا شخص بھی نہلا سکتا ہے، لیکن مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے جو ضروری مسائل سے واقف اور دیندار ہو۔
* کسی کو اجرت دیکر بھی میّت کو غسل دلانا جائز ہے لیکن اجرت لے کر غسل دینے والا ثواب کا مستحق نہیں ہوتا اگرچہ اجرت لینا جائز ہے۔

زوجین میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو دوسرے کے لئے حکم:

کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو بیوی کو اس کا چہرہ دیکھنا نہلانا، اور کفنانا

درست ہے اور اگر کسی شخص کی بیوی مر جائے تو شوہر کو اسے نہلانا، اس کا بدن چھونا، اور ہاتھ لگانا درست نہیں ہے، البتہ دیکھنا درست ہے، اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا اور جنازہ اٹھانا بھی جائز ہے۔

نابالغ میّت (لڑکا یا لڑکی) کو کون غسل دے:

اگر کسی نابالغ لڑکے کا انتقال ہو جائے اور وہ ابھی اتنا چھوٹا ہے کہ اسے دیکھنے سے شہوت نہیں ہوتی تو مردوں کی طرح عورتیں بھی ایسے لڑکے کو غسل دے سکتی ہیں اور اگر نابالغ لڑکی کا انتقال ہو جائے اور وہ اتنی کم عمر ہے کہ اسے دیکھنے سے شہوت نہیں ہوتی تو ایسی کم عمر لڑکی کو عورتوں کی طرح مرد بھی غسل دے سکتے ہیں۔

البتہ نابالغ لڑکا اور لڑکی اتنے بڑے ہوں کہ انہیں دیکھنے سے شہوت ہوتی ہے تو لڑکے کو صرف مرد اور لڑکی کو صرف عورتیں ہی غسل دیں۔

کون غسل نہیں دے سکتا:

جو شخص حالتِ جنابت میں ہو یا جو عورت حیض یا نفاس میں ہو وہ میّت کو غسل نہ دے کیونکہ اس کا غسل دینا مکروہ ہے۔

......میّت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ:

میّت کو سنت کے مطابق غسل دینے میں جو مراحل پیش آتے ہیں انہیں ترتیب کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

1 ...... پہلا مرحلہ: میّت کو جس تختہ پر غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ لوبان کی دھونی دینی چاہیئے پھر میّت کو اس پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ اس کی دائیں طرف ہو۔ لیکن اگر اس طرح کرنے میں دشواری ہو تو پھر جس طرف چاہیں لٹا دیا جائے۔

۲ ...... دوسرا مرحلہ: پھر میت کے بدن کے کپڑے (کرتہ، شیروانی، بنیان وغیرہ) چاک کرلیں اور تہبند اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر وہ کپڑے اتارلیں۔ یہ تہبند لمبائی میں ناف سے پنڈلی تک اور موٹے کپڑے کا ہونا چاہئے کہ گیلا ہونے کے بعد اندر کا بدن نظر نہ آئے۔

۳ ...... تیسرا مرحلہ: ناف سے لے کر زانو تک میت کا بدن دیکھنا جائز نہیں ایسی جگہ ہاتھ لگانا بھی ناجائز ہے۔ میت کو استنجاء کرانے اور غسل دینے میں اس جگہ کے لئے دستانے پہننا چاہئے یا کپڑا ہاتھ میں لپیٹ لینا چاہئے کیونکہ جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی دستانوں کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اور نگاہ ڈالنا بھی ناجائز ہے۔

غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجاء کرائیں اور پھر پانی سے پاک کریں۔

۴ ...... چوتھا مرحلہ: پھر میت کو وضو کرائیں۔ لیکن وضو میں گٹوں (پہنچوں) تک ہاتھ نہ دھلائیں، نہ کلی کرائیں اور نہ ناک میں پانی ڈالیں۔ بلکہ روئی کا پھایا تر کر کے ہونٹوں، دانتوں، اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیں اسی طرح یہ عمل تین دفعہ کریں۔

پھر اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی کے پھائے سے صاف کریں۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ میت پر غسل فرض ہو (مثلاً کسی شخص کا جنابت کی حالت میں، یا کسی عورت کا حیض ونفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے) تو بھی منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا پھیر دیا جائے تو بہتر ہے مگر ضروری نہیں ہے۔

پھر ناک منہ اور کانوں میں روئی رکھدیں تاکہ وضو اور غسل کے دوران پانی اندر نہ رہ جائے۔

پھر منہ دھلائیں، پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھلائیں پھر سر کا مسح کرائیں، پھر تین

دفعہ دونوں پیر دھلائیں۔

۵ ...... پانچواں مرحلہ: جب وضو مکمل ہو جائے تو سر کو (اور اگر مرد ہو تو داڑھی کو بھی) گل خیرو، یا خطمی، یا کھلی، یا بیسن یا صابن وغیرہ سے جس سے بھی صاف ہو جائے تو مل کر دھو دیں۔

۶ ...... چھٹا مرحلہ: پھر اسے بائیں کروٹ لٹائیں اور بیری کے پتوں میں پکایا ہوا نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پاؤں تک اتنا ڈالیں کے نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

۷ ......ساتواں مرحلہ: پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

۸ ...... آٹھواں مرحلہ: اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کر دیں اور اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں۔ اگر کچھ فضلہ (پیشاب، یا پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھو دیں وضو اور غسل دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس ناپاکی کے نکلنے سے میت کے وضو اور غسل میں کوئی نقصان نہیں آتا۔

۹ ......نوواں مرحلہ: پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ خوب بہا دیں کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے۔ پھر دوسرا دستانہ پہن کر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے دوسرا تہبند بدل دیں۔

۱۰ ...... دسواں مرحلہ: پھر چارپائی پر کفن کے کپڑے اس طریقے سے اوپر نیچے بچھائیں جو آگے کفن پہنانے کے مسنون طریقہ میں لکھا ہے پھر میت کو آرام سے غسل کے تختے سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دیں اور ناک، کان اور منہ سے روئی نکال دیں۔

متفرقات

❋ نہلانے کا جو طریقہ اوپر بیان ہوا ہے سنت ہے لیکن اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ صرف ایک دفعہ سارے بدن کو دھوڈالے تب بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔

❋ اگر میت کے اوپر پانی برس جائے یا کسی طرح سے پورا بدن بھیگ جائے تو یہ بھیگ جانا غسل کے قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ اسے غسل دینا بہر حال فرض ہے۔

اسی طرح جو شخص پانی میں ڈوب کر مر گیا ہوتو وہ جس وقت نکالا جائے اس کو غسل دینا فرض ہے۔ اس لئے کہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور مذکورہ صورتوں میں ان کا کوئی عمل نہیں ہوا۔

ہاں اگر پانی سے نکالتے وقت غسل کی نیت سے اسی کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل کا فرض ادا ہو جائے گا۔

❋ میت کو غسل دینے والے کو بعد میں خود بھی غسل کر لینا مستحب ہے۔

تکفین کے احکام

تکفین کا حکم:

میّت کو ''کفن'' پہنانا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے۔ چنانچہ اگر بعض مسلمان میّت کو کفن پہنادیں تو تمام مسلمانوں سے فریضہ ساقط ہو جاتا ہے اگر کوئی شخص بھی کفن نہ پہنائے تو تمام لوگ گناہگار ہوں گے۔

کفن کی ذمہ داری کس پر ہے؟

(1) میّت کے کفن کا سب سے پہلے اس کے ترکہ میں سے انتظام کیا جائے گا۔ مردہ اپنی زندگی میں عموماً جس قسم کا اور جتنا قیمتی کپڑا پہنا کرتا تھا کفن بھی اسی حیثیت کا ہونا چاہئے۔ جو نہ بہت گھٹیا کپڑے کا ہو کہ اس سے بخل ٹپکتا ہو اور نہ اس قدر قیمتی ہو کہ وہ اسراف کی حدوں کو چھو رہا ہو۔

ہاں! اگر کوئی عزیز اپنی خوشی سے کفن کا انتظام کردے تو پھر میّت کے ترکہ سے کفن خریدنا ضروری نہیں ہے۔

(2) اگر میّت نے اپنے ترکہ میں کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو اس شخص کے ذمہ کفن خریدنا ہے جس کے ذمہ اس کی زندگی میں میّت کا نان ونفقہ تھا۔

(3) اگر کوئی ایسا شخص بھی نہ ہو جس کے ذمہ میّت کی حیات میں اس کا نان ونفقہ تھا تو بیت المال سے کفن کا انتظام کیا جائے گا۔

(4) لیکن اگر مسلمانوں کا کوئی بیت المال نہ ہو، یا بیت المال تو ہو لیکن کفن حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو ایسے چند مسلمانوں پر اس کا کفن واجب ہے جو صاحبِ حیثیت

ہوں۔

کفن کی اقسام:

کفن کی تین اقسام ہیں:

① کفن السنۃ ② کفن الکفایہ ③ کفن الضرورۃ

① کفن السنۃ:

مرد اور عورت کے کفن کی وہ مقدار جو اسے پہنانا مسنون ہے "کفن السنۃ" کہلاتی ہے۔

مرد کا مسنون کفن:

مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں:

✦ ازار:...... سر سے پاؤں تک لمبی چادر۔

✦ لفافہ:...... اسے چادر بھی کہتے ہیں جو ازار سے لمبائی میں تقریباً ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ ہو۔

✦ کرتہ:...... (بغیر آستین اور بغیر کلی کے) اسے قمیص یا کفن بھی کہتے ہیں یہ گردن سے پاؤں تک ہو۔

عورت کا مسنون کفن:

عورت کے کفن کے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

✦ ازار:...... سر سے پاؤں تک۔ (مردوں کی طرح)

✦ لفافہ:...... ازار سے لمبائی میں ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ۔

✦ کرتہ:...... بغیر آستین اور کلی کا کرتہ جو پاؤں سے گردن تک ہو۔

✦ سینہ بند:...... بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک بھی

درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

✦ سر بند: ...... اسے خمار یا اوڑھنی بھی کہتے ہیں۔ یہ تین ہاتھ لمبا ہونا چاہئے۔

خلاصہ: عورت کے کفن میں تین کپڑے تو بعینہ وہی ہیں جو مرد کے لئے ہوتے ہیں البتہ دو کپڑے زائد ہیں۔ سینہ بند اور سر بند۔

② کفن الکفایہ:

مرد اور عورت کے لئے کفن کی وہ مقدار جو کافی اور جائز ہے اس سے کم کپڑوں میں کفن دینا مکروہ اور برا ہے۔ ''کفن الکفایہ'' کہلاتی ہے۔

مرد کے لئے: مرد کے لئے ازار اور لفافہ کفن الکفایہ ہیں۔

عورت کے لئے: عورت کے لئے تین کپڑے (ازار، لفافہ اور سر بند) کفن الکفایہ ہیں اس سے کم کپڑوں میں کفن دینا مکروہ ہے۔

③ کفن الضرورۃ:

مجبوری اور لاچاری میں اگر پہلی دونوں قسم کا کفن دستیاب نہ ہو تو پھر جتنا کپڑا بھی ملے اس میں کفن دینا درست ہے خواہ وہ صرف ستر چھپانے کے لئے کافی ہو۔ ایسے کفن کو ''کفن الضرورۃ'' کہتے ہیں۔ اس کفن کی کوئی خاص مقدار متعین نہیں ہے۔

بچوں کے کفن کا حکم:

اگر نابالغ لڑکا یا نابالغ لڑکی فوت ہو جائے تو اس کے کفن کا وہی حکم ہے جو بالغ مرد اور بالغ عورت کا حکم ہے۔

لیکن اگر لڑکا اور لڑکی بہت ہی کم عمری میں فوت ہو جائیں کہ جوانی کے قریب نہ

پہنچے ہوں تو بہتر ہے کہ لڑکوں کو مردوں کی طرح تین کپڑوں اور لڑکی کو عورتوں کی طرح پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے اور اگر لڑکے کو صرف ایک اور لڑکی کو صرف دو کپڑوں میں کفن دے دیا جائے تب بھی درست ہے۔ اور نمازِ جنازہ اور تدفین حسبِ دستور کی جائے۔

مرد کی تکفین کا مسنون طریقہ:

مرد کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چارپائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ (قمیص) کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس کے بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں، اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں، جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو غسل کے بعد جو تہبند میّت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال لیں اس کے سر، داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں یاد رہے کہ مرد کو زعفران نہیں لگانا چاہئے پھر پیشانی ناک دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (یعنی جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کافور مل دیں۔

اس کے بعد ازار کا بایاں کنارہ میّت کے اوپر لپیٹ دیں پھر اس کے اوپر دایاں کنارہ لپیٹ دیں تاکہ دایاں کنارہ اوپر رہے پھر اسی طرح لفافہ لپیٹ دیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لے کر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دیں، تاکہ ہوا سے یا ملنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

عورت کی تکفین کا مسنون طریقہ:

عورت کے لئے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھائیں، پھر قمیص کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی نصف حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میّت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو اس طرح سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو جو تہبند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

پھر اعضائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں) پر کافور مل دیں، پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینے کی طرف ڈال دیں، ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف، پھر سر بند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دیں ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہئے۔

اس کے بعد میّت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے سر بند اس کے اندر آجائے گا۔ اس کے بعد سینہ بند سینوں کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں باندھیں پھر لفافہ اس طرح لپیٹیں کہ بایاں پلہ نیچے اور دایاں اوپر رہے اس کے بعد (دھجی) کتر سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دیں تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

جنازے پر چادر ڈالنے کا حکم:

جنازہ کے اوپر جو چادر اوڑھا دیتے ہیں یہ کفن میں داخل نہیں ہے اور مرد کے

لئے ضروری بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی چادر اس پر ڈال دے اور قبر پر جا کر اپنی چادر اتار لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

البتہ عورت کے جنازہ پر چادر ڈالنا پردے کے لئے ضروری ہے مگر کفن میں یہ بھی داخل نہیں ہے۔ چنانچہ اس کا کفن کا ہم رنگ ہونا ضروری نہیں ہے۔

متفرقات

- مرد وعورت دونوں کے لئے سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے، اور نیا اور پرانا کپڑا برابر ہے۔
- اپنے لئے پہلے سے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں ہے لیکن قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔
- تبرک کے طور پر آبِ زم زم میں تر کیا ہوا کفن دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے، بلکہ باعثِ برکت ہے۔ (امداد الفتاویٰ)
- کفن یا قبر میں عہدنامہ یا کسی بزرگ کا شجرہ یا قرآنی آیت یا کوئی دعا رکھنا درست نہیں ہے اسی طرح کفن پر یا سینہ پر کافور یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ یا کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں ہے۔
- کعبہ شریف کے غلاف کا کپڑا جس پر کلمہ یا قرآنی آیت لکھی ہوں وہ کفن یا قبر میں رکھنا درست نہیں ہے۔ لیکن اگر غلافِ کعبہ کے کپڑے پر ایسی کوئی تحریر نہ ہو تو اگر یہ کپڑا کافی مقدار میں ہو تو اسی کا کرتہ بنا دینا چاہئے اگر یہ کپڑا تھوڑا ہو جس سے کرتہ نہ بن سکتا ہو تو کرتہ میں سی دینا چاہئے۔

جنازہ اٹھانے کا بیان

میّت اگر بچہ ہو......

میّت اگر شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ اسے دست بدست لے جائیں، یعنی ایک آدمی اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے، پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے۔

میّت اگر بڑی ہو......

اور اگر میّت بڑی (مرد یا عورت) ہو تو اس کو کسی چارپائی وغیرہ پر لٹا کر لے جائیں سرہانا آگے رکھیں۔ اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے میّت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہئے ہاتھوں سے اٹھائے بغیر مال و اسباب کی طرح گردن پر لادنا مکروہ ہے، پیٹھ پر لادنا بھی مکروہ ہے۔

اسی طرح بلا عذر اس کا کسی جانور یا میّت گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا بھی مکروہ ہے۔ اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔

جنازہ اٹھانے کا مستحب طریقہ:

جنازہ اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے میّت کے داہنی طرف کا اگلا پایا (جو کہ چارپائی کا بایاں پایا ہے) اسے دائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے، اس کے بعد میّت کی دائیں طرف کا پچھلا پایا اپنے داہنے کندھے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے۔

اس کے بعد میت کے بائیں طرف کا اگلا پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر پچھلا بایاں پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس دس قدم چلے۔

تا کہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہوجائیں۔ حدیث شریف میں جنازہ کو کم از کم چالیس قدم تک کندھا دینے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

جنازہ کے ہمراہ چلنے کے آداب:

* جنازہ کو تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر اتنا تیز بھی نہ چلے کہ نعش کو حرکت ہونے لگے۔
* جنازہ کے ہمراہ پیدل چلنا مستحب ہے۔ اور اگر کسی سواری پر چلنا چاہے تو پھر جنازہ کے پیچھے چلے۔
* جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں انہیں جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے اگر چہ جنازے کے آگے بھی چلنا جائز ہے۔ ہاں جنازے سے آگے بہت دور چلنا یا سب لوگوں کا جنازے سے آگے ہوجانا مکروہ ہے۔
اسی طرح جنازے سے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔
* جو لوگ جنازے کے ساتھ ہوں انہیں جنازے کے دائیں بائیں نہیں چلنا چاہئے۔
* جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کا اونچی آواز سے دعا کرنا، ذکر کرنا، یا کلمہ شہادت پڑھنا مکروہ ہے۔ اسے ثواب یا جنازہ کا مسئلہ سمجھنا بدعت اور قابلِ ترک ہے۔
* جنازے کے ہمراہ چلنے والے لوگوں کا جنازہ کندھوں سے اتارنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔ ہاں! اگر کوئی مجبوری ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا:

جو لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوں اور ان کا ارادہ جنازے کے ساتھ جانے کا بھی نہ ہو تو ان کو جنازہ دیکھ کر کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔

نمازِ جنازہ کا بیان

نمازِ جنازہ کا حکم:

میّت کا نمازِ جنازہ پڑھنا بھی فرضِ کفایہ ہے یعنی اگر کسی نے بھی اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھی تو جن جن لوگوں کو اس کے فوت ہونے کا علم تھا وہ سب گناہگار ہوں گے اور اگر صرف ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو فرضِ کفایہ ادا ہوگیا کیونکہ جماعت نمازِ جنازہ کے لئے شرط یا واجب نہیں ہے۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

اور وہ لوگ جنہیں اس کی وفات کی خبر نہ ہوان پر نمازِ جنازہ ضروری نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ ادا کرنے کا وقت:

جس طرح پنج وقتہ نمازوں کے لئے اوقات مقرر ہیں نمازِ جنازہ کے لئے اس طرح کا کوئی خاص وقت متعین نہیں ہے۔

البتہ نمازِ جنازہ صرف ممنوع اوقات (عین طلوعِ آفتاب، عین زوال کے وقت اور عین غروبِ آفتاب کے وقت) میں ادا کرنا ممنوع ہے۔ لیکن یہ ممنوع بھی اس وقت ہے جب جنازہ پہلے سے تیار تھا لیکن اگر کوئی جنازہ خاص طلوع، زوال یا غروب ہی کے وقت آیا تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا اس وقت بھی جائز ہے۔

ان تین اوقات کے علاوہ نمازِ جنازہ ہر وقت بغیر کسی کراہت کے جائز ہے، خواہ وہ وقت عام نمازوں کے لئے مکروہ ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ بغیر کراہت کے جائز ہے۔

کسی مسلمان پر نمازِ جنازہ فرض ہونے کی شرائط:

نمازِ جنازہ فرض ہونے کی سب شرطیں وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں مثلاً:

① عاقل ہونا۔

② بالغ ہونا۔

③ مسلمان ہونا۔

④ نمازِ جنازہ پڑھنے پر قادر ہونا۔

(البتہ اس میں ایک شرط اور زیادہ ہے)

⑤ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو۔ لہٰذا جس کو موت کا علم نہ ہو، وہ معذور ہے اس پر نمازِ جنازہ فرض نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کی شرائط:

نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں:

پہلی قسم کی شرائط: یہ وہی شرائط ہیں جن کا اور نمازوں میں پایا جانا ضروری ہے۔ یعنی طہارت، سترِ عورت (بدن کے ضروری حصوں کا چھپا ہوا ہونا) قبلہ کی طرف منہ کرنا، اور نیت کرنا۔

نمازِ جنازہ اور عام نمازوں میں اتنا فرق ہے کہ اگر عام نمازوں میں پانی کے استعمال کرنے پر قدرت ہو اور ادھر وضو کرنے کی وجہ سے نماز کا وقت چلے جانے کا اندیشہ ہو تو وضو چھوڑ کر تیمّم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جبکہ نمازِ جنازہ کے ختم ہونے کا اندیشہ ہو تو غیر ولی کے لئے وضو کی جگہ تیمّم کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ میت کے ولی کو تیمم کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اگر اس کی نمازِ جنازہ رہ بھی جائے تو دوبارہ پڑھا سکتا ہے۔

دوسری قسم کی شرائط: جو میّت میں پایا جانا ضروری ہیں۔

یہ چھ شرطیں ہیں:

پہلی شرط: میّت کا مسلمان ہونا۔ لہٰذا کافر اور مرتد پر نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ مسلمان اگرچہ فاسق اور بدعتی ہو اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔ البتہ درج ذیل مسلمانوں پر بھی نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح نہیں ہے:

(ا) وہ شخص جو مسلمان حاکمِ برحق سے بغاوت کرتے ہوئے مارا جائے۔

(ب) وہ شخص جو ڈاکہ زنی کرتے ہوئے مارا جائے۔

(ج) وہ مسلمان جو قبائلی (جیسے پختون اور بلوچ)، وطنی (پاکستانی اور افغانی)، صوبائی (سندھی و پنجابی)، یا لسانی (جیسے سندھی، پنجابی اور عربی، عجمی) تعصب کے لئے لڑتے ہوئے مارے جائیں۔

❊ البتہ مذکورہ بالا لوگ لڑائی کے بعد قتل کئے گئے ہوں، یا لڑائی کے بعد اپنی موت آپ مر جائیں تو نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔

(د) وہ شخص جس نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اس کے قصاص میں مارا جائے۔

❊ جس شخص نے خودکشی کی ہو تو صحیح یہ ہے کہ اس کو غسل بھی دیا جائے گا اور جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔

دوسری شرط: میّت کا نجاستِ حقیقیہ اور حکمیہ سے پاک ہونا۔ لہٰذا اگر میّت پر نجاست لگی ہو تو اس پر نمازِ جنازہ صحیح نہیں ہوگی۔

ہاں اگر کفنانے کے بعد نجاستِ حقیقیہ اس کے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن یا کفن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے دھونے کی ضرورت نہیں۔

تیسری شرط: میّت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میّت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی چونکہ غائبانہ نمازِ جنازہ میں یہ شرط نہیں پائی جاتی لہٰذا غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے۔

چوتھی شرط: میّت کے ستر کا چھپا ہونا اگر میّت برہنہ ہوتو اس پر نماز جنازہ صحیح نہیں ہے۔

پانچویں شرط: میّت کا نماز پڑھنے والوں سے آگے ہونا۔ اگر میّت نماز پڑھنے والوں کے پیچھے ہوتو نماز درست نہیں ہے۔

چھٹی شرط: میّت کا یا جس چارپائی یا تخت پر میّت ہو اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا، اگر میّت کو لوگ ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں بغیر عذر کے نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

نمازِ جنازہ کے فرائض:

نمازِ جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں:

1. چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ یہاں پر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام سمجھی جاتی ہے۔ یعنی جیسے دوسری نمازوں میں رکعت ضروری ہے ویسے ہی نمازِ جنازہ میں تکبیر ضروری ہے۔
2. قیام۔ یعنی کھڑے ہوکر نمازِ جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بغیر عذر کے اس کا ترک جائز نہیں اسی طرح نمازِ جنازہ بھی بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی۔

نمازِ جنازہ میں مسنون چیزیں:

نمازِ جنازہ میں درجِ ذیل امور کا خیال رکھنا سنت ہے:

1. امام کا میّت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا۔ خواہ میّت مذکر ہو یا مؤنث۔
2. پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا۔

③ دوسری تکبیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔

④ تیسری تکبیر کے بعد میّت کے لئے دعا کرنا۔

میّت کے لئے دعا میں تفصیل:

① میّت اگر بالغ ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ. وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی آئی ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَ بْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَیْراً مِّنْ دَارِهٖ وَ أَھْلاً خَیْراً مِّنْ أَھْلِهٖ وَ زَوْجاً خَیْراً مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔"

② میّت اگر نابالغ لڑکا ہو......

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا واجْعَلْهُ لَنا اَجْرًا وزُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنا شَافِعاًوَّمُشَفَّعاً.

③ میّت اگر نابالغ لڑکی ہو......

تو بھی یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں "اِجْعَلْهُ" (مذکر کے صیغے) کی جگہ "اِجْعَلْهَا" اور "شَافِعاً ومُشَفَّعاً" (مذکر کے صیغے) کی جگہ "شَافِعَةً و مُشَفَّعَةً" (مؤنث کا صیغہ پڑھیں)۔

نمازِ جنازہ ختم ہونے پر ہاتھ کب چھوڑیں:

چوتھی تکبیر کے بعد بہتر یہ ہے کہ ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں اور اس کے بعد سلام پھیر دیں تاہم سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ چھوڑنا بھی جائز ہے۔

نمازِ جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا:

نمازِ جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کرنے کو حضراتِ فقہائے عظام رحمہ اللہ تعالیٰ نے بدعت لکھا ہے، لہٰذا یہ واجب الترک ہے۔ کیونکہ یہ دعا خود سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تابعین رحمہ اللہ تعالیٰ اور تبع تابعین رحمہ اللہ تعالیٰ اور ائمہ دین میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے۔

اگر جنازہ کی دعا یاد نہ ہو......

اگر کسی کو نمازِ جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو صرف "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" پڑھ لے اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہوجائے گی۔ اس لئے کہ دعا اور درود شریف فرض نہیں ہیں، مسنون ہیں۔

نمازِ جنازہ کے مفسدات:

جنازہ کی نماز ان تمام چیزوں سے فاسد ہوجاتی ہے، جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے۔ صرف دو باتوں کا فرق ہے:

1. جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا، باقی نمازوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
2. جنازہ کی نماز عورت کی محاذات سے فاسد نہیں ہوتی، جبکہ اور نمازیں فاسد

ہو جاتی ہیں۔

مسجد میں نمازِ جنازہ کا حکم:

جنازہ کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے جو پنج وقتہ نمازوں یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں۔

ہاں جو خاص جنازے کے لئے بنائی گئی ہو اس میں مکروہ نہیں ہے۔ اگر مسجد سے باہر جنازے کے لئے کوئی جگہ نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں مسجد میں پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

- عام راستے پر جنازہ پڑھنا جس سے گزرنے والے کو تکلیف ہو مکروہ ہے۔
- کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

تدفین کے احکام

نمازِ جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد اگلا مرحلہ چونکہ تدفین ہے لہٰذا یہاں تدفین کے احکام ذکر کئے جاتے ہیں:

تدفین کا حکم:

میت کے غسل، کفن اور نمازِ جنازہ کی طرح دفن کرنا بھی فرضِ کفایہ ہے، اگر کسی نے بھی یہ فرض ادا نہیں کیا تو وہ سب لوگ گناہگار ہوں گے جنہیں اس کی وفات کی خبر تھی۔

قبر کی اقسام:

میّت کے لئے کھودی جانے والی قبر دو طرح کی ہو سکتی ہے:

(ا) لحد (ب) شق

"لحد" کی تعریف: کم از کم میّت کے نصف قد کے برابر (اور افضل یہ ہے کہ میّت کے قد کے برابر گہری) قبر کھود کر اس کے اندر قبلے کی جانب گھڑا کھودا جائے جس میں میّت کو رکھا جاسکے۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی کی طرح ہوتا ہے۔ اسے "لحد" کہتے ہیں۔ اسے بغلی قبر بھی کہتے ہیں۔

"شق" کی تعریف: اس کا طریقہ یہ ہے کہ تقریباً ایک فٹ قبر کھود کر اس کے بیچوں بیچ ایک گڑھا میّت کے نصف قد یا پورے قد کے برابر کھودا جائے جس کا طول میّت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی زیادہ سے زیادہ نصف قد کے برابر ہو اسے صندوقی قبر بھی کہتے ہیں۔

کونسی قبر کھودنا افضل ہے؟

ائمہ احناف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "لحد" (بغلی قبر)، شق (صندوقی قبر) سے افضل اور بہتر ہے۔

ہاں اگر کسی جگہ زمین بہت نرم ہو اور بغلی قبر کھودنے سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر شق (صندوقی قبر) کھودی جائے۔

تابوت میں دفن کے احکام:

اگر کسی جگہ زمین نرم ہو یا سیلاب زدہ ہو اور بغلی قبر نہ کھود سکے تو میّت کو کسی تابوت (صندوق) میں رکھ کر دفن کر دیں۔ صندوق خواہ لکڑی کا ہو یا پتھر کا ہو یا لوہے کا البتہ صندوق میں مٹی بچھا لینا بہتر ہے۔

تدفین کا مسنون طریقہ:

جنازہ کو پہلے قبلہ کی سمت قبر کے کنارے اس طرح رکھیں کہ قبلہ میت کے دائیں طرف ہو پھر اتارنے والے قبلہ رُو کھڑے ہو کر میت کو احتیاط سے اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

قبر میں رکھتے وقت "بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلیٰ مِلَّۃِ رسولِ اللّٰہِ" کہنا مستحب ہے۔

- قبر میں اتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبرِ اطہر میں چار آدمیوں نے اتارا تھا۔
- میت کو قبر میں رکھ دینے کے بعد داہنے پہلو پر اس کو قبلہ رُو کر دینا مسنون ہے، صرف منہ قبلے کی طرف کر دینا کافی نہیں بلکہ پورے بدن کو اچھی طرح کروٹ دینا چاہئے۔
- قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔

تدفین کے وقت پردہ کا حکم:

1. عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہونے کا خوف ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔
2. مردوں کے دفن کرتے وقت پردہ نہیں کرنا چاہئے ہاں! اگر کوئی عذر ہو مثلاً بارش برس رہی ہو، یا برف باری ہو رہی ہو، یا سخت دھوپ ہو تو پھر جائز ہے۔

......قبر کو بند کرنا:

جب میت کو قبر میں رکھ دیں تو قبر اگر لحد ہے تو اسے کچی اینٹوں سے بند کیا جائے اور اگر قبر شق ہو تو اس کے اوپر لکڑی کے تختے یا سیمنٹ کے سلیب رکھ کر بند کردیا جائے تختوں وغیرہ کے درمیان جو سوراخ اور جھریاں رہ جائیں ان کو کچے ڈھیلوں، پتھروں، یا گارے سے بند کردیا جائے اس کے بعد مٹی ڈالنا شروع کریں۔

قبر پر مٹی ڈالنا:

مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص تین دفعہ اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے۔

پہلی مرتبہ مٹی ڈالتے وقت کہے: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ

اور دوسری مرتبہ کہے: وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

اور تیسری مرتبہ کہے: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى.

- جس قدر مٹی اس قبر سے نکلی ہو سب اس پر ڈال دیں اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ مٹی ہو جس کی وجہ سے قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہو جائے اور اگر باہر کی مٹی تھوڑی ہو تو مکروہ نہیں ہے۔
- قبر کو مربع (چوکور) بنانا مکروہ ہے۔ مستحب یہ ہے کہ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح بنائی جائے اور اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہو۔
- مٹی ڈال چکنے کے بعد قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔

تدفین کے بعد دعا کا حکم:

میت کے دفن سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کے لئے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا خود بھی فرماتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو۔

- دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا مستحب ہے۔
- دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات "مفلحون" تک اور پاؤں کی جانب سورۃ البقرہ کی آخری آیات "اٰمَنَ الرَّسول" سے ختمِ سورت تک پڑھنا مستحب ہے۔

شہید کے احکام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ. لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ. (آل عمران. ۱۶۹، ۱۷۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اُن لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں مارے گئے مردہ مت سمجھو، بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں کھا پی رہے ہیں، ان نعمتوں پر خوش ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کی ہیں۔ اور یہ (شہداء) ان لوگوں کے بارے میں (بھی) خوش ہوتے ہیں جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے (شہید ہو کر) ان کے پاس نہیں پہنچے کہ ان (آنے والوں) پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَافِى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّاالشَّهِيْدَ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ. (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل ہونے والوں میں کوئی شخص بھی دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا کہ دنیا میں آکر اس کی کسی چیز کو حاصل کرے سوائے شہید کے، کیونکہ یہ شہید اپنے ساتھ ہونے والے اعزاز و

کرام کو دیکھ کر تمنا کرے گا کہ کاش! وہ دنیا میں واپس لوٹ جائے اور دس مرتبہ (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے۔

شہید کی اقسام:

جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ شہادت کی موت عطا فرمائے اسے شہید کہا جاتا ہے قرآن وسنت میں شہادت کا نہایت عظیم الشان ثواب اور قابلِ رشک فضائل وارد ہوئے ہیں۔لیکن خوب سمجھ لینا چاہئے کہ شہید کی تین قسمیں ہیں:

(۱) شہید دنیوی واخروی۔

(۲) شہید اخروی (صرف)

(۳) شہید دنیوی۔

شہید دنیوی واخروی (شہیدِ کامل):

یہ وہ شہید ہوتا ہے جس کے ساتھ عام مسلمان شہیدوں والا معاملہ کرتے ہوئے غسل دیئے بغیر انہی کپڑوں میں جو اس نے پہنے ہوئے ہیں نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیتے ہیں۔ اس اعتبار سے اسے دنیوی شہید کہا جاتا ہے۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شہیدوں والا معاملہ فرماتے ہوئے خاص انعامات سے نوازتے ہیں اس اعتبار سے اس کو اخروی شہید کہا جاتا ہے اسے شہیدِ کامل بھی کہا جاتا ہے (اس شہید کے لئے بہت سی شرائط ہیں جن کا بیان آگے آرہا ہے)

شہیدِ اخروی:

یہ وہ شہید ہوتا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق آخرت میں درجہ شہادت نصیب ہوگا، مگر دنیا میں عام مسلمان اس کے ساتھ شہید والا

معاملہ نہیں کرتے۔ بلکہ عام مسلمانوں کی طرح ان کو غسل بھی دیا جاتا ہے اور کفن بھی۔ چونکہ اس کی شہادت کا ثمرہ صرف آخرت میں ظاہر ہوتا ہے اس لئے اسے شہیدِ اخروی کہتے ہیں۔

شہیدِ دنیوی:

یہ وہ میت ہوتی ہے جس پر دنیا میں (شرائط پائی جانے کی وجہ سے) شہیدوں والا معاملہ کرتے ہوئے غسل وکفن نہیں دیا جاتا۔ البتہ آخرت میں اللہ تعالیٰ (اس کی ریا وشہرت پسندی) کی وجہ سے شہادت کے درجے سے محروم فرما دیں گے۔ چونکہ اس میت کے ساتھ (معاذ اللہ) صرف دنیا میں شہیدوں والا معاملہ کیا جاتا ہے اس لئے اس کو شہیدِ دنیوی کہا جاتا ہے۔

شہیدِ دنیوی واخروی بننے کے لئے شرائط:

شہید کی پہلی قسم شہیدِ دنیوی واخروی وہ شہید ہے جس میں مندرجہ ذیل سات شرطیں پائی جائیں:

پہلی شرط: مسلمان ہونا۔ لہٰذا غیر مسلم (کافر) کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہے۔

دوسری شرط: مکلف یعنی عاقل و بالغ ہونا۔ لہٰذا جو شخص حالتِ جنون میں یا بالغ ہونے سے پہلے مارا جائے اسے شہیدِ دنیوی نہیں کہا جاتا۔

تیسری شرط: حدثِ اکبر سے پاک ہونا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں یا کوئی عورت حالتِ حیض ونفاس میں شہید کر دی جائے تو اسے شہیدِ دنیوی نہیں کہا جاتا۔

چوتھی شرط: بے گناہ مارا گیا ہو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے کسی جرمِ شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو جیسے کسی قاتل کو بطورِ قصاص یا زانی کو بطورِ حدِ رجم (پتھر مار مار کر ختم کرنا) کر دیا

گیا ہو تو اسے بھی شہید نہیں کہتے۔

پانچویں شرط: اگر کسی مسلمان یا ذمی (یعنی وہ کافر جو دارالاسلام کا باشندہ ہو، اور دارلاسلام سے مراد وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں کی حکومت ہو) کے ہاتھ مقتول ہوا ہو تو شرط یہ ہے کہ ایسے آلہ سے مارا گیا ہو کہ جو جارحہ ہو اور "آلہ جارحہ" سے مراد ایسا آلہ ہے جو قتل کے لئے بنایا گیا ہو یا جس کے استعمال سے بدن زخمی ہو جاتا ہو اور عام طور پر آدمی اس سے مر جاتا ہو۔ جیسے تلوار، نیزہ، چاقو، چھری، گولی اور بم وغیرہ

لہٰذا اگر کوئی مسلمان یا ذمّی کے ہاتھ سے تو مارا گیا ہو مگر ایسے آلہ سے جو دھار دار نہیں ہے (جیسے پتھر، بڑی لکڑی، ڈنڈا وغیرہ) تو اسے شہیدِ دنیوی نہیں سمجھا جائے گا۔ بلکہ غسل وکفن دیا جائے گا۔

ضروری وضاحت: یاد رہے کہ "آلہ جارحہ" ہونے کی شرط صرف مسلمانوں اور ذمّیوں کے بارے میں ہے لیکن اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں (خواہ مسلمان ہوں) یا ڈاکوؤں (خواہ مسلمان ہوں) کے ہاتھ سے مارا گیا تو شہیدِ دنیوی ہے خواہ وہ کسی بھی آلہ سے مارا جائے جارحہ (جیسے گولی وغیرہ) یا جارحہ نہ ہو (جیسے پتھر، ڈنڈا وغیرہ)۔

بلکہ یہ بھی شرط نہیں ہے کہ وہ لوگ مرتکبِ قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوں یعنی ان سے ایسے امور سرزد ہو جائیں جو باعثِ قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔

مثال: کسی حربی کافر نے اپنے جانور یا گاڑی یا ٹینک سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود اس پر سوار تھا۔

مثال: کسی حربی نے مسلمان کے گھر کو آگ لگا دی جس سے کوئی مسلمان جل کر ہلاک ہو گیا۔

چھٹی شرط: اس قتل کی سزا میں ابتداً شریعت کی طرف سے کوئی مال عوض (دیت)

مقرر نہ ہو۔ بلکہ ابتداً قصاص واجب ہو۔

چنانچہ اگر ایسا قتل ہوا جس میں ابتداً قصاص واجب نہیں ہوتا بلکہ ابتداً ہی دیت (مالی معاوضہ) واجب ہوتی ہے تو ایسا مقتول بھی "شہید دنیوی" نہیں ہوگا۔

❊ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو خطأً قتل کردے تو چونکہ قصاص واجب نہیں ہوتا لہٰذا ایسے مقتول پر دنیا میں شہید والے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

لیکن! اگر قتل کے نتیجے میں ابتداً تو قصاص ہی واجب ہوا تھا مگر کسی اور سبب (مثلاً مقتول کے ورثہ کے ساتھ صلح وغیرہ) سے قصاص ساقط ہوگیا تو ایسے مقتول کے ساتھ دنیا میں شہید والا معاملہ کریں گے۔ کیونکہ اس قتل کے نتیجے میں ابتداً قصاص واجب ہوا تھا۔

ساتویں شرط: زخمی ہونے کے بعد مرنے سے پہلے اس نے دنیوی زندگی سے کوئی نفع نہ اٹھایا ہو۔ اگر اس نے زخمی ہونے کے بعد دنیوی زندگی سے کوئی فائدہ حاصل کرلیا مثلاً: کھانا پینا، سونا، دوا و مرہم پٹی، خرید و فروخت، زیادہ بات چیت، دنیوی وصیت کرنا یا ہوش و حواس کی حالت میں نماز کا مکمل وقت گزر جانا۔ تو ایسی حالت میں یہ مقتول بھی شہیدِ دنیوی کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔

البتہ اگر کسی مقتول کو میدانِ معرکہ سے اس لئے اٹھا کر لائے ہوں تاکہ اسے جانور، گھوڑے، ٹینک اور گاڑیاں روند نہ ڈالیں تو کچھ حرج نہیں۔ اس زخمی کو دنیوی حیات سے فائدہ اٹھانے والا نہیں سمجھا جائے گا بلکہ شہیدِ دنیوی کہلائے گا۔

شہیدِ کامل (شہیدِ دنیوی واخروی) کا حکم:

جس شہید میں مذکورہ بالا تمام شرائط پائی جائیں اس کے درجِ ذیل احکام ہیں:

❶ **پہلا حکم:** اس کو غسل دیا جائے گا اور نہ ہی اس کے جسم سے خون صاف کیا جائے گا۔ البتہ اگر خون کے علاوہ کوئی اور نجاست لگی ہو تو اسے دھویا جائے گا۔

۲ دوسرا حکم: جو کپڑے شہید نے پہنے ہوئے ہیں انہی کپڑوں میں شہید کو کفن دیا جائے گا اگر پہنے ہوئے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون پورا کرنے کے لئے کپڑے اور زیادہ کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر عدد مسنون سے زیادہ ہیں تو اتار لئے جائیں گے۔

۳ تیسرا حکم: اس کے جسم سے ٹوپی، ہیلمٹ، جنگی ٹوپی، بوٹ، زرہ، بلٹ پروف جیکٹ اور ہتھیار وغیرہ اتار لئے جائیں گے۔

۴ چوتھا حکم: باقی تمام احکام جیسے نمازِ جنازہ اور تدفین وغیرہ اس پر جاری ہوں گے۔

ضروری تنبیہ: یہ بات خوب ذہن نشین رہے کہ اگر مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو ایسے مقتول پر صرف عام مسلمانوں کے ہاں دنیا میں شہید کے احکام (غسل وکفن) جاری نہیں ہوں گے۔ البتہ عین ممکن ہے کہ وہ اپنے اخلاص وجہاد کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کا اعلیٰ مقام حاصل کرلے۔

شہیدِ اخروی کا حکم:

پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ شہید کی دوسری قسم وہ ہے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق آخرت میں تو درجہ شہادت نصیب ہوگا اور شہیدوں کا سا معاملہ اور اعزاز وکرام ان کے ساتھ کیا جائے گا لیکن دنیا میں ان پر شہیدوں کے احکام جاری نہیں ہوتے۔ بلکہ عام میت والا معاملہ کرتے ہیں۔

شہید کی اس قسم میں جو مسلمان داخل ہیں ان کی چالیس سے زیادہ قسمیں ہیں لیکن ان سب کا ذکر احادیث میں یکجا نہیں ملتا، متفرق احادیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ اسی لئے ان سب احادیث کو جمع کرنے کے لئے علمائے محققین نے مستقل رسالے تالیف فرمائے ہیں۔

شیخ الاسلام علّامہ ابنِ عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان تحقیقات کا خلاصہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''حاشیہ ردّالمحتار'' میں درج فرمایا ہے یہاں اس کا لب لباب ایک فہرست کی صورت میں ''احکامِ میت'' (مؤلفہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ) سے نقل کیا جارہا ہے:

شہیدِ اخروی کون کون ہیں؟

❶ وہ بے گناہ مقتول جو شہید کی قسمِ اوّل میں اس لئے داخل نہ ہو کہ جو شرطیں قسمِ اوّل میں بیان کی گئی ہیں ان میں سے کوئی شرط اس میں مفقود تھی۔

- وہ مقتول جو مجنون، نابالغ، یا جنبی ہو، یا حیض ونفاس والی عورت ہو۔
- وہ مقتول جس کے قتل کے عوض میں قصاص واجب نہیں بلکہ مالی عوض یعنی دیت (خون بہا) واجب ہوتا ہے۔
- وہ مقتول جو باغیوں، ڈاکہ زنوں، یا حربی کافروں کے ہاتھ مارا جائے مگر زخم لگنے کے بعد دنیوی زندگی کا کوئی نفع اور راحت اسے حاصل ہوئی ہو۔

ان سب صورتوں میں مقتول اگرچہ شہید کی قسمِ اوّل میں داخل نہیں، مگر قسمِ دوم میں داخل ہے یعنی آخرت میں اسے درجہ شہادت نصیب ہوگا۔ دنیا میں شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے۔

❷ جس نے کسی کافر، باغی، یا ڈاکو پر حملہ کیا مگر وار خطا ہو کر خود کو لگ گیا جس سے موت واقع ہوگئی۔

❸ مسلم ممالک کی سرحد کا پہرہ دینے والا وہ مجاہد جو وہاں طبعی موت مرجائے۔

❹ جس نے صدقِ دل سے اللہ کی راہ میں جان دینے کی دعا کی ہو پھر طبعی موت مرجائے۔

❺ جو ظالموں سے اپنی یا اپنے گھر والوں کی جان بچانے کے لئے لڑتا ہوا مارا

جائے۔

٦ جو اپنا مال ظالموں سے بچانے یا چھڑانے کے لئے لڑتا ہوا مارا جائے۔

٧ حکومت کا مظلوم قیدی جو قید کی وجہ سے مارا جائے۔

٨ جو (ظلم سے بچنے کے لئے) روپوش ہو اور اسی حالت میں مرجائے۔

٩ طاعون سے مرنے والا، نیز اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو طاعون کے زمانے میں طاعون کے بغیر ہی وفات پا جائے بشرطیکہ جس بستی میں ہو وہیں ثواب کی نیت سے اور صبر کے ساتھ ٹھہرا رہے راہِ فرار اختیار نہ کرے۔

١٠ پیٹ کی بیماری (استسقاء یا اسہال) میں وفات پانے والا۔

١١ نمونیہ کا مریض۔

١٢ سِل کا مریض۔

١٣ مِرگی کے مرض سے یا کسی سواری سے گر کر ہلاک ہونے والا۔

١٤ بخار میں مرنے والا۔

١٥ جس کی موت سمندر کے سفر میں الٹیاں (متلی، قے) لگنے سے واقع ہوئی ہے۔

١٦ جو شخص اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" کہے اور اسی بیماری میں وفات پا جائے۔

١٧ جس کی موت اچھو لگنے سے ہوئی ہو۔

١٨ جس کی موت زہریلے جانور کے ڈسنے سے ہوئی ہو۔

١٩ جسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو۔

٢٠ آگ میں جل کر مرنے والا۔

٢١ پانی میں ڈوب کر مرنے والا۔

٢٢ جس پر کوئی عمارت یا دیوار وغیرہ گر پڑی ہو۔

٢٣ جس عورت کی موت حالتِ حمل میں ہو جائے۔

۲۴ نفاس والی عورت، جس کی موت ولادت کے وقت ہوئی ہو، یا ولادت کے بعد مدّت نفاس ختم ہونے سے پہلے۔

۲۵ جو عورت کنواری ہی وفات پا جائے۔

۲۶ جو عورت اپنے شوہر کے کسی اور عورت سے تعلق (زوجیت وغیرہ) کے غم پر صبر کرے۔ اور اسی حالت میں مرجائے۔

۲۷ وہ پاکباز عاشق جو اپنا عشق چھپائے رکھے اور غمِ عشق میں مرجائے۔

۲۸ جسے غریب الوطنی میں موت آجائے۔

۲۹ دین کا طالبعلم۔

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا ہے کہ اس میں وہ عالمِ دین بھی داخل ہے جو تدریس کا مشغلہ رکھتا ہو اگرچہ دن بھر میں ایک ہی درس دے یا تالیف کا مشغلہ رکھتا ہو، دن بھر علمِ دین میں منہمک رہنا شرط نہیں۔

۳۰ وہ مؤذن جو محض ثواب کے لئے اذان دیتا ہو (تنخواہ یا اجرت مقصود نہ ہو)۔

۳۱ اپنے بیوی بچے کی خبر گیری کرنے والا، جو ان کے متعلق اللہ کے احکام بجالائے اور ان کو حلال کھلائے۔

۳۲ سچا دیانتدار تاجر۔

۳۳ جو تاجر مسلمانوں کے کسی شہر میں کھانے کی چیزیں (طعام) پہنچائے۔

۳۴ جس نے اپنی زندگی مدارات (اچھے سلوک) میں گزاری ہو (یعنی برے لوگوں کے ساتھ بھی شرعی حکم کے بغیر برا سلوک نہ کرتا ہو)۔

۳۵ امت کے بگاڑ کے وقت سنت پر قائم رہنے والا۔

۳۶ جو رات کو باوضو سوئے اور اسی حالت میں انتقال ہو جائے۔

۳۷ جمعہ کے دن وفات پانے والا۔

۳۸ جو شخص روزانہ پچیس بار یہ دعا کرے "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا

بَعْدَ الْمَوْتِ" (اے اللہ! میرے لئے موت میں بھی برکت دے اور موت کے بعد کے حالات میں بھی)۔

۳۹ جو چاشت کی نماز (صلوٰۃ الضحیٰ) پڑھے اور ہر مہینے تین روزے رکھے اور وتر نہ سفر میں چھوڑے، نہ اقامت میں۔

۴۰ ہر رات سورۃ یٰسین پڑھنے والا۔

۴۱ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔

۴۲ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" تین بار پڑھا اور سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لئے شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن انتقال ہو جائے تو شہید کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور جس نے یہ کلمات اور آیتیں شام کو پڑھیں تو صبح تک اس کا بھی یہی درجہ ہے۔

بتوفیقہٖ تعالیٰ نماز کے احکام کے بعد مقبول دعاؤں کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے۔

مقبول دعائیں

اہل وعیال کی سعادت مندی کے لئے دعا

شوہر، بیوی اور اولاد کی نیکی، سعادت مندی اور ان کے ساتھ خوشگوار تعلقات کے لئے یہ دعا مانگی جائے:

* ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا.﴾ (فرقان: ٨٤)

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے شوہروں، بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمایئے۔ اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنایئے۔“

والدین کے لئے دعائے خیر

والدین کیلئے خواہ وہ زندہ ہوں یا انتقال کر گئے ہوں، قرآن کریم نے یہ دعا سکھلائی ہے۔

* ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا.﴾ (الاسراء: ٢٤)

ترجمہ: ”اے میرے پروردگار ان دونوں (والد اور والدہ) پر رحم کیجئے۔ جیسے انہوں نے مجھے بچپن کی حالت میں پالا تھا۔“

نیا کام شروع کرتے وقت یا کسی نئی جگہ میں داخل ہوتے وقت دُعا

جب کبھی کوئی نیا کام شروع کیا جائے، یا کسی نئی جگہ داخل ہوں تو انجام کی بہتری کے لئے یہ دعا قرآن کریم نے سکھائی ہے۔

﴿رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا.﴾

(الاسراء: ۸۰)

ترجمہ: ”اے میرے پروردگار! مجھے سچائی کے ساتھ داخل کیجئے، اور سچائی کے ساتھ نکالئے، اور میرے لئے خاص اپنے پاس سے مدد کرنے والی طاقت عطا فرمایئے۔“

بیت الخلا جاتے وقت دُعا

بیت الخلا میں داخل ہونے سے ذرا پہلے یہ دعا پڑھیں اور بائیں پاؤں سے داخل ہوں۔

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔“

بیت الخلا سے نکلتے وقت دُعا

بیت الخلا سے نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں، پھر یہ دُعا پڑھیں۔

”اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَكَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی

الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔" (ابن ماجه)

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی، اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔"

یا یہ دعا پڑھیں:

* "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی عَلَیَّ قُوَّتَهٗ وَدَفَعَ عَنِّیْ اَذَاهُ۔" (ابن السنی الطبرانی)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے کھانے کا لذیذ ذائقہ عطا فرمایا، اور اس کی قوت کو میرے جسم میں باقی رکھا، اور اس کے گندے حصے کو مجھ سے دور کر دیا۔"

وضو کے دوران دُعا

وضو کرتے وقت پہلے بسم اللہ پڑھیں، پھر وضو کے دوران یہ دعا پڑھیں:

* "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔"

ترجمہ: "اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما دیجئے، میرے گھر میں وسعت عطا فرمایئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمایئے۔"

وضو کے بعد دُعا

وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ کلمات کہنے چاہئیں:

* "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ." (مسلم)

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

مسجد میں داخل ہوتے وقت دُعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں مسجد میں داخل کریں اور یہ دعا پڑھیں:

* "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ."

ترجمہ: "اللہ کے نام سے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام ہو، اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔"

مسجد سے باہر نکلتے وقت دُعا

* "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ."

ترجمہ: "اللہ کے نام سے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو۔" یا اللہ! "میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دُعا

فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ "اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ" کہا جائے۔ پھر بات کرنے

سے پہلے دائیں ہاتھ کو پیشانی پر رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھنا بھی حدیث میں آیا ہے:

* "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّیْ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ." (حصن حصین)

ترجمہ: "اللہ کے نام سے (میں نے نماز پوری کی) جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو رحمٰن ورحیم ہے، اے اللہ! مجھ سے فکر وتشویش اور غم کو دور فرمادیجئے۔"

نیز فرض نمازوں کے بعد متعدد دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

* "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ."

ترجمہ: "اے اللہ! آپ (ہمیشہ) سلامت رہنے والے ہیں۔ اور آپ ہی سے (ہر ایک کو) سلامتی ملتی ہے اور اے ذوالجلال والاکرام! آپ بہت برکت والے ہیں۔"

* "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ." (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سلطنت اسی کی ہے تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو چیز آپ عطا فرمائیں اسے روکنے والا کوئی نہیں، اور جو چیز آپ روک لیں اسے دینے والا کوئی نہیں، اور کسی بارتبہ شخص کو اس کا رتبہ آپ کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔"

شام کے وقت کی دُعائیں

جب شام کا وقت ہو جائے، اور غروبِ آفتاب کا وقت قریب ہو تو یہ دعا پڑھا کرے:

* "اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ." (حصن حصین)

ترجمہ: "ہمارا شام کا وقت آگیا، اور شام کے وقت (بھی) ساری خدائی اللہ ہی کی ہے۔ جو اللہ آسمان کو اپنی اجازت کے بغیر گرنے سے روکے ہوئے ہے، میں اس کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی اور جسے اس نے وجود بخشا۔"

* نیز جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ."

ترجمہ: "اے اللہ! یہ آپ کی رات کے آنے کا وقت ہے، اور دن کے جانے کا، اور آپ کے منادیوں (مؤذنوں) کی آوازیں (آرہی) ہیں، پس میری مغفرت فرمایئے۔"

گھر میں داخل ہوتے وقت دُعا

* "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا."

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے، اور اللہ کے نام ہی سے نکلے اور اللہ ہی پر جو ہمارا پروردگار ہے، ہم نے بھروسہ کیا۔“

کھانے کے بعد دُعا

* ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّانَا وَاٰوَانَا وَاَرْوَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.“

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا، اور ہماری ضرورت پوری کی، ہمیں ٹھکانا دیا، اور ہمیں سیراب کیا، اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔“

کپڑے بدلتے وقت دُعا

جب کپڑے بدلنے لگے تو کپڑے پہن کر یہ کلمات کہنے چاہئیں:

* ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.“ (حصن حصین)

ترجمہ: ”تعریف اللہ کی جس نے مجھے یہ لباس پہنایا، اور یہ میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔“

نیا کپڑا پہنتے وقت دُعا

اگر کپڑا نیا ہو تو یہ دعا کریں:

* ”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِیْهِ، اَسْأَلُكَ خَیْرَهٗ

وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ." (حصن حصين)

ترجمہ: "اے اللہ آپ ہی کی تعریف ہے، جیسے کہ آپ نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں آپ سے اس کپڑے کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا۔ اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جس کام کے لئے بنایا گیا اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔"

یا یہ دعا پڑھے:

❁ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ." (ایضاً)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے مجھے وہ لباس پہنایا، جس سے میں اپنی ستر پوشی کروں، اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کروں۔"

آئینہ دیکھتے وقت دُعا

جب آئینے میں اپنی صورت دیکھے تو یہ دعا کرے:

❁ "اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ."

ترجمہ: "اے اللہ! آپ نے میری پیدائش اچھی طرح فرمائی، تو میرے اخلاق بھی اچھے بنا دیجئے۔"

گھر سے باہر جاتے وقت دُعا

جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

① "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ." (ابن السنی: ص۱۳۱)

ترجمہ: "میں اللہ پر ایمان لایا، اور اللہ کا سہارا پکڑتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور اللہ کے سوا کوئی طاقت وقوت نہیں دے سکتا۔"

② "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ." (حصن حصین)

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔"

نیز اگرچہ مندرجہ ذیل دعاؤں کے بارے میں احادیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر جاتے وقت پڑھا کرتے تھے، لیکن اجمالی طور سے یہ دعائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے منقول ہیں، اور چونکہ گھر سے باہر نکل کر انسان طرح طرح کے داعیوں، تقاضوں اور محرکات میں گھر جاتا ہے، اس لئے بہتر ہے کہ یہ دعائیں کرلیا کرے:

① "اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُبِكَ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ."

ترجمہ: "اے اللہ! میرے سامنے سے میری حفاظت فرمایئے، اور میرے پیچھے سے، اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے۔ اور میں آپ کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں کہ میرے نیچے سے مجھے دھوکہ دے کر نقصان پہنچایا جائے (یا مجھے نیچے سے ہلاک کیا جائے)۔"

۲ "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ."

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے اور ہمارے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان فرما دیجئے۔"

۳ "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ."

ترجمہ: "اے اللہ! اپنی حلال چیزوں کو میرے لئے اتنا کافی بنا دیجئے کہ آپ کی حرام چیزوں سے اجتناب کروں، اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا ہر مخلوق سے بے نیاز کر دیجئے۔"

جب بازار میں داخل ہو

بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہیں:

* "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ." (حصن حصین)

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ سلطنت اسی کی ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، اور وہ خود زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی۔ اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

اور اگر بازار میں خرید و فروخت کرنی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

* "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ

وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً.» (حصن حصين)

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں، اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہاں گناہ والی قسم کھاؤں یا کسی معاملے میں نقصان اُٹھاؤں۔“

سواری پرسوار ہونے کی دُعا

جب کسی بھی سواری پر سوار ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہئے:

* ”سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.“

ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لئے مسخر کردی اور ہم اس کو قابو میں لانے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“

(سورۂ زخرف: ۱۳، ۱۴)

جب کشتی یا جہاز یا ٹرین چلنے لگے تو یہ کلمات بھی کہیں:

* ﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَآ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(عمل اليوم والليلة: ص۱۳٤، سورۂ هود: ٤۱)

ترجمہ: ”اللہ ہی کے نام سے یہ چلتی اور ٹھہرتی ہے، بے شک میرا پروردگار بہت مغفرت کرنے والا بڑا مہربان ہے۔“

سفر کی دعا

جب سفر پر روانہ ہو تو یہ دعا مانگے:

* "اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ."

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! آپ ہی ہمارے سفر میں ہمارے ساتھی ہیں، اور آپ ہی ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں اور مال واولاد کے محافظ ہیں۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق مانگتے ہیں، اور ایسے عمل کی جس سے آپ راضی ہوں۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، اور غم میں ڈالنے والے منظر سے، اور بری حالت میں گھر والوں اور مال واولاد کے پاس واپس لوٹنے سے۔

اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دیجئے اور اس کی دوری کو ہمارے لئے لپیٹ دیجئے۔"

جب کسی نئی بستی میں داخل ہو

جب کوئی شخص کسی نئی بستی میں داخل ہوتو یہ دعا کرے:

۱ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا."

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس بستی کی، اس کے رہنے والوں کی اور جو کچھ اس بستی میں ہے اس کی بھلائی نصیب ہو، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کی، اس کے رہنے والوں کی اور جو کچھ اس بستی میں ہے اس کی برائی سے۔"

کسی منزل پر ٹھہرنے کی دُعا

جب سواری کسی ایسی جگہ ٹھہرنے لگے جہاں انسان کو اترنا ہے خواہ تھوڑی دیر کے لئے اترنا ہو، یا زیادہ دیر کے لئے۔ اس وقت پر یہ دعا کی جائے۔

۲ ﴿رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ.﴾ (مؤمنون: ۲۲)

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! مجھے برکت والی جگہ پر اتاریئے اور آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں۔"

قرآن کریم میں ہے کہ یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام نے اس وقت مانگی تھی جب ان کی کشتی خشکی پر لگنے والی تھی۔ آج کل خاص طور سے ہوائی جہاز کے نیچے اترتے وقت بھی یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ (پرنوردعائیں)

گھر میں داخل ہوتے وقت دُعا

پھر جب سفر سے واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یہ کلمات کہے:

❶ "تَوْبًا، تَوْبًا، لِرَبِّنَا اَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا."

(حصن حصین)

ترجمہ: "ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، اپنے پروردگار کے لئے ہی ہم لوٹ کر آئے ہیں، (اسی سے دعا ہے کہ) وہ ہمارے کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے۔"

اس کے بعد وہ دعا بھی پڑھ لینی چاہئے جو ہمیشہ گھر میں داخل ہوتے وقت مسنون ہے، اور جس کے الفاظ یہ ہیں:

❷ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا."

یہ دعا اور اس کا ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے۔ (پرنور دعائیں)

نکاح کی مبارک باد

جب کسی شخص کا نکاح ہوا ہو خواہ مرد ہو یا عورت، تو اس کو ان الفاظ میں دعا دینی چاہئے:

✽ "بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِیْ خَيْرٍ."

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تمہارے لئے یہ نکاح مبارک فرمائے اور تم پر برکتیں نازل فرمائے، اور تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔"

بیٹی کی رخصتی کے وقت

جب اپنی بیٹی کی شادی کرے اور اس کی رخصتی کا وقت آئے تو اس کے پاس جا کر یا اُسے بلا کر یہ دعا کرے:

* "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ." (حصن حصین)

ترجمہ: "یا اللہ! میں اس (لڑکی) اور اس کی (ہونے والی) اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔"

اور اگر ہو سکے تو ایک پیالہ پانی پر یہ دعا دم کر کے اس پانی کے ہلکے چھینٹے لڑکی کے سر پر، سینے اور پشت پر مار دے۔ اسی طرح داماد پر بھی یہی دعا اسی طرح دم کرے، البتہ داماد کے اُعِیْذُهَا کے بجائے اُعِیْذُهٗ اور ذُرِّیَّتَهَا کے بجائے ذُرِّیَّتَهٗ کہے۔ (حوالہ سابقہ)

نئی سواری خریدنے پر

جب کوئی شخص نئی سواری خریدے تو اس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

* "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ."

ترجمہ: "یا اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور آپ نے اس کو جن صفات کے ساتھ پیدا فرمایا ہے ان کی بھلائی طلب کرتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جن صفات کے ساتھ آپ نے اسے پیدا کیا ہے ان کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

نیا ملازم رکھنے پر

جب کوئی شخص نیا ملازم رکھے تو یہ دعا پڑھے:

* "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمَرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ."

ترجمہ: "یا اللہ! اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور اس کی عمر دراز اور رزق زیادہ فرما دے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی غلام خریدتے تو مذکورہ بالا دعا پڑھا کرتے تھے۔

بیمار کی عیادت کے وقت دُعائیں

جب کسی بیمار کے پاس عیادت کے لئے جائے تو اس سے خطاب کر کے کہے:

1 "لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ." (بخاری)

ترجمہ: "(اس بیماری سے تمہیں) کوئی نقصان نہ ہو، انشاء اللہ یہ تمہارے لئے (گناہوں سے) پاکی کا سبب ہوگا۔"

نیز سات مرتبہ یہ دعا دے:

2 "اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ."

ترجمہ: "وہ اللہ جو خود عظمت والا ہے اور عظمت والے عرش کا مالک ہے، میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرما دے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی موت کا وقت ہی نہ آچکا ہو، اس

کو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے شفا عطا فرما دیتے ہیں۔

(ابوداؤد: کتاب الجنائز، ترمذی: کتاب الطب)

نیز اپنا دایاں ہاتھ مریض پر رکھ کر یہ دعا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

۳ "اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا." (بخاری)

ترجمہ: "اے تمام انسانوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دیجئے اور شفاء عطا فرما دیجئے، آپ شفاء دینے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی شفاء نہیں دے سکتا۔ ایسی شفاء دیجئے جو بیماری کا کوئی حصہ نہ چھوڑے۔"

بخار کی حالت میں دعا

جب کسی کو بخار ہو تو بخار کی حالت میں یہ دعا پڑھے:

* "بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ." (ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: "اللہ کے نام سے جو بڑائی والا ہے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔"

جب اپنا کوئی عزیز وفات پائے

جب اپنا کوئی دوست یا عزیز اپنے سامنے موت کے قریب ہو تو اس کے سامنے کلمہ طیبہ اتنی آواز سے پڑھا جائے کہ وہ سن لے، اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو اس کی آنکھیں بند کر کے یہ دعا کرے:

* "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ

وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ."

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، حصن حصین)

ترجمہ: "یا اللہ! اس کی مغفرت فرمایئے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرمایئے، اور اس کے بعد اس کے پسماندگان کے لئے خود نعم البدل بن جایئے، اور ہماری بھی مغفرت فرمایئے، اس کی بھی، یا رب العالمین! اور اس کی قبر کو کشادہ کر دیجئے اور اس کے لئے اس میں نور پیدا فرما دیجئے۔"

جب کوئی کام مشکل معلوم ہو

جب کوئی کام کرنا ہو، اور اس میں مشکلات پیش آ رہی ہوں تو یہ دعا کی جائے:

* "اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ." (حصن حصین)

ترجمہ: "یا اللہ! کوئی چیز آسان نہیں جب تک آپ اسے آسان نہ بنائیں، اور آپ جب چاہیں مشکل چیز کو آسان بنا دیتے ہیں۔"

کسی چیز کے گم ہونے پر دُعا

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے، یا کوئی عزیز لاپتہ ہو، تو یہ دعا کرے:

* "اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ."

(حصن حصین، ص۱۷۰، بحوالہ طبرانی)

ترجمہ: ”یا اللہ! اے وہ ذات جو گم شدہ چیزوں کو لوٹانے والی اور گمراہی سے ہدایت دینے والی ہے۔ آپ ہی گمراہی سے ہدایت دیں گے، مجھ پر میری گمشدہ چیز اپنی قدرت اور اپنے حکم سے لوٹا دیجئے، کیونکہ وہ آپ کی عطا اور آپ کا فضل ہے۔“

مہینے کا پہلا چاند دیکھ کر

جب مہینے کا پہلا چاند طلوع ہو تو اسے دیکھ کر (ہاتھ اٹھائے بغیر) یہ دعا کی جائے:

* ”اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.“ (ترمذی)

ترجمہ: ”یا اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی، اسلام اور آپ کے پسندیدہ اعمال کی توفیق لے کر طلوع فرمائیے۔ (اے چاند) میرا اور تیرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے۔“

غصہ آجانے پر دُعا

1. جب کسی کو غصہ آئے تو یہ کہے:

”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.“

ترجمہ: ”میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

نیز یہ دعا بھی پڑھے:

2. ”اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ! اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ.“

ترجمہ: ”یا اللہ! اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پروردگار! میرا گناہ معاف کر دیجئے، میرے دل کا غیظ دور کر دیجئے اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دیجئے۔“

ایک روایت میں ہے کہ جب کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غصہ آتا تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ناک کو ذرا سا ملتے اور انہیں یہ دعا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔
(عمل الیوم واللیلۃ: ص۱۲۲)

جب کسی خبر کا انتظار ہو

جب کسی بات کے معاملے میں کوئی خبر ملنے والی ہو یا کوئی نیا واقعہ پیش آنے والا ہو تو یہ دعا کرے:

❊ ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَیْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ.“

ترجمہ: ”یا اللہ! میں آپ سے بھلائی کی ناگہانی بات کا سوال کرتا ہوں اور بری ناگہانی بات سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

حدیث میں ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہوتے وقت اور شام ہوتے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے۔ (کتاب الاذکار: ص۱۰٤)

ہر مجلس کے آخر میں دُعا

جب کسی مجلس میں دیر تک باتیں کی گئی ہوں تو آخر میں یہ کلمات کہہ لینے چاہئیں۔ انشاء اللہ مجلس میں باتوں کے دوران کوئی اونچ نیچ ہوگئی ہوگی تو معاف ہو جائے گی۔

1 ”سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ." (ابن السنی: ص۱۲۰)

ترجمہ: "یا اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے مغفرت مانگتا ہوں اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔"

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مجلس کے ختم پر تمام حاضرین کے لئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

۲ "اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا."

(ابن السنی، کتاب الزھد، لابن المبارک)

ترجمہ: "یا اللہ! اپنی خشیت (خوف) میں سے اتنا حصہ ہمیں عطا فرما جس کے ذریعے آپ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائیں، اور اپنی اطاعت کا اتنا حصہ عطا فرما جس کے ذریعے آپ ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دیں، اور اتنا یقین عطا فرما جس کے ذریعے آپ ہمارے لئے دنیوی مصیبتوں کو ہلکا کر دیں، اور ہمیں ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری (دوسری) قوتوں سے اس وقت تک ہمیں فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمائیے جب تک آپ ہمیں زندہ رکھیں، اور ان چیزوں کو ہمارے جیتے جی باقی رکھئے۔ اور ہمارا بدلہ ان لوگوں سے لیجئے جنہوں نے ہم پر ظلم

کیا، اور ان لوگوں کے خلاف ہماری مدد کیجئے جو ہم سے عداوت کا معاملہ کریں، اور ہمیں پہنچنے والی مصیبت ہمارے دین پر نہ ڈالئے، اور دنیا کو ہماری فکر کا سب سے بڑا مرکز نہ بنایئے، اور نہ ہمارے علم کا دائرہ دنیا تک محدود رکھئے اور نہ ہمارے شوق و رغبت کی آخری حد تک دنیا کو بنایئے، اور ہم پر کوئی ایسا شخص مسلط نہ کیجئے جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

۳ نیز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر (ثواب) ملے تو وہ اپنی مجلس کے آخر میں یا مجلس سے اٹھتے وقت یہ کلمات کہا کرے۔

* "سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ."

(کتاب الاذکار، بحوالہ ابونعیم: ص۳۸۲)

ترجمہ: "تمہارا پروردگار جو رب العزت ہے، ان تمام باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ (یعنی کفار اور مشرکین) اس کے لئے بیان کرتے ہیں، اور سلام ہو رسولوں پر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

میدانِ محشر میں خوشی حاصل کرنے کی دُعا

* "رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا." (تین بار)

ترجمہ: "میں اللہ کو ربّ اور اسلام کو دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔"

ابن السنی نے حضرت ابوسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بار صبح شام اس کو پڑھے اللہ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے یعنی اس کو انعام و اکرام سے نواز کر راضی خوش فرما دیں گے۔

حالات کی اصلاح اور نفسانی خواہشات سے آزادی کے لئے دُعا

یہ دُعا صبح شام پڑھے:

* "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ."

ترجمہ: "اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری رحمت کا واسطہ دے کر فریاد رسی کرتا ہوں، میرے حال کو سنوار دے اور مجھے میرے نفس کے پلک جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ فرما۔" (نسائی، حاکم، بزار)

سیّد الاستغفار کی عجیب وغریب فضیلت

* "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ"

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرا ربّ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے

ہو سکے، میں اپنے کیے ہوئے اعمال (بد) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھے بخش دے۔ بے شک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔"

سنن ابوداؤد و ترمذی میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کو یا شام کو پڑھ لے گا پھر اسی رات یا اسی دن مر جائے گا تو ضرور جنتی ہوگا۔ ابوداؤد نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ترمذی نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور ابن السنی نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ جو شخص اس دن میں مر جائے گا وہ شہید ہوگا اور اس رات میں مر جائے گا تو شہید ہوگا۔

دنیا اور آخرت کے غموں سے نجات

صبح شام یہ دُعا بھی پڑھے:

* "حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط"

ترجمہ: "مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات مرتبہ صبح وشام یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کو دور فرمائے گا۔ (ابن السنی)

قرضوں اور غموں میں جکڑے ہوئے شخص کے لئے دُعا

اور اگر کوئی شخص تفکرات میں یا قرض میں مبتلا ہے تو وہ صبح وشام یہ دُعا پڑھا کرے۔

* ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ط“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر مندی سے اور رنج سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بے بس ہو جانے سے اور سستی کے آجانے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کی زور آوری سے۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو ابوامامہ کہا جاتا تھا بیٹھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے ابوامامہ کیا بات ہے؟ میں تم کو نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے تفکرات اور قرضے میرے ذمہ پڑ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتادوں جسے پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے فکرات دُور فرما دے گا اور تمہارے قرضے ادا فرما دے گا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو مندرجہ بالا دُعا بتائی اور فرمایا کہ اس کو صبح وشام پڑھا کرو۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکر مندی دُور فرما دی اور قرض بھی ادا فرما دیا۔ (سنن ابی داؤد آخر کتاب الصلوٰۃ)

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب

* ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط“

تَرجَمَہ: ”کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اُسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اس کو سو مرتبہ پڑھے۔

صحیح بخاری کتاب الدعوات میں ہے کہ جو شخص کسی دن سو مرتبہ مذکورہ بالا کلمات کہہ لے تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہوں گے اور شام تک اس شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بڑھ کر عمل کرنے والا نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے بڑھ کر یہ کلمات کہے۔

مستجاب الدعوات بننے کا نسخہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزانہ ستائیس مرتبہ یا پچیس مرتبہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے استغفار کرے تو وہ اُن لوگوں میں سے ہوگا جن کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ پچیس یا ستائیس دونوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔ (طبرانی فی الکبیر کما فی الحصن)

چنانچہ یوں دعا کرلیا کرے:

* ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.“

تَرجَمَہ: ”اے اللہ! تمام ایمان والے مردوں اور عورتوں کو معاف کردیجیے۔“

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خدائی تحفہ

ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اللہ کا نبی یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے (اُترے ہوئے) کلمات سکھلا دے جنہیں تم ذوق وشوق سے پڑھا کرو اور دن رات میں اُن کے ذریعہ دُعائیں مانگا کرو۔ وہ کلمات یہ

ہیں:

❊ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنِجَاةً یَتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا." (طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه کما فی الحصن)

تَرجَمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے صحت، ایمان کے ساتھ اور ایمان، حسنِ اخلاق کے ساتھ اور ایسی نجات چاہتا ہوں جس کے پیچھے فلاح ہو اور تیری رحمت، عافیت، مغفرت اور تیری خوشنودی ہو۔"

موت وحیات میں بھلائیوں کا مجموعہ

❊ "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ."

تَرجَمہ: "میں اللہ کا نام لے کر سوتا ہوں۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف اپنا رُخ کیا اور تجھی کو اپنا کام سونپا اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا۔ تیری نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے۔"

یہ دُعا حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اس کو پڑھ کر سو جاؤ گے پھر اس رات میں مر جاؤ گے تو دینِ فطرت پر تمہاری موت آئے گی اور اگر صبح کو زندہ اُٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بیداری کے آخری کلمات ہونے چاہئیں۔ (یعنی اس دعا کو پڑھ کر کسی سے بات نہ کرے)۔

سراپا نورانی بننے کی دُعا

نمازِ فجر کے لئے گھر سے نکلے تو راستہ میں یہ پڑھے:

* "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا ط وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا ط وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ط وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ط"

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دل میں میری بینائی اور شنوائی میں نور کر دے اور میری داہنی اور بائیں طرف نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لئے نور مقرر کر دے۔ اور میرے پٹھوں میں اور میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور میری کھال میں نور کر دے۔ اور میری زبان میں نور کر دے اور میری جان میں نور کر دے اور مجھے نورِ عظیم عطا فرمانا۔ اور مجھے نور مجسم بنا دے۔"

سخت مصیبت میں گرفتار کے لئے نسخۂ آزادی

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو کوئی بے چینی یا سختی پیش آجائے پھر وہ اس وقت کا دھیان کرے جس وقت مؤذن اذان دینے لگے۔ پس جب اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے اور جب وہ توحید ورسالت کی گواہی کے الفاظ "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کہے تو یہ بھی کہے اور جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے تو یہ بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے اور جب مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو یہ بھی حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

* "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا."

ترجمہ: "اے اللہ! سچی اور مقبول دعوتِ حق کے ربّ جو حق کی دعوت ہے اور تقویٰ کے کلمہ پر مشتمل ہے۔ ہمیں اسی پر زندہ رکھ اور اسی پر موت دینا اور اسی پر ہم کو اُٹھانا اور ہمیں اس کے بہترین ماننے والوں میں شامل فرمانا زندگی میں بھی اور موت کی حالت میں بھی۔"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

(حاکم، ابن سنی، عن ابی امامة رضی اللّٰه تعالٰی عنه)

بارگاہِ خداوندی میں استغفار کا نرالا انداز

* "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ." (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں نے چھپا کر کئے اور ظاہر میں کئے اور جو کچھ میں نے زیادتی کی اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان کو بھی بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

✿ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی دُعا سکھا دیجئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا سکھائی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۸۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

✿ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ." (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، عن ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم، اور گناہ کو نہیں بخشا مگر تو ہی، لہٰذا تو مجھے بخش دے۔ ایسی بخشش جو تیرے پاس سے ہو اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔"

دُنیا و آخرت کے شر سے حفاظت اور ہر خیر کی طلب

✿ "اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ

وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِّقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" (نسائی، ابن حبان)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دین کو درست فرمادے جسے آپ نے میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوطی سے پکڑنے کی چیز بنائی ہے اور درست فرمادے میری دُنیا کو جس میں تو نے میری روزی مقرر فرمائی ہے۔ اے اللہ! میں آپ کی رضا کا واسطہ دے کر آپ کی ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں اور آپ کی معافی کا واسطہ دے کر آپ کے انتقام سے پناہ چاہتا ہوں جو کچھ آپ دیں اس کا کوئی منع کرنے والا نہیں اور جو کچھ آپ روکیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو آپ فیصلہ فرمائیں اس کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور کسی مال والے کو اس کا مال آپ کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔"

نکاح کے لئے مخصوص استخارہ

اگر نکاح کے بارے میں استخارہ کرنا ہو تو جہاں پیغام دیا ہے اس کو پوشیدہ رکھے اور اچھی طرح وضو کر کے (دو یا چار رکعت) جو مقدر میں ہو نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ کی تعریف اور اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے۔ پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض کرے:

* "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَأَیْتَ اَنَّ فِیْ (فُلَانَةَ وَیُسَمِّیْهَا بِاسْمِهَا) خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْهَا

لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَا لِيْ." (ابن حبان، حاكم عن ابی یوب انصاری رضی الله عنه)

ترجمہ: "اے اللہ آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا ہوں اور آپ غیب کو خوب جاننے والے ہیں پس اگر تو جانتا ہے کہ فلانی عورت (یہاں اس کا نام لے) میرے لئے دین و دُنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اُسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر اُس کے علاوہ (کوئی اور دوسری عورت) میرے دین اور آخرت کے لئے بہتر ہو تو اسی کو میرے لئے مقدر فرما۔"

(بریکٹ میں جو عبارت ہے اس کی جگہ اس عورت کا نام لے جس کے لئے پیغام بھیجا ہو)

فکر اور رنج دُور کرنے کے لئے دُعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی بندہ فکر اور رنج پہنچنے پر یہ کلمات کہے:

تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کا فکر دُور فرما دے گا اور اس کے رنج کو خوشی سے بدل دے گا۔ (ابن حبان، حاکم، احمد، ابویعلی، بزار کما فی الحصن)

* "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَآئُكَ، اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ

وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ.''

تَرْجَمَہ: ''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے تیرا فیصلہ جو میرے بارے میں ہے وہ نافذ ہے۔ تیری قضا میرے بارے میں سراپا عدل ہے۔ تیری ہر اُس نام کے واسطہ سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جو اپنا نام تو نے خود رکھا یا جو نام تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا جسے تو نے اپنے علمِ غیب میں اپنے نزدیک محفوظ فرمایا۔ یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میری آنکھوں کا نور بنادے اور میرے رنج کے دُور ہونے اور میرے فکر وغم کے چلے جانے کا ذریعہ بنادے۔''

تھکاوٹ دُور کرنے اور مزید توانائی کے لئے دُعا

زیادہ کام کاج اور مشغولیت کی وجہ سے تھکن محسوس ہو یا زیادہ قوت کا خواہش مند ہو تو سوتے وقت تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔

کسی مصیبت زدہ کو دیکھنے کی دُعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو کسی مصیبت وغیرہ میں مبتلا دیکھا اور یہ پڑھی:

❁ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا''

تَرْجَمَہ: ''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں

تجھے مبتلا فرمایا اور اُس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔"

تو اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ شخص مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دُعا پڑھی گئی۔ (ترمذی وابن ماجه وطبرانی)

بیمار کے لئے دم

* "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ" (نسائی، ابن ابی شیبه)

ترجمہ: "میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر مرض سے شفا دے گا جو تیرے اندر ہے۔ گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

مریض کے لئے تحفۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

1. فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں چالیس مرتبہ پکارے:

* "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ"

ترجمہ: "تیرے سوا کوئی معبود نہیں (اے اللہ!) تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔"

اور پھر اسی مرض میں مر جائے تو اُسے شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حال میں کہ اچھا ہو گا کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

(حاکم، عن سعید بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه)

2. ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے

اپنے مرض میں یہ پڑھا:

❁ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط" (ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم، عن ابی سعید ، وابی هریره رضی اللّٰه تعالٰی عنهما کما فی الحصن)

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب حمد ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت اللہ ہی کو ہے۔"

اور پھر اسی مرض میں اس کی موت آگئی تو دوزخ کی آگ اُسے نہ جلائے گی۔

روحانی ونفسانی امراض سے خلاصی کی دُعا

❁ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا."

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے

اور کنجوسی سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اُسے پاک فرما دے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک و آقا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دُعا سے جو مقبول نہ ہو۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبه عن زید بن ارقم رضی اللّٰه تعالٰی عنه)

نعمتوں کے زوال اور ناگہانی آفات سے بچنے کی دُعا

* "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ."

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے ختم ہوجانے سے اور تیری عافیت کے ہٹ جانے سے اور تیری سزا کے اچانک آجانے سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔" (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنه)

بُرے پڑوس سے حفاظت کی دُعا

* "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ."

ترجمہ: "اے اللہ! میں مستقل سکونت کے برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لئے کہ سفر کا ساتھی تو جدا ہو ہی جاتا ہے۔" (نسائی، ابن حبان)

دینِ اسلام پر استقامت کی دُعا

* "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَآ اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا."

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں یا ہم دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالے جائیں (یعنی خدانخواستہ ہم دینِ حق سے مرتد ہو جائیں یا دین کی آزمائش میں مبتلا ہوں اس سے پناہ مانگتے ہیں۔" (بخاری، مسلم، موقوفاً علی ابن ابی ملیکہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کما فی الحصن)

بُرے وقت اور بُرے ساتھی سے پناہ

* "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ لَّيْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ."

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن سے اور بری رات سے اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور مستقل قیام کے برے پڑوسی سے۔"

(طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

سفید کپڑے کی طرح دل کی صفائی کی دُعا

* "اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.“

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) صاف کر دے جیسا کہ آپ نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے کہ جتنا کہ مشرق ومغرب کے درمیان آپ نے فاصلہ رکھا ہے۔“ (بخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا)

دِین ودُنیا کی اصلاح کی درخواست

* ”اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ، وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ، وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ.“

ترجمہ: ”اے اللہ! میرا دین سنوار دے جو میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوط پکڑنے کی چیز ہے اور میری دُنیا درست فرما دے جس میں میری یہ موجودہ زندگی ہے اور میری آخرت ٹھیک کر دے جہاں مجھے لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنا اور میری موت کو میرے لئے ہر ناگوار چیز سے نجات پانے کا سبب بنا۔“ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

باہمی الفت ومحبت کے حصول کی دُعا

* ”اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا.“

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے دِلوں میں میں الفت ڈال دے اور ہمارے آپس کے تعلقات خوشگوار بنادے اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنیوں میں لا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دُور رکھ۔“

نعمتوں میں اضافہ اور حصولِ عزت کی دُعا

* ”اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا.“

ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری نعمتیں بڑھا اور ہماری نعمتوں کو مت گھٹا اور ہمیں عزت عطا فرما اور ہمیں ذلیل نہ فرما اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ فرما اور ہمیں خوش رکھئے اور ہم سے راضی ہوجایئے۔“ (ترمذی، نسائی، حاکم)

اللہ تعالیٰ کی محبت کا والہانہ سوال

* ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ

اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو آپ کی محبت تک مجھے پہنچا دے۔ اے اللہ! آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دیجئے۔‘‘ (ترمذی، حاکم)

علم نافع کے حصول کی دُعا

* ’’اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِہٖ.‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دیجئے اور مجھے علم نافع سکھایئے اور مجھے وہ علم عطا فرمایئے جس کے ذریعہ آپ مجھے نفع دیں۔‘‘ (نسائی، حاکم، عن الحسن)

صاف ستھری زندگی اور بہترین موت کی دُعا

* ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُكَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مَخْزِیٍ وَّلَا فَاضِحٍ.‘‘

ترجمہ: ’’اے اللہ! میں آپ سے صاف ستھری زندگی اور صحیح طریقہ پر موت اور دُنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں میری رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔‘‘ (حاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ)

بڑھاپے کی زندگی میں آسودگی کی دُعا

* "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ."

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے بڑھاپے میں اور آخیر عمر میں اپنی فراخ ترین روزی عطا فرمایئے۔" (حاکم، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

ہر کام میں اچھے انجام اور دُنیا و آخرت میں ذلت سے حفاظت کی دُعا

* "اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ."

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے کام کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دُنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔"

* فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کی یہ مذکورہ بالا دُعا ہوگی وہ مصیبت میں گرفتار ہونے سے محفوظ ہو کر دُنیا سے رُخصت ہوگا۔ (طبرانی، کما فی الحصن)

اپنی نظر میں حقیر اور دوسروں کی نظر میں معزز ہونے کی دُعا

* "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا."

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے بڑا صبر کرنے والا اور بڑا شکر کرنے والا بنا دیجئے اور مجھے اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دیجئے۔" (بزار، کما فی الحصن)

عافیت کی دُعا

* "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَإِنَّا نَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَإِنَّا نَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَنَّا نَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ."

ترجمہ: "اے اللہ! ہم آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں، اور آپ سے ہمیشہ رہنے والی عافیت کا سوال کرتے ہیں، اور آپ سے پوری پوری عافیت کا سوال کرتے ہیں اور آپ کی طرف سے عطا ہونے والی عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں۔"

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے معافی اور عافیت مانگو۔ کیونکہ ایمان والے یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

* "حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کی میں اللہ سے دُعا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت مانگتے ہیں۔ کچھ دن بعد پھر حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز ایسی بتا دیجئے جسے میں اپنے ربّ عزوجل سے مانگوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا جان! اللہ سے دُنیا میں آخرت میں عافیت ملنے کی دُعا کیجئے۔" (طبرانی عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

* اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا جان! کثرت سے عافیت کی دُعا کیجئے۔

(طبرانی عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

ناگہانی حادثات سے بچنے کا مجرب عمل

حضرت طلق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا۔ آپ نے فرمایا: نہیں جلا۔ پھر ایک شخص نے آکر کہا اے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے شام تک اُس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ میں نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے تھے اس لئے میرا مکان نہیں جلا۔

وہ کلمات یہ ہیں:

❁ "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ، مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْءُ لَمْ یَکُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط" (مستدرک حاکم وکنزالعمّال)

دُشمنوں وشر پسندوں سے حفاظت کی آزمودہ ومقبول دُعائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "جمع الجوامع" میں نقل کیا ہے کہ ابوالشیخ نے

کتاب الثواب میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک دن حجاج بن یوسف نے حکم دیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مختلف قسم کے چار سو گھوڑوں کا معائنہ کرایا جائے، حکم کی تعمیل کی گئی حجاج نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمائیے آپ نے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی اس قسم کے گھوڑے اور ناز ونعمت کا سامان کبھی آپ نے دیکھا؟ فرمایا بخدا میں نے آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سے بدرجہا بہتر چیزیں دیکھیں اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے: پالتو گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں ایک شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ حق تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا اس گھوڑے کا پیشاب لید گوشت پوست اور خون قیامت کے دن تمام اس کے ترازوئے عمل میں تولا جائے گا اور دوسرا شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ ضرورت کے وقت سواری کیا کرے اور پیدل چلنے کی زحمت سے بچے (یہ نہ ثواب کا مستحق ہے نہ عذاب کا) اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی پرورش نمود وشہرت کے لئے کرتا ہے تاکہ لوگ دیکھیں کہ فلاں شخص کے پاس اتنے اور ایسے عمدہ عمدہ گھوڑے ہیں اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اے حجاج! تیرے گھوڑے اسی قسم سے ہیں۔ حجاج یہ بات سن کر بھڑک اٹھا اس کے غصے کی بھٹی تیز ہوگئی اور کہنے لگا اے انس! جو خدمت آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ہے اس کا لحاظ نہ ہوتا نیز امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان نے آپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا خط نہ لکھا ہوتا تو نہیں معلوم آج میں آپ کے ساتھ کیا کر گزرتا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ تجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تو میلی نظر سے مجھے دیکھ سکے، میں نے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ سلم سے چند کلمات سن رکھے ہیں میں ہمیشہ ان کی برکت سے اللہ جل جلالہ کی پناہ میں رہتا ہوں مجھے نہ کسی کی سطوت سے خوف ہے نہ کسی شیطان کے شر کا اندیشہ ہے۔

حجاج اس کلام کی ہیبت سے بے خود اور مبہوت ہو کے رہ گیا تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا اور (نہایت لجاجت سے) کہا اے ابوحمزہ! وہ کلمات مجھے سکھا دیجئے: فرمایا تجھے ہرگز نہ سکھاؤں گا، بخدا تو اس کا اہل نہیں۔ پھر جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو حضرت اَبان رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے خادم تھے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیسے آنا ہوا؟ عرض کی وہی کلمات

سیکھنا چاہتا ہوں جو حجاج نے آپ سے سیکھنا چاہے تھے مگر آپ نے اسے نہیں سکھائے تھے فرمایا ہاں تجھے سکھاتا ہوں تو ان کا اہل ہے۔ میں نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی اور آپ وصال کے وقت مجھ سے راضی تھے اسی طرح تو نے میری خدمت دس سال تک کی اور میں دنیا سے اس حال میں جا رہا ہوں کہ تجھ سے راضی ہوں صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو حق تعالیٰ تمام آفات و شرور سے محفوظ رکھیں گے۔ ــــــ وہ دعا یہ ہے:

* "بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِيَ اللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝"

ترجمہ: "میں اپنی جان، اپنا دین و ایمان اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں، میں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کو اللہ کی حفظ و امان میں دیتا ہوں، اور وہ تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ میرے پروردگار ہیں میں ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، اللہ تعالیٰ سب سے بڑے۔ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے بڑے، عزت والے، بزرگی والے، اور عظمت والے ہیں جس کا مجھے خوف اور ڈر ہے، آپ کا ساتھ بڑی عزت والا اور آپ کی تعریف بڑی بلند و بالا ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنی ذات کے شر سے، اور سرکش شیطان کے شر سے، اور بغض و عناد رکھنے والے پر بڑے ظالم

وجابر کے شر سے، سواگر یہ آپ کی بات سے اعراض کریں تو کہہ دیجئے بس مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہ بڑی عظمتوں والے عرش کے رب ہیں۔"

جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال

* "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ."

ترجمہ: "یا اللہ! میں مانگتا ہوں آپ سے ایسا ایمان کا ساتھ جس میں ارتداد نہ ہو اور ایسی نعمت کہ ختم نہ ہو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہترین مقام جنت میں یعنی جنت الخلد میں۔"

شریعت پر عمل پیرا ہونے میں کمزوری اور سستی دُور کرنے کی دُعا

* "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَآئِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ."

ترجمہ: "یا اللہ! میں کمزور ہوں پس قوت سے بدل دے اپنی مرضیات میں ضعف میرا اور کشاں کشاں لے جا مجھے خیر کی طرف اور کر دے اسلام کو انتہا میری پسند کا اور میں ذلیل ہوں پس عزت دے مجھے اور میں محتاج ہوں پس رزق دے مجھے۔"

* "اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ."

ترجمہ: "اے اللہ! ہماری مدد فرما کہ ہم آپ کا ذکر کریں اور شکر کریں اور اچھی عبادت کریں۔" (حاکم، احمد، عن ابی ھریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

اگر کسی عیب کے ظاہر ہونے سے رُسوائی کا خوف ہو

* "اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ."

ترجمہ: "یا اللہ! ڈھانک دے عیب میرا اور میرے خوف کو امن سے بدل دیجئے۔"

اللہ تعالیٰ کے احکام سے متأثر نہ ہونے والے سخت دل کے لئے دُعا

* "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ."

ترجمہ: "یا اللہ! ہم مانگتے ہیں تجھ سے ایسے دل جو متأثر ہوں اور عاجزی کرنے والے ہوں اور رجوع ہونے والے ہوں تیری راہ میں۔"

ظاہری تندرستی کے ساتھ ساتھ روحانی صحت کا سوال

* "اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدْرِ."

ترجمہ: ''یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی اور پارسائی اور امانت اور حسنِ خلق اور رضا تقدیر پر۔''

اللہ کے ذکر اور تلاوتِ قرآن سے پہلے یہ دعا کرے

* ''اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِکْرِكَ وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلاً بِکِتَابِكَ.''

ترجمہ: ''اے اللہ! کھول دے میرے دِل کے کان اپنے ذکر کے لئے اور نصیب کر مجھے فرمانبرداری اپنی اور فرمانبرداری اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عمل اپنی کتاب پر۔''

ہر مشکل کام میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دُعا

* ''اَللّٰھُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ کُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ کُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَّاَسْأَلُكَ الْیُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ''

ترجمہ: ''یا اللہ! میرے ساتھ ہر دشواری کو سہل کر دینے میں کرم واحسان کر کیونکہ سہل کر دینا ہر دشوار کا تجھ پر آسان ہے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے سہولت اور معافی دنیا اور آخرت میں۔''

اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھوں کا سوال

* ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّا لَتَیْنِ تَسْقِیَانِ الْقَلْبَ

بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ جَمْرًا.“

ترجمہ: ”اے اللہ! نصیب کر مجھے آنکھیں برسنے والی کہ دل کو تیرے خوف سے بہتے ہوئے آنسوؤں سے سیراب کردیں قبل اس وقت کے کہ ہو جائیں آنسوں خون اور داڑھیں انگارے۔“

اچانک موت اور ناگہانی آفت سے بچنے کی دعا

* ”اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ“

ترجمہ: ”یا اللہ! مت ہلاک کرنا ناگہانی ہم کو اور نہ پکڑنا ہم کو اچانک اور نہ غافل کرنا ہمیں کسی حق سے اور نہ کسی وصیت سے“

قرآن کریم کے ساتھ گہرے تعلق کی پہلے دُعا

* ”اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.“

ترجمہ: ”یا اللہ! رحم کر مجھ پر بطفیل قرآن عظیم کے اور کردے اسے میرے لئے رہبر اور نور اور ہدایت اور رحمت یا اللہ! یاد کرا دے مجھے اس میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں اور سکھا دے مجھے اس میں سے جو کچھ میں نہ جانتا ہوں اور نصیب کر مجھ کو

تلاوت اس کی رات و دن کے اوقات میں اور کرنا اُسے میرے لئے حجت اے ربّ العالمین۔"

گمراہی سے حفاظت کی دُعا

* "اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنِیْ اَنْ اَزِلَّ وَاھْدِنِیْ اَنْ اَضِلَّ."

ترجمہ: "یا اللہ! ثابت قدم رکھ مجھے کہیں ڈگمگا نہ جاؤں میں اور ہدایت کر مجھے کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔"

خیالات کی بیماری سے پریشان شخص کے لئے دُعا

* "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَكَ وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ ھِمَّتِیْ وَھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی."

ترجمہ: "یا اللہ! میرے دل کے خیالات کو اپنا خوف اور اپنی یاد بنا دیجئے۔ اور میری ہمت اور میری خواہش اس چیز میں بنا دیجئے جسے تو اچھا سمجھے اور پسند کرے۔"

برے اور مکار دوست سے بچنے کی دعا

* "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِیْلٍ مَّاكِرٍ عَیْنَاهُ تَرَیَانِیْ وَقَلْبُهٗ یَرْعَانِیْ اِنْ رَّاٰی حَسَنَةً دَفَنَھَا وَاِنْ رَّاٰی سَیِّئَةً اَذَاعَھَا."

ترجمہ: "یا اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مکار دوست سے کہ آنکھیں تو اس کی مجھے دیکھتی ہوں اور دل اس کا مجھے چیرے لیتا ہو، اگر بھلائی دیکھے تو چھپا دے اور اگر

برائی دیکھے تو فاش کرے اُسے۔"

ہر مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ساتھ

* "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ شِئْتَ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَآ اَهَمَّنِيْ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ."

ترجمہ: "یا اللہ! کافی ہو جایئے آپ مجھے ہر مہم میں جس طرح سے چاہیں آپ اور جس جگہ سے چاہیں آپ کافی ہے مجھے اللہ میرے دین کے لئے کافی ہے مجھ کو اللہ میری کل فکروں کے لئے کافی ہے مجھے اللہ اس شخص کے لئے جو مجھ پر زیادتی کرے کافی ہے مجھے اللہ اس شخص کے لئے جو مجھ پر حسد کرے، کافی ہے مجھے اللہ اس شخص کے لئے کہ فریب دے، مجھے برائی کے ساتھ کافی ہے مجھے اللہ موت کے وقت کافی ہے مجھے اللہ قبر میں سوال کے وقت، کافی ہے مجھے اللہ میزان کے پاس، کافی ہے مجھے اللہ پل صراط کے پاس، کافی ہے مجھے اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے، اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہی ربّ ہے عرش عظیم کا۔"

موت کی سختی سے حفاظت کی دعا

* ”اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ.“

ترجمہ: ”یا اللہ! مدد کر میری موت کی بیہوشیوں اور موت کی سختیوں پر۔“

وبالِ جان بن جانے والے اہل وعیال اور مال ومتاع سے حفاظت کی دعا

* ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنِ امْرَأَۃٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِیْبِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّلَدٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ مَّالٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا.“

ترجمہ: ”یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی عورت سے کہ مجھے بوڑھا کر دے بڑھاپے سے پہلے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی اولاد سے کہ ہو مجھ پر وبال اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسے مال سے کہ ہو مجھ پر عذاب۔“

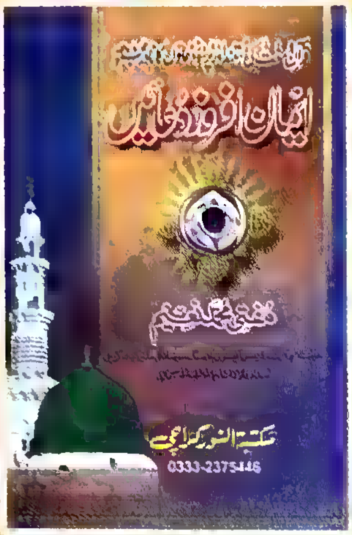

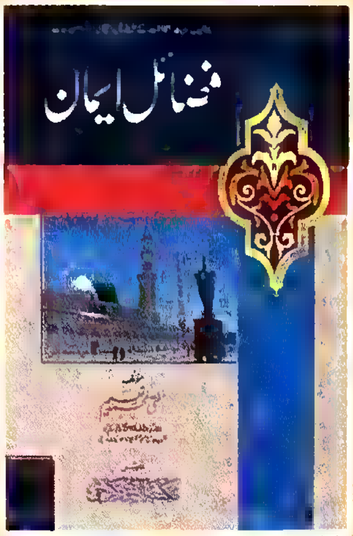

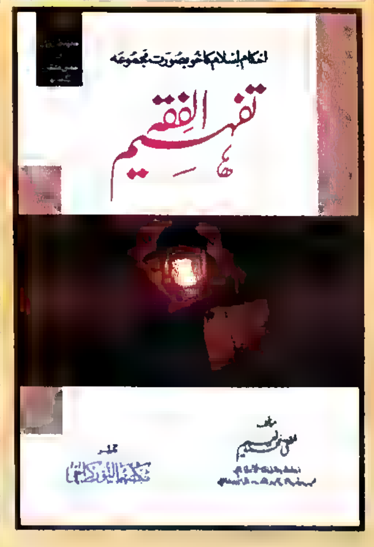

ناشر

مکتبۃ النور کراچی

0333-2375446, 03336548203